تصحیح ردالاباستہ

اے جناب ناظر برائے خدا پہلے صحت اغلاط مندرجۂ ذیل زحمت اوٹھا کر درست فرمائیے اور اس کاغذ کو دور کیجیے تب ملاحظہ کتاب کا شروع فرمائیے۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	معلوم ہوتا ہے	معلوم ہوتا	۱۵	۲۰	ایسی جیسے	ایسی ہے جیسے
۳	۱۰	کی ہوگی	کی ہوگی	۱۶	۶	سے مین شمار	سنی نہین شمار
"	۱۴	مولوی صاحب جہدی علیخان	مولوی کو جہدی علیخان	"	۷	سمجھ جیا ہو	سمجھ مین جیا ہو
"	۱۷	نہ پایے	نہ پایے	"	۹	تقوی	نقوی
۵	۹	البتہ اہل بیت	البتہ اہلبیت	۱۷	۱۱	غلام	غلام حیدر
۷	"	جانب سے ہون	جانب سے نہون	"	۱۲	حیدر	+
۸	۳	بزرگیون کے لالق	بزرگیون کے لایق	۱۹	۸	قیامت مکین	قیامت مین
"	۷	فرطکم	فرطکم	۲۳	۱	صحابہ سے رسول	صحابہ رسول
"	۸	اسلے	اِسنے	"	۱۵	مصنف اس	مصنف کی اس
"	۱۹	نلادری	تدری	۲۴	۲۱	خہان دکھنی	جہان دیکھنی
۱۰	۷	اون آیات پث	اون آیات و احادیث	۲۵	۱	جوتیان مارنے والیکو سر	جوتیان مارنیوالے سر
"	۱۰	صریح ہے	صریح بھی	"	۴	جنہونے	جنہون نے
۱۱	۳	یہ مرگ	یہ لوگ	"	۱۷	امام حسین کیا	امام حسین کا لیا
"	۱۶			۲۶	۴ و ۵	اہل سنت جام	اہل سنت کو جام
۱۲	-	[illegible]	[illegible]	"	۵	خلافت ایسی	خلافت کی ایسی
/	۱۵	[illegible]	[illegible]	۲۷	۱	[illegible]	تبرئیون مین
"	۱۶	[illegible]	اور انصاف	۲۹	۲	اب بہات	آب بہاٹ
۱۳	۲۱	کی فعال	نے افعال و	"	۷	ہونگے ویسے	ہونگے ویسے
"	"	اور حبس	اور حبس	"	۱۴	کہنا و اور تعجب	کہنا و تعجب
۱۵	۱۵	سلسلہ اختلاف	مسلمہ اختلاف	"	۱۵	تیرا تیمور	تیرا ہوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹	۱۶	لو یہ پہلی	تو پہلے	حاشیہ ۴۸	سطر ۲ سے		اور بدل ڈالو نگا اور لوگ تمھارے سوا اور کچھ نہ بگاڑ و سکو اوسکا اور اللہ سب چیز پر قادر ہے اگر تم نہ مدد کروگے رسول کی تو اوسکی مدد کی ہے اللہ نے
″	۲۰	اونہیں گمراہ	اونہیں کے گمراہ				
۳۰	۱	کتنے اور	تھے اور				
۳۱	۲	سے حضرت	چڑھے حضرت				
″	۷	یہ بھی یہی سہی	یہ بھی نہ سہی				
″	۱۷	دلی	دہلی				
۳۲	۱۵	کہ مری ذوی	کہ وہی ذوی	۴۹	۷	تسکین حق تعالے کے کیا	تسکین حق تعالے کے کیا ہے
۳۳	۲۱	پہلی رواہت	پہلی روایت	۵۰	۱	متعالم	متالم
		کی روایت	کی روایت	۵۱	۲	یقین ہوتا	یقین ہوتا
۳۵	۴	نیکیانکر	نیکیان کر	″	۱۶	حق رفاقت	حق رفاقت
۳۶	۵	باشداء علی	اشداء علی	۵۲	۱۲	کا اتقا	کا اتقا
″	۲۰	اوپر کب ای	اوپر حکم کراے	″	۲۱	اوسکا ساتھی	اونکا ساتھی
۳۹	۱۲	کافی المشکوۃ	کما فی المشکوۃ	۵۳	۱۸	مال غضب	مال غصب
″	۱۳	بغعاد	بغداد	۵۵	۱۲	قران دال	قرآن و آل
	۱۴	مردانزاندہ ورگا	مروان نہ زندہ رہیگا	″	۱۳	خلافت ہی	جلافت ہی
	۱۸	کافی الملل	کما فی الملل	۵۶	۱۵	جناب یہ	جناب رسول خدا صلعم یہ
۴۱	۱۶	قطعی جنتے	قطعی جنتی	″	۱۹	پیروی کرتو	پیروی کروگے تو
	۱۷	روزہ بارت	اور عبارت	۵۷	۱	ضرورت ہی	ضرورت تھی
۴۳	۴	ہوسکتی تھی	ہوسکتی ہی	″	۱۴	یہ قشام	یہ ارقام
″	۹	اعسائی	عیسائی	۵۸	۹	ابوالقرا	ابو الفدا
۴۵	۲۱	سے اسواسطہ	سطے اسواسطہ	″	۱۶	بن ابتہ	بن امیہ
۴۶	۳	اگر	×	۵۹	۱۹	جیب ہمنے	جیسا ہمنے
حاشیہ	سطر سوا		اگر نہ نکلوگے تمکو	۶۰	۱۴	منہاج الستہ مین اس	منہاج السنۃ مین
			دکھہ کی مار	″	۱۶	ضغعقہ	ضغضغہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٠	٤١	مدیث	حدیث	٦٧	١١	مین اور	پہن اور
〃	٣٠	الحمیلراءے	الحمیلراءای	٦٨	١٧	لوبی جہدری	مولوی مہدی
٦٤	〃	شراب	سراب	٦٩	١	مرمی عرض	میری عرض
٦٥	٨	خرج	اخرج	٧٧	١	مناسب بنت دکھی	مناسبت دکھی
〃	١٣	نزدون	تردون	٧٩	٤	اور بکیاان	اور کیاان
〃	١٥	فتقول	فیقول	٨٠	١١	صحابہ ثلاثہ	اصحاب ثلاثہ
〃	١٦	فیحتلجون	فیختلجون	〃	١٦	نچیہ اون	چنانچہ اون
〃	١٧	فے موطا	فی موطاہ	٨١	١٣	رسامہ	اسامہ
〃	١٩	اسلمو	اسلموا	〃	٢١	قادین	قارین
〃	٢٠	موجب	موهب	٨٢	٣	وسلم تم	وسلم نے تم
٦٦	١	فراءی	فرائی	〃	٤	للزازی	البرازی
〃	〃	فهم	فیهم	〃	٧	عبدالشمس	عبدالشمس
〃	٣	اتنی عبارت کاتب نے	بلد دلو نیمها	〃	١٣	ہو قلب نکیدے ہوتے	اور قلب نکرتے ہوتے
		چھوڑدی ہے	قال نعم قال هل	٨٣	٣	مصنف	منصف
			تقلدله تغیب عن	٨٤	٢	اد ہون کو	آدمیون کو
〃	٥	تلدلہ	یدلہا	〃	٧	بہوکی چوکی	بہوکے چوکے
〃	٧	بیعتها	بیعته	〃	٨	کہنکے سے	کہنکے پہلے
〃	١٠	حثمان	لعثمان	〃	٩	امیرنے اوسکو	امیرنے اونکو
〃	١١	لها	بها	〃	١٧	شیع	شیوع
〃	٢٠	چہوٹی دل سے	چہوٹے دل سے	〃	١٨	بمنو کیان	بلیغ کیا
٦٧	〃	بروی	مروی	٨٥	٨	سلے	اسیلیے
〃	٦	سات	ساتھ	〃	١٤	صفحہ ١٣٦ تہوین	صفحہ ١٢٦ آٹھوین
〃	〃	سان نے	سانپنے	〃	١٥	عقت جناب	مغفت جناب
〃	١٠	امدان	آمدان	〃	٢٠	بیان یہ تک حدیث	بیان یہ حدیث

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
	۲۱	تہا کہ جہا	تہا کہ جہانتک	۹۰	۱۱	ابوبکر نزد	ابوبکر بود
۸۶	۱۵	موتی ہے	موروثی ہے	//	۱۴و۱۵	نام کلسوم	نام کلثوم
۸۷	۱۰	یہ شدومد	بشدومد	//	۱۹	اور سے	اور بہی
//	۲۰	قصبہ	خطبہ	۹۱	۱۵	فرض ہے	فرض بہی
//	۲۱	کرکے فلان	کرے فلان	//	۲۱	اور سے من	اور مانتے ہین
۸۸	۱	درخود	اورخود	۹۲	۱۶	اوراونکو	اور نہ اونکو
۸۹	۱۱	نشانی	لسانی	۹۳	۱۳	اچہی ہین اچہی ہین	اچہی ہین اچہی رہین

التماس

افسوس ہے کہ یہ رسالہ مختصر اسقدر غلط چہپا کہ ناظرین انصاف آگین کو تکلیف ہوگی مگر درحقیقت جہان بعد ترتیب صحت نامہ کے بہی غلطی املا یا انشا پائی جاوے وہ کاتب کی ہے نہ کہ مصنف عالیمقام کی —

لِکُلِّ حسنۃ ثواب لِکُلِّ سیئۃ عقاب لِکُلِّ اجل کتاب لِکُلِّ قول جواب

جناب مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر کی
فیصلہ احقاق مذہب اہل سنت کی ابطال مین

رسالہ موسومہ بہ

ردالابالسۃ المفسرین ببراہین الآیات البینات
وجایب دعوی ممتنع الجواب باوضح الدلالات

مولفہ

سید غلام حیدر خان صاحب بہادر ابن المرحوم
مولوی سید محمد خان بہادر نقوی الجالیسی

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید علی بیگ حلیۂ طبع پوشید

۲

تعریض جعفری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً امابعد ظاہر ہے کہ ہر عاقل کے فعل کا کچہ نتیجہ ہوتا ہے اور جس فعل سے
کچہ نتیجہ نہین پیدا ہوتا ہے وہ فعل عبث کہلاتا ہے اور فاعل وسکا عاقل شمار نہین
ہوتا ہے اس وجہ سے جب ہم مولوی سید مہدیعلیخان صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر مرزاپور
کی عقل سلیم اور فہم و فراست کو دیکہکر اونکو مولف آیات بینات کا پاتے ہین تو ہم کو
نہایت تعجب ہوتا ہے کہ ایسے عقلمند نے کیون ایسی کتاب کے لکہنے کا ارادہ کیا تہا
کہ جس سے کسی قسم کا فائدہ نہین معلوم ہوتا ہے اور نہایت سے حیرت ہوتی ہے کہ
اونہون نے اوس نادر و قیمتی وقت کو جو اپنے منصبی دقیق کامون کے سرانجام کے بعد
بچایا تہا اوسکو تہذیب الاخلاق کے پرچونکی تحریر کے سوا کیون ایسی کتاب کے لکہنے
مین صرف کیا جسکا لکہا جانا نہ لکہنے کے برابر ہے افسوس کرکے ہمکو خاموش ہو رہنا بہی
مناسب نہین معلوم ہوتا بلکہ غور کرنا لازم ہے کہ ایسے عقیل و فہیم شخص نے کیون ایسی
کتاب کے تالیف کے وقت جسکی کچہ ضرورت نہ تہی اوٹہائے۔ مولویصاحب نے

اپنے اعلام مین جو کتاب کے سرورق پر ہے وجہ تالیف یہ ارقام فرمائی کہ ایسے ایک
کتاب وہ تالیف فرماتے ہین کہ جسمین فریقین کے دلائل تفصیل کے ساتھ ہر بحث مین بیان
کیے جائین تا دیکھنے والیکو کوئی حالت منتظرہ باقی نہ رہے اور انصاف کرنیکا موقع
ملجائے سو یہ خبر سے بخیر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص پابند کسی مذہب کا اپنے تعصب کو
برطرف کرکے اپنے مخالف کے بیان کو صحیح صحیح اپنے مقابلہ مین قایم کرے اور دوسرونکو
موقع انصاف کرنیکا دے۔ ماشاء اللہ مولوی صاحب خود حاکم اور منصف ہین اور
صدہا مقدمات اونکے روبرو پیش ہوے اور فیصلہ ہوے ہونگے اور اونہون نے
کبھی کسی مقدمہ مین نہ پایا ہوگا کہ فریقین مقدمہ نے ایک دوسرے کے مطالب کو صحیح
طور سے بیان کیا ہو مگر ہان دونون نے اونکے طرز تقریر سے نفس معاملہ کو دریافت کرکے جب خود
ردو قدح کے ہوکے اور سوالات جرح پر کمر باندہ کے موشگافی کی ہوگی تب ہی حقیقت
مقدمہ کے سمجھی ہوگی پس اوسطرح جبتک مولویصاحب کے لکھنے وقت کوئی جرح
کرنیوالا نہ ہوتا ہر طرح من مانی تحریر کا مولویصاحب کو اختیار تھا تماشا ہے کہ باوجود
ایسے وسیع اختیار کے مولویصاحب نے اپنے کتاب کا نام ممتنع الجواب بھی رکھا ہے۔
مولوی صاحب محمد علیخان صاحب بہادر نے چونکہ اپنا مذہب آبا ترک کرکے اپنے
اوستاد کا مذہب اختیار کیا ہے اور موافق اس مثل کے کہ نیا ترک پیلے گائے کو مارتا ہے
مولویصاحب نے جب آنکھین کھول کے مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب اور مولوے
حیدر علیصاحب کے کتابونکو دیکھا اور مضامین و مطالب اونکے لایق فہم عوام کے نہ پائے
تو اونہون نے چاہا کہ ایسے زبان مین جسکو سر منڈائے اونچا پائجامہ اور سامنے گریبان
کے کرتے کے پہننے والے گھر بڑے ڈاڑہے رکہانے والے اور تنبیہ الغافلین اور آثار
محشر اور صبح کا ستارہ پڑہ کے مولوی کہلانے والے مطالب کو سمجھ لین اور اپنی کج فہمی
پر قوت حاصل کرکے مسجدونمین اوسکے ذریعہ سے دو روٹی اور ماش کی دال کا پیالہ

بہم پہنچا سکین اس کتاب کو ارقام فرمایا تو شاید ایسا ہو - اگر یہ گمان کیا جائے کہ جناب مولویصاحب نے اس وجہ سے اوس کتاب کو لکہا ہے کہ اونکے رشتہ دار شیعہ بوجہ تبدیل مذہب کے اونسے چہیڑ چہاڑ کیا کرتے تہے وہ باز رہین اور خود بہی اوس کتاب کے ملاحظہ کے بعد سنی ہو جائین تو ایسا گمان بہی صحیح نہین ہو سکتا کیونکہ جو مولوی صاحب کے بہائی بند شیعہ ہونگے وہ تو مولویصاحب کو ویسا ہی بہائی بلاتشبیہ سمجہتے ہونگے جیسے حضرت ہابیل کے قابیل تہے یا ویسا بہائی سمجہتے ہونگے جسکو باپ معاذ اللہ بوجہ بدینی کے عاق کر دیتا ہے اور عاق شدہ کے اقوال واہی تباہی مزخرف خیال کرکے کان نہین دہرتے - اگر خیال کیا جائے کہ واسطے ہدایت حضرات امامیہ کے عموماً یہ کتاب جسکو جناب مولوی سید محمد یعلی خانصاحب نے لاجواب سوچ رکہی ہے تالیف کی گئی سو وہ بہی غلط اسلئے کہ کوئی امر اس کتاب مین ایسا نہین پایا جاتا جسکا جواب شیعون نے نہین دیا یا دینی کو باقی ہے مگر ہان ایک طریقہ جداگانہ جو مولویصاحب نے اس کتاب کے لکہنے مین اختیار کیا ہے وہ نیا ہی ہاے ہاے افسوس صد افسوس کہہ کہہ کر کچہ لکہنا اور بطور ہجو ملیح کے الفاظ مودب کے ساتھ قبلہ و کعبہ لکہہ لکہہ کر گالیان دینا سو واقعی اوسمین جناب مولویصاحب کا حصہ تہا - جو باتین اوس کتاب مین ہین صرف یہ ہین صفحہ ۸ تک دلائل عقلی اور صفحہ ۹ سے ۳۱ تک شواہد نقلی اور آیات قران مجید صحابہ کے فضیلت مین لکہے ہین اور صفحہ ۳۲ سے ۸۰ تک خلیفہ اول کے کہ جنکو مولویصاحب صدیق اکبر تصور فرماتے ہین فضائل کے آیات اور احادیث اور آئمہ علیہم السلام کے وہ ارشاد جنکو اپنے زعم مین اس وجہ سے کہ علماء شیعہ کے اقوال کا مطلب بطور صحیح مولویصاحب کے سمجہ مبارک مین نہین آیا تہا مولویصاحب نے واقعی آئمہ کا ارشاد سمجہ کر نقل فرمایا ہے اور اوسکے بعد مولویصاحب کا خود اپنا فیصلہ ہے اور پہر صفحہ ۱۲۷ تک خلیفہ ثانی کے جنکو معزز اور مفتخر مولوی سید محمد یعلی خانصاحب

فاروق اعظم سمجھتے ہین بیجا ہے اور اوسی ضمن مین آخر کتاب تک خلیفہ ثانی کی نوین
فضیلت اس سے بھی ثابت کرنے چاہے ہے کہ وہ حضرت کلثوم بنت فاطمہ صلواة
اللہ علیہا کے شوہر اور جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے داماد تھے
مگر یہ بحث ناتمام ہے ۔ مولویصاحب نے بہت سا زور اسپر دیا ہے کہ ائمہ علیہ السلام
کے اقوال و افعال سے شیخین کے فضائل ثابت کرین اور امام برحق ظاہر کرین مگر
باوجود اینہمہ اہتمام مولویصاحب کا وہ مطلب حاصل نہین ہے بلکہ غور کرنے سے کوئی
بھی ایسی بات نہین پائی جاتی جو مولویصاحب کے ابکار افکار سے نکلے ہو یا کوئی
ثبوت جدید صداقت شیخین مین خلاف اپنے اسلاف کے مولویصاحب نے پیدا کیا ہو
ہاے ہائے اور نرم نرم باتین کرنا البتہ اہلبیت کی دلیل اور تہذیب اور شایستگی
کی سند ہے مگر کیا جب کوئی یزیدی کسی مسلمان سے کہے کہ بھائی مجھے بڑا رنج ہے
ہاے افسوس ہزار افسوس امام حسین نے کیون بیعت یزید کی نہ کی جو خلیفہ برحق تھا
افسوس ہزار افسوس امام حسین کے پیرؤن پر جو آنکھین کھول کر نہین دیکھتے اور دیدہ
انصاف کو بند کرتے ہین اور باوجود صریح و صاف ہونیکے نہین مانتے کہ حسن
ابن علیؑ نے تو حضرت معاویہ سے صلح کر لی تھی اور دعوے خلافت سے ہاتھ اوٹھالیا
تھا اور اس وجہ سے حضرت معاویہ خلیفہ برحق اور رسول اللہ کے جانشین مطلق
ہو چکی تھی اور چونکہ امام حسن علیہ السلام نے اونکی بیعت کر لی تھی اور وہ ائمہ کرام
سے تھے تو پھر کون شبہ اونکے فضیلت مین باقی رہا تھا اور پھر جب اونکی عمر تمام
ہوئی اور بجاے اونکے نعوذ باللہ حضرت یزید جو معاذ اللہ حضرت معاویہ کے بحکم
الولد سر لابیہ وصی اور ولی عہد بھی تھے باجماع امت خلیفہ اور امیر المومنین ہوئے
تو وہ بھی توبہ توبہ مانند صدیق اکبر و فاروق اعظم کے خلیفہ برحق تھے اور خلیفہ برحق
سے بغاوت کرنا گناہ ہے پھر باوجود اسکے حسینؑ ابن علیؑ نے جو پناہ بخدا امیر المومنین

یزید سے بغاوت کی تو اپنے پاؤن پر کلہاڑی ماری اور یہ کہکر حضرت امام حسین علیہ السلام
کی تباہی اور بربادی اور اوسکے اہلبیت کی رسوائی پر خوش ہوے بھی ہماے تو کیا کوئی
مسلمان راضی ہوگا یا قبول کریگا ہرگز نہین اور پہر یزید کے نسبت وہ یہہ یزیدی
یہ بھی کہے کہ واہ کیا ہے یزید رحیم اور فیاض تہا کہ باوجود بغاوت امام حسین ع
کے پہر عزت و تکریم سے اونکی اہلبیت کو مدینہ کو بہجوا دیا اور اپنے دعوے کے
سرسبزی کے واسطے ادہراودہر کے کسی مرثیہ سے یا کسی کتاب مصائب سے لیسے
مضامین چہانٹ لیے جیسے ہندہ زوجہ یزید قیدخانہ مین اہلبیت حضرت سید الشہدا
علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوے اور بصدق دل سے اور خلوص نیت سے روئے
اور اپنی فرمانبرداری کی کلمے بیان کیے یا یزید نے جو ہندہ سے حسن سلوک کے بیانس حرم
حضرت امام حسین کی بارہ مین کہا سنا اور پہر اس مضامین کو بیان کرکے یہ ثابت کرنا چاہیے
کہ یزید کے فضائل کے علمار شیعہ بھی قائل ہین اور حضرت زین العابدین ع نے بھی
یزید کی خوبی بیان فرمائی ہے تو سارے مسلمانون پر وہ حجت ہوگی کبھی نہین پس مولوی
محمد یعلیٰ ان صاحب بہادر کے ہاے ہاے کون شیعہ پسند کریگا اور شیعونکے جوابات
اور عذرات پر اپنے خیال کے موافق جو جناب مولوی صاحب نے انصافانہ نظر ین کی ہے
کس کام آئیگی اصل امر یہ ہے کہ شیعہ و سنی دونو باب نبوت مین متفق ہین اور جناب
رسولخدا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کو پیغمبر جانتے ہین اور مانتے ہین اور بعد اوسکے شیعہ قائل
امامت بارہ اماموں کے ہین اور اونکو معصوم سمجھتے ہین اور اونکی امامت منجانب حقتعالیٰ
یقین کرتے ہین اور حضرات اہلسنت قائل امامت نہین ہین اور اونکو معصوم نہین جانتے
مگر صرف محفوظ اور بعد رسولخدا صلعم کے ابوبکر کو خلیفہ اول اور عمر کو خلیفہ ثانی اور
عثمان کو خلیفہ ثالث سمجھتے ہین اور بعد اونکے مثل اونہین کے حضرت علی علیہ السلام
کو چوتہا خلیفہ قرار دیتے ہین مگر اس خلافت اور امامت کو منجانب حقتعالیٰ نہین جانتے

بلکہ منجانب خلق کے اور جب یہ ... تو بجز شیخین کی فضیلت اور اونکی بزرگی ثابت
کرنے مین اور منکرین سے کمر باندھ ... کے لڑنے مین فائدہ ہی کیا اور جبکہ مولویصاحب کا
عقیدہ یہان تک ہے کہ جو لا الہ ... کہے وہ نجات پایگا اور بہشت مین داخل ہوگا تو
اسمین بخشش ... دتعال کا ... ہی ہے ہرگاہ نبوت تک کے اعتقاد کے ضرورت
نہین ورنہ ... خاتم المرسلین ... نبوت کے شہادت کی نجات اور بخشش کے
لئے حاجت نہین تو بجز شیخین کی ... سے کوئی فائدہ نہ غیر توسل سے نقصان جو اونکو
اچھا جانے ... اور ... گاے یا قصیدہ لکھے اور شد و مد سے الاپی
ہان اگر حضرات خلفا کی بزرگی ... کرنے سے یہ مطلب ہے کہ جا ہو وہ اور آئمہ اثنا عشر
علیہم السلام حق تعالی کے جانب ... یون تو بجی خلفا راشدین یعنی صدیق اور
فاروق اور ذی النورین آئمہ ... سے اچھے سمجھے جاتے ہین تو یون ہی سبھی مولویصاحب
ایسا ہی تو سمجھے ہوے ہین ... اور ... تصنیف اور تالیف ... وقت
کیون اور ایسے دعوے کی ... منتہی الجرات ہے ... کیا ضرورت ... خیر
اگر یہی دعوے ہے کہ ... شیعہ ... نخواہ ...
دے نہ مانینگے اور نہ مانینگے ... سے ... اللہ ... اور خدا کو
بہتر معلوم ہے کہ کیا کیا وہ فرما ... تھوڑی سی گذارش مین کتاب تو تمام منسوخ
کئے دیتا ہون جن آیات ... اور ارشادات ... کو
جناب مولویصاحب نے عموماً ... مہاجرین اور انصار کی مدح ...
دعوے کیا ہے اون سبکو ... مدح نوعی شیعہ تسلیم کرلین ... مولویصاحب
حرف بحرف متفق ہوجائینگے ... ہوگا اور یہ کہین کہ جناب مولویصاحب جسوقت
کہ حق تعالی نے یہ آیات ... مہاجرین و انصار کی شان ... نازل فرمائین
یا جو احادیث جناب رسول اللہ ... مدح مین ارشاد کین وسوقت وہ یا نظر

اوسکے مستحق تھے اور بلاشک وشبہ اون مہاجرین اور انصار سے جو روبرو رسول اللہ
کے اس دار محن سے گذر گئے یا جو بعد رسول اللہ کے احکام رسول اللہ پر صدق دل
اور خلوص نیت سے قایم رہے اونہین لوگون کے لایق ہین جنکو اللہ تعالی یا پیغمبر خدا صلعم
نے فرمائین تھین اور باقیونکو آیات اور احادیث مستدلہ مولویصاحب سے محروم کرین
اوران حدیثونمین داخل کرین جو صحیح بخاری مین کہ جمہور اہلسنت کے نزدیک افضل
ترین کتاب بعد کتاب جناب باری ہے موجود ہین تب کیا ہوگا حدیث اول اَخرجَ
الشیخانَ عن ابنِ مسعودٍ قالَ قالَ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطُکم علی الحوض
ولیُرفعنَّ الیَّ رجالٌ منکم حتی اذا اہویتُ الیہم لاناولہم اختلجوا دونی فاقولُ ای ربِّ
اصحابی فیقالُ انک لاتدری ما احدثوا بعدک فاقولُ سحقاً سحقاً لمن بدَّلَ بعدی
نقل کیا ہے بخاری ومسلم نے ابن مسعود سے کہا اوسنے کہ کہا رسولخدا صلعم نے کہ مین پہلے جانیوالا
ہونگا تمسے حوض کوثر پر اور ہر آئینہ بلند کئے جائینگے طرف میرے کئی شخص تم لوگون سے
یہانتک کہ جب چاہونگا مین کہ اونکو عطا کرون تو اونکو ہٹا دئے جائینگے اور باز
رکھے جائینگے وہ لوگ نزدیک سے میرے پس جواب دیا جائیگا کہ تو نہین جانتا اوس
چیزکو کہ احداث کیا اونہون نے بعد تیرے پس کہونگا مین کہ دوری ہو واسطے اوس
شخص کی تبدیل کیا اوسنے بعد میرے حدیث ثانی وفی اخریٰ لمسلم عن ابی ہریرة
قالَ تَرِدُ امتی علی الحوضِ وانا اذودُ الناسَ عنہ کما یذودُ الرجلُ ابلَ الرجلِ عن ابلہ
قالوا یا رسولَ اللہ تعرفنا قال نعم لکم سیماءٌ لیست لاحدٍ غیرکم تردونَ علیَّ غرًّا محجلین من
آثارِ الوضوءِ ولیُصدَّنَّ عنی طائفةٌ منکم فلا یصلونَ الیَّ فاقولُ یا ربِّ اصحابی فیجیبنی ملکٌ فیقولُ
وہل تدری ما احدثوا بعدک اور دوسری روایت مین مسلم نے ابی ہریرہ سے بیان کیا کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے
کہ وارد ہوگی امت میری حوض کوثر پر اور مین باز رکھونگا اونہون کو حوض سے
جسطرح جدا کرتا ہے آدمی دوسرے کے اونٹ کو اپنے اونٹ سے کہا لوگون نے

کہ آپ ہمکو پہچانینگے فرمایا حضرت نے کہ ہان واسطے تمہارے علامت ہوگی کہ نہوگی
وہ علامت واسطے غیر تمہارے کے کہ وارد ہوگے تم میرے پاس درحالیکہ روشن
ہونگے اعضاء وضو تمہارے آثار وضو سے اور ہر آئینہ باز رکھے جاوینگے مجسے
ایک گروہ تم مین سے پس نہ پہونچین گے وہ لوگ طرف میرے پس کہونگا پروردگار
میرے یہ اصحاب ہین یہ اصحاب ہین میرے پس جواب دیگا ایک ملائک مین سے
پس کہیگا وہ ملک آپ نہین جانتے ہین کہ کیا احداث کیا اون لوگون نے بعد آپکے
حدیث ثالث وفی اخری لہما عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیردن علی حوضی اقوام فیختلجون فاقول اصحابی فیقال انک لاتدری ما احدثوا بعدک
اور دوسری روایت مین بخاری اورمسلم نے حذیفہ سے روایت کیا ہے کہ کہا حذیفہ
نے کہ فرمایا رسولخدا نے ہر آئینہ وارد ہونگے حوض پر میرے کئی قوم پس ہٹا ڈے جاوینگے
اور باز رکھے جائینگے پس کہونگا کہ یہ اصحاب میرے ہین پس جواب دیا جائیگا تو نہین
جانتا اوس چیز کو کہ احداث کیا اون لوگون نے بعد تیرے ۔ اے سبحان اللہ
باوجود اسکے کہ جن صحابہ نے بعد رسولخدا کے ناجائز افعال کئے اونکے بھی آثار وضو
سے اعضاء وضو وہان تک چمکتے دمکتے ہونگے کہ خیر سے اوہون کی برابری کرتے
ہوے حوض کوثر پر بھی دندناتے پونہچینگے اور وہان تک نزرگی مین بھرے ہوے
ڈٹ جائینگے اور اپنے کرتوت پر پشیمان ہوکر یہ بھی پڑہ رہے ہونگے کہ جسنے
بیعت تحت الشجر کی ہے اوسنے ہمیشہ کے واسطے خدا راضی ہوا اور بہشت اونپر
ہمیشہ کے لیئے مباح ہوئی اور جناب رسولخدا کو بھی دہوکا دینگے کہ وہ حضرت
اصحابی فرمادینگے لیکن جب منہ کی کہائینگے اور فرشتہ نکال نکال باہر کریگا اور حضرت
رسولخدا کو بھی وہی جواب ملیگا جو حضرت نوح کو فرزند ناہموار کی بابت ملا تہا
کہ یہ تمہارے اہل سے نہین ہے تو حضرت رسولخدا بھی بیزار ہونگے جل جلالہ وجل کمالہ

نازم باین حلم وعیب پوشی خاوندعالم- خداوند ما فضیحے ہین الخلائق سے محفوظ رکھ - مگر
مہدیعلیخانصاحب سے بعید نہین کہ وہ بخاری کی احادیث سے بھی موافق اپنی تقریر
مندرجہ صفحہ ۵ ۷ تہذیب الاخلاق یکم ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ کے گریز کرین مگر وہ گریز
بھی بیکار آمد ہوگا اور یون ہی اون خاص آیات اور احادیث کو بھی جنکی نسبت جناب
سولویصاحب نے دعوے کیا ہے کہ خاص انحضرت اصحاب ثلاثہ مین وارد ہین میران
آیہ اثنا عشر اور منکرین فضائل ہرسہ در حوید ار خلافت حضرت خیر البشر
مان لین تو اونکا کیا نقصان ہوگا اور اون آیات و احادیث سے کسطرح ثابت ہوگا
کہ اون صحابہ ونکا خاتمہ ایمان پر ہوا سوا سیطرح بقول خود مولویصاحب کے اصحاب ثلثہ
نہ معصوم ہین نہ محفوظ نہ آیہ تطہیر مین داخل تھے اور ذنوب و عصیان اونسے حیلی نوقوع
تہا اور جب اسکے سوا یہ احادیث صریح بھی موجود ہین - حدیث دوم واخرج البخاری
عن المسیب بن رافع قال لقیت البراء بن عازب فقلت طوبی لک صحبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وبایعتہ تحت الشجرۃ فقال یا ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ
نقل کیا ہے مسیب نے ابن رافع سے کہا اوسنے کہ ملاقات کی مینے براء بن عازب سے
پس کہا مینے خوشا حال تیرا تو اصحاب رسول اللہ سے ہے اور تو نے بیعت کی رسولخدا سے کے
نیچے درخت کے پس کہا اوسنے کہ یا ابن اخی تو جانتا نہین اوس چیز کو جو احداث کیا
ہمنے بعد اوس حضرت کے اگر بخاری اور مسلم کی تلاش مین وقت ہو تو کوئی عام فہم
آدمی آسانی سے شیخ عبدالحق صاحب جو محدث دہلوی مشہور و معروف ہین اور جنکی
بزرگی مسلم و مقبول ہے اونکی کتاب جذب القلوب کے ترجمہ جو مولوی شاہ
عبداللہ ابن سید شاہ غلام رسول بریلوی نے کیا ہے اور ... لکھنؤ مین ۱۲۸۱ھ
چہپا ہے یہ عبارت ... صفحہ ۱۶۶ اور ... آیا ہے کہ
... صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد ... تشریف لائے ... تین مرتبہ ... یا السلام علیکم یا اہل القبور

اور بھی فرمایا آرام سے رہو اے اس جہان سے گذرنے والو چھوٹ گئے تم اون بلاؤن
اور فتنون سے جو تمہارے بعد آنے والے ہین بعد اسکے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کیطرف
متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ لوگ یعنے اس جہان سے گذرے ہوے تم سے بہتر ہین صحابہ نے عرض
کیا کہ یارسول اللہ یہ ہمارے بھائی ہین جیسا یہ ایمان لائے ہم بھی ایمان لائے ہین
اور جیسا ان لوگون نے اللہ کی راہ مین اپنا مال صرف کیا ہم بھی اللہ کی راہ مین اپنا مال
صرف کرتے ہین اور جیسا یہ لوگ اس جہان سے کوچ کر گئے ہین ہم بھی اس جہان سے کوچ
کر جاوینگے پھر ان لوگونکو ہمپر زیادتی کیا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اس جہان سے
گذر گئے اور اپنے اعمال حسنہ کے اجر سے کچھ دنیا مین متمتع نہین ہوئے اور نہین جانتا ہون
مین کہ تم اسکے بعد کیا کام کروگے اور کیا فتنہ تمہارے درمیان مین اوٹھیگا . . . . .
صفحہ ۱۹۳ - اور خبر مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر رضی
اللہ عنہ کی لاش مبارک پر کھڑے ہوکر آیہ کریمہ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ
علیہ تمام اور یہ دعاے اللہم ان عبدک ونبیک یشہد ان ہولاء شہداء پڑھ کر فرمایا کہ آؤ
اور شہداء احد پر سلام پڑھو کہ جبتک آسمان و زمین قایم ہے جو کوئی ان پر سلام پڑھیگا
اوسکو یہ جواب سلام دینگے پھر اور جگہ دوسرے شہداء پر کھڑے ہوکر فرمایا یہ
میرے اصحاب ہین جنکی قیامت مین گواہی دونگا حضرت ابوبکر صدیق نے عرض
کیا کہ یارسول اللہ ہم آپکے اصحاب نہین آپ نے فرمایا ہان تم اصحاب ہو لیکن مین نہین
جانتا کہ تم میرے بعد کیا کروگے اور یہ لوگ میرے سامنے اچھے دنیا سے گئے -

احادیث مرقومہ بالا سے یہ خواجہ [illegible] خلفاے ثلاثہ کی شان نہین جس
آیت کو جی ہے داخل کر لیجیے مگر اونکو ہرگز [illegible] نہین دیا گیا [illegible] کا خاتمہ ایمان
پر ہوگا یہ تو ہو لو بصاحب نے اپنی کتاب [illegible] خود ارقام [illegible] ہے کہ صدیق اکبر و فاروق
اعظم اور ذوی النورین سے جناب مولانا [illegible] اول موافق زمان کے [illegible] +

توتم بمنزلہ بہرے سمع وبصر ودل کے ہوا اور اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہارا دل ایسا نہین تو نہین ہو مگر یہ کہ خدا تو دل سے بھی واقف تہا اور رضی اللہ فرمایا تو پہلے تو یہ بحث ہی بیکار ہے کہ ارشاد جناب باری مین وہ شامل ہوئے یا نہین اور اوسکو بھی مان لیا جائے تو بھی نہ شیعونکے لئے کوئی قباحت پیدا ہوتی ہے نہ واسطے فضیلت حضرات ثلثہ کوئی سند ملتی اسواسطے کہ جسوقت رضی اللہ عنہ حق تعالی نے فرمایا بے شبہہ وہ راضی تہا اور اس فرمانے سے ضرور نہین کہ پہر قصور پر ناراض نہوا اگر یہ کہا جائے کہ قصور کا صدور ناممکن تو پہلے معصوم یا محفوظ ہونیکا ثبوت ضرور ہوگا یا خدا کو مجبور اور غیرصادق سمجھنا پڑیگا اور شیطان کے قصہ مسلمہ کے خلاف بھی بحث کرنی پڑیگی اسواسطے کہ پہلے وہ معزز تہا اور مقبول اور پہر ملعون ہوا اور اسکے سوا پیروی عقیدہ عیسائیونکی کرنی پڑیگی جو کہتے ہین کہ حقتعالی معاذاللہ حضرت آدم کی خطا معاف کرنے پر قادر نہتا اور اسواسطے حضرت عیسے کے بہیس مین خود ظاہر ہوکر کفارہ آدم کے گناہ کا بنا حالانکہ خدا عادل ہے اور ہر وقت عدل کریگا اگر کسینے نیک کام کیا اوسسے راضی ہوگا اور پہر جب اوسینے برا کام کیا ناراض ہوگا جسسے ناراض ہوگا اوسکو نیک کام کا جب وہ توبہ کریگا سوائے ملحد کے اجر دیگا - یہ ہمکو امید نہین ہے کہ جناب مولویصاحب ایسا خیال کرتے ہون بر ون کو خدا اور اوسکے رسول نے بہلا کیون کہا اسواسطے کہ خود مولویصاحب منصف ہین اور یقین ہے کہ بلا صدور قصور وصدور خطا کسی کو سزا دیتے ہونگے اور بلاتحقیق گناہ اپنے قیاس پر جوجا ہو کتنا ہی عمدہ دلائل ذہنی پر مبنی ہو نفرین نکرتے ہونگے ہرگاہ خود اونکا یا کسی منصف کا حال یہ ہے ہو سکتا ہے تو حق تعالی جو امر انصاف ہے کیونکر کسیکی سعی ظاہری سے قطع نظر کرکے اپنے علم سے اون لوگونسے کہ جنسے کوئی افعال بد آیندہ سرزد ہونیوالے تہے نفرین کرتا یا رسولخدا م بلا سرزد ہونے برائی کے برا کہتے اگر خدا کا قانون قدرت خلاف

اسکے ہوتا تو عزازیل معلم الملکوت ہوکر شیطان الرجیم نہ کہلاتا اور رسولخداؐ معاویہ کو
زندہ نہ چھوڑتے کہ یزید اوس سے پیدا ہوکر حضرت خامس آل عبا کے اہلبیت کو ذلت
دیتا اور جگر گوشہ رسول کو شہید کرتا یا حضرت نوح اپنے فرزند ناہموار کو نہ پالتے
اور اوسکے لئے دعا نکرتے کہ طوفان سے بچ جاوے۔ اگر وحی کا آنا بعد رسولخدا صلعم
کے قایم رہتا تو ظاہر ہوجاتا کہ کسنے بعد رسولخداؐ کے کیا احداث کیا اور کس سزا
وجزا کا مستحق ہوا مگر آیمہ علیہم السلام کے ارشاد سو مولویصاحب کے نزدیک
اہل تشیع کے کتابوںمین جو کچھ لکھے ہون مستند نہین ہین البتہ اگر شیعونپر حجت
الزامی قایم کرنیکے لئے بکار آمد ہون تو شیعہ ہی اوسکے معنے خوب سمجھتے ہین
اور ہرگاہ مولویصاحب کے عقیدہ کے موافق آیمہ نہ امام تھے نہ معصوم تو معاذ
اللہ عوام کالانعام تھے تو اونکا کہا ہی ہوا اونکے نزدیک کیا مگر ہان شیعونکے نزدیک
البتہ واجب التعمیل ہین سو جسقدر مولویصاحب نے عام صحابہ اور مہاجرین سے
شاکی آیمہ علیہم السلام کے ارشاد انتخاب کرکے پیش کئے ہین ہم اونکو پورا پورا
مان لیتے ہین اسواسطے کہ شیعہ عموماً صحابہ اور مہاجرین و انصار کے مخالف نہ

و ذہب سے پاک ہونیمین مولویصاحب کو بہ لحاظ آیہ تطہیر مجال انکار نہوگا معیار امتیاز
بناکی اون اقوال آئمہ معصومین جن پر مولویصاحب نے استدلال کیا ہے اور قول آئمہ
سمجہا ہی تولین اور اونمین سے جو موافق قول و فعل حضرت فاطمہ صلوۃ اللہ علیہا ہو
اوسکو تسلیم کرکے باقی سے انکار کرین اور کہین کہ حضرت مولویصاحب جن مقولوں سے آپ
اور آپکے ساتھی اپنے مانے ہوئے صدیق اکبر و فاروق اعظم اور ذو النورین کے
شیخے ثابت کیا چاہتے ہین وہ خلاف حضرت فاطمہ کے ارشاد کے ہین اور چاہو
غلطی سے ہمارے کسی عالم مجتہد مصنف نے قبول کیا ہو ہم نہین مانتے اور انکار کرتے
ہین اور چاہو جس کتاب مین لکہا ہو ہم یہی کہتے ہین کہ وہ اسوجہ سے کہ مخالف
قول و فعل حضرت فاطمہ ہے ہرگز کسی آئمہ نے نہین فرمایا اور نہ قول آئمہ ہے تو کیا
حجت ہوسکتی ہے۔ اسکے بعد جو جناب مولویصاحب نے ایک دلیل فضیلت فاروق
اعظم مین شد و مد سے لکہنے شروع کی کہ وہ شوہر حضرت کلثوم بنت جناب علی مرتضےٰ
تہے سو وہ دلیل بطور کامل نہین لہذا تا وقتیکہ حالت منتظرہ تمام ہوجائے لکہنا نے
سوچا ہی اسلئے کہ شاید مولویصاحب خود ہی باز رہین۔ میرے بزعم ناقص مین اسکا دعوے
کرنا کہ مینے وہ کلام کیا ہے جسکا جواب نہین ہوسکتا بالکل ناروا ہے ہر سخن کا جواب
ہوسکتا ہے اور بہت دشوار ہے کہ کیسی طلاقت اور بلاغت دوسرے کی زبان کو
رد کرے اور جبکہ ایک دفعہ اور بدیہی بات مین ایک مدعی خاموش نہین ہوتا تو پہر
ایسے معاملہ ہم مین کسی کا ساکت ہونا بہت دشوار ہے اور مین بالضرور یہ کہتا ہون
کہ ایسے ہی مباحثہ نے مسلمانونکے اتفاق کو برہم کردیا ہے اور ہرگز مناسب نہین
کہ اسمین گفتگو کیجائے اگر شیعہ افعال خلفاء ثلثہ کو صحیح نہین سمجہتے ہین بس نہ سمجہین عقائد
اہلسنت مین وہ ہارج نہین ہوسکتے علی ہذا اہل سنت اگر خلفاء ثلثہ کو بزرگ
سمجہتے ہین اور اونکو جانشین رسولخدا کا یاد کرتے ہین بس باشد بہم ...

اگر اعتقاد رکھنا چاہتے ہین کہین جب کسی سنی کا جی چاہے وہ ایک مجموعہ آیات اور
احادیث کا خلفاء موصوف کے واسطے تیار کرے اور جس شیعہ کی خوشی ہو اپنے آئمہ
علیہم السلام کے فضائل لکھے - اسکی امید کرنا کہ سنی اسکے قائل ہو جائین کہ خلفاء
ثلاثہ کے عمل نامحمود تھے یا اس غرض سے کہ شیعہ خلفاء ثلاثہ کو ویسا سمجھین جیسا
اہل سنت تو کاغذ سیاہ کرنا اور اپنے اوقات ضایع کرنا ہے اینده جو جسکی سمجھ اور بوجہ
تیرہوین صدی کے ایام آخر کے عجب بیل و نہار ہین اور ہندوستان مین غریب
بہار دے رہے ہین یا سو نجم الہند مولوی سید احمد خانصاحب بہادر نے لوائے
تہذیب بلند کیا ہے اور اونکی غرض اگر غور سے دیکھئے تو صرف یہ ہے کہ دین اسلام
کو بالکل عقل کے موافق کر کے سمجھائین اور حکمت اور فلسفہ کے مطابق سارے احکام
مذہبی کو دکھلاین تاکہ جن لوگونکی آنکھین علوم عجیب سے روشن ہو گئے ہین اور انتہا کے
بینائی آگئی ہے اسلام کے صدق سے منکر نہو جائین اسلئے آسمان کو غائب کرنا اور
اسی قبیل سے اور امور تین در پیش ہین اور اس اہتمام مین وہ دقتین آپڑی ہین
کہ سارے مسلمان خواہ وہ شیعہ ہین یا سنی یا خارجی ہین یا ناصبی اونکے مخالف
ہو گئے ہین اور اونکی مخالفت بہ ظاہر واجبی ہے اسواسطے کہ جو اکیلا ہو کر کسی مسئلہ
مسلمہ اختلاف کریگا اور اپنی من مانی دلیل پیش کریگا چاہے وہ دلیل کیسی ہی ہو
اتفاق ہونا اوسپر ضرور دشوار ہوگا - مین کہہ سکتا ہون کہ مولوی صاحب ممدوح
نے جو قصد کیا ہے وہ اکارت ہے دوسری طرف مولوی سید امقت حسین صاحب
شکارپوری مدرس نارمل اسکول دہلی اپنے کو لباس تشیع مین ظاہر فرما کر رسالہ
رسالے شیعونکے شکار کرنیکے کولیس کر رہے ہین اور چاہتے ہین کہ شیعہ اعتقاد
تولا چھوڑ دین سو اونکی کوشش ایسی جیسے کوئی سعی کرے کہ خدا کی واحدانیت
کے قائل ہم عقیدہ اہل تثلیث ہو جائین ورنہ بمقتضائے اسکے ہوا ہے... نفوذ... [illegible]

وہ تمناے مسلمانی نہ ٹوٹا شیخ سے زنار تسبیح سلیمانی کہان ممکن ہے کہ ایک شخص عویدار کسی
شخص کی دوستی کا جبتک اُس دوست کے دشمن کو چشم محبت سے دیکھے اپنے کو دوست
لکھہ سکتا ہے یا تیسری طرف جناب مولوی وحیدالدین احمد خانصاحب بہادر نے سنی
ہوکر کتاب جلد تحقیق المذہب سنی لکھے اور اوسکے دیکھنے والے سنی چاہو وہ حسب
خیال جناب مولوی صاحب ممدوح معاویہ شاہی ہون یا ملٹہ پیران سنت وہ مولوی صاحب
کو سنیون مین شمار کرتے بہرکیف میری سمجھہ چاہو کوئی کیسا ہی عاقل اور مقرر ہو اوسکے
تحریر اور تقریر کی تاثیر معاملات مذہبی مین دشوار ہے ہان شاید یہ نتیجہ ہو تو ہو کہ اپنے
دین و مذہب مین مذبذب ہو جائین اور لکھنے والون سے عقبے مین مواخذہ ہو
لہذا سکوت اولے ہے - المذنب سید غلام حیدر ابن المرحوم سید محمد خان بہادر تقوی البجنوری
یکم ربیع الثانی ۱۲۸۹ ہجری

ایک مختصر تحریر

جو لمع اور تلبیسات سے آیات البیّنات کو پاک کرتی ہے اور دعوے منتہی الجواب کو اوٹھا دیتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنا اوس حکیم حقیقی کے جسنے بکمال معدلت مادہ عدل و انصاف انسان ضعیف البنیان مین رکھا اور عدل و انصاف پر مامور فرمایا اور لائق نعت بے حد و لا احصاء فرستادہ کردگار و رسول مختار محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ ہین جنہون نے حبیب اللہ کا خطاب حاصل کیا اور کافہ انام کے لئے قانون نصفت و عدالت بنا کر راہ نجات دکہادی و قابل منقبت بیشمار وہ وصے اور جانشین بلا فصل رسول برحق حیدر کرار غیر فرار حضرت مرتضے علی ابن ابیطالب امام اولین و آخرین ہین جنکے حق مین رسول خدا نے فرمایا کہ مین تمسے ہون اور تم مجھسے اور جنہون نے باوجود غالب کل غالب ہونے کے ابو تراب کا خطاب لیکر ہمکو فروتنی کی تعلیم کی احقر سید غلام حیدر صانہ اللہ من کل الشر ابن المرحوم سید محمد خان بہادر نقوی البخاری گذارش کرتا ہے کہ مین نے ایک چھوٹا سا رسالہ بعد مطالعہ کتاب منتہی الجواب معروف بآیات البینات مصنفہ جلیل القدر اور لائق ترین مصنف جناب مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کے لکھا تھا مگر میرے بعض دوستون نے کچھ زائد لکھنے کی فرمایش کی اور سمجھایا کہ گو بضرورت حفاظت مذہب علماء دین اور ماہرین فن مناظرہ جواب کتاب

موافق اپنے مذاق کے تحریر فرمائینگے مگر جبتک وہ وقت آوے ممتنع الجواب کو دیکھکر اہل سنت تو
یکطرف کم مایہ اور شیعونکے لڑکونکے خیالات مین فساد ہوگا لہذا باوجود اسکے کہ مین ایسی
تحریر اور تقریر مذہبی سے جسکی تردید ہی کا بلا انصاف ہر مخالف کو خیال ہوتا ہی بیکار اور
بے لکھے جانے کے برابر سمجھتا تھا اور اوسکے سوا یہ بھی جانتا تھا کہ جناب مولوی صاحب
ممدوح نے جو مجمع خوبی ہاے بیحد اور خیر اندیش قوم اور اہل ہند ہین اور جنسے مجھکو محبت اور
مؤدت ہے صرف اوس ضرورت سے کہ جیسے میرے دوسرے دوست مولوی صفدر علی صاحب
بہادر کو کرشمن ہونے پر واسطے تحریر نیاز نامہ حاجت پڑی تھی یہ کتاب لکھدی ہی تا لوگ
نہ جانین کہ بلا سمجھے اونہوں نے مذہب امامیہ ترک کیا مگر خاطر عزیز دونسے مین مجبور رہا اور جناب
مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر کی کتاب لایا جو آپکے حاشیہ پر پنسل سے کچھ کچھ لکھدیا چونکہ
میرے قبضہ سے اب کتاب جدا ہوتی ہی لہذا ممکن ہے کہ دوسرے کے ہاتون مین جا کر
مشتہر ہوا اور علماء کرام و مجتہدین عظام ادام اللہ فیوضہم کے نظر اقدس سے گزری لہذا اونکے
جناب سے امیدوار ہون کہ میرے اس جرأت کے وجہ پر لحاظ فرماکر جہان غلطی ہو صرف
نفرین نہ فرماکر اصلاح مناسب فرمائین اور اگر صاحبان غیر شیعہ یا جناب مولوی سید مہدی علیخان صاحب
بہادر کی نظر اقدس سے گذرے تو وہ بھی مجھے معاف کرین کہ میری نیت ہرگز یہ نہین ہے
کہ مین کسیکو رنجیدہ کرون یا کسیکی توہین تشنیع روا رکھون مگر غرض یہ ہے کہ
اہل تشیع کے خیالات انصاف کے جانب مائل رہین —

متعلق صفحہ ۲ قبل تمہید کتاب

البتہ یہ تو مصنف جلیل القدر کے تحریر سے معلوم ہوتا ہی کہ اونہوں نے کیونکر
دہوکھا کھایا اور کن اسباب کو جمع کرکے مذہب حق سے منحرف ہوا اور دامن آباء
کرام اور جادہ راستی کو چھوڑا اور اپنے کو خطاب پر امتیاز شیعہ اہل بیت سے
خارج کرکے زمرہ اہل سنت مین داخل فرمایا اور خلفاء ثلاثہ کی آتش محبت مین لگایا

اور شمع الفت ثلاثہ پر پروانہ وار جلایا مگر یہ صرف باتین ہی باتین ہین کہ مذہب جدید کو
اونہون نے مطابق کلام الٰہی کے پایا ہم تمام عالم کے منصفون پر اسکو چھوڑتے ہین کہ دونون
مذہب کے اصول کو جانچین اور انصاف سے حکم لگائین کہ مسلمانون کے دین کے جسقدر
مختلف فرقے ہین اونمین سے کسکی اصول سچے اور مطابق اخلاق اور عقل کے ہین اصول
مذہب حقہ امامیہ ورملل جعفریہ یہ ہین کہ خدا واحد ہے اور وہ عادل ہے اور اوسنے
انبیا کو واسطے رہبری اور ہدایت اپنے عباد کے مامور اور مبعوث کیا اور بعد
رسول برحق کے امام نصب کئے اور اکروز تمام اپنے عباد کے اطوار کے جانچ
فرمائیگا اور قیامت میں اونکو جزا اور سزا دیگا بہلا کوئی کہیگا کہ خدا عادل نہین ہے
اور وہی گناہ کراتا ہے اور پہر گناہ کی سزا دیتا ہے کوئی بہی کہیگا کہ جس پیغمبر کو حقتعالے
نے خطاب پیغمبری دیا وہ خطا اور گناہ کریگا ہرگز ہرگز امید نہین ہے پہر نہ دیکھ لینگے
کہ اہلسنت خدا کی عدالت مین بٹہ لگاتے اور پیغمبرونکو خطاکار ٹہراتے ہین یون تو جو
جس مذہب کو چھوڑتا اور نیا طریقہ اختیار کرتا ہے وہ کچھ باتین بناتا ہے اور اپنی جان
مطاعن سے بچانے کے لئے راہین نکالتا ہے مولوی صفدر علی صاحب جو تجدگذار بڑے
دیندار مسلمان تہے جب ونپر غلبہ شیطانی ہوا تو وہ عیسائی ہو گئے حالانکہ اونہونے
مسلمانونکو اوسی بلا سے روکا تھا لیکن خود اوسے کنوین مین گرے اور ایک نیاز نامہ
لکھکر وجوہات عیسائی ہونیکی قلمبند کئے مگر وہ تثلیث معقولیت کی دلیل کیا خاک لکہتے
مصنف کو مطمئن رہنا چاہئے کہ مصنف کے بہائی اونکو برادر خیر اندیش اور رہنما ہرگز نہین
سمجتے اور وہ ابلیس کے تلبیس سے انشاءاللہ تعالی اوس دم تک صور سرافیل پھونکے محفوظ رہینگے۔

پہلی دلیل کا بطلان جلی

مین ہر ایک صاحب عقل کے انصاف پر اس دلیل کو چھوڑتا ہون اسواسطے کہ ذرا بہی جسکو ہوش ہے
اور جسکا اخلاق درست اور کسی مذہب کا پابند ہے وہ دیکھ لیگا کہ باپ کی اطاعت کس قدر ہر فرد بشر کو

لازم ہی اور مان کے قدمون کے نیچے مسلمان بہشت اور ہندو بیکنٹہ جانتے ہین مان اور باپ
اپنا خون جگر کہا کے اور ہزارون تکلیف اوٹہا کے اپنے بچونکو پالتے ہین اور عقل و
شعور سکہلاتے ہین مگر وہ ہے اولاد جب اپنے بلون پر آتی ہے تو اونمین سے کتنی
باوجود فہم و فراست و عقل و کیاست اپنے مان اور باپ کی اطاعت سے انحراف
کرتے ہین اور جورو کی محبت یا زر و دولت چند روزہ کے لالچ سے مان اور باپکے
احسانونکی ٹوکری سر سے پہینک کے دشمن بن جاتے ہین اور ہزارون دکہڑے
بیان کرکے اپنے بے گناہی ظاہر کرتے اور اونکو خطاوار بین الاقران والاشال
ٹہراتے ہین خود مصنف نے اپنے زمان حکومت مین بہت سے لڑکونکو باپ یا مانکے
مارنیکی سزا دی ہوگی پہانسی دلوائی ہوگی عالمگیر اورنگ زیب جو بڑا خداترس
صاحب فتوے اور دیندار بادشاہ ہند کا مشہور ہے اوسنے شاہ جہان سے
اپنے باپ کو قید نہین کیا قید مین مروا نہین دیا دارا شکوہ سے نیک بہائی کا خون نہین
کیا شجاع اور مراد کو نامراد نہین کیا یہ کیون حبِّ جاہ اور تخت سلطنت کے لیے
پہر جبکہ اولاد اپنے والدین سے بہائی بہائی سے بہن بہن سے جورو خاوند سے
والدین اپنی اولاد سے تہوڑے لالچ یا غلطی سے بدل جاتے ہین محبت اور مودت
چہوڑکے عداوت کرتے ہین جیسا کہ حافظ شیرازی نے کہا ہے ؎ این چہ شوریست
کہ در دور قمر مے بینم ✤ ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر مے بینم ✤ دختران را ہمہ جنگ است و
جدل با مادر ✤ پسران را ہمہ بدخواہ پدر مے بینم ✤ ہیچ رحمی نہ برادر بہ برادر دارد ✤ ہیچ
شفقت نہ پدر را بہ پسر مے بینم ✤ پہر دوستون اور احباب اور ملاقاتیونکا کیا ٹہکانہ
اور اونسے وفاداری کیا امید ؎ بوقت تنگدستی آشنا بیگانہ میگردد ✤ صراحی
چون شود خالی جدا پیمانہ میگردد ✤ کیا وجہ ہے کہ جب مسلمان سپریان رکہتے ہین
کہ اطاعت والدین واجب ہے تو بہی منحرف ہوتے ہین اصل یہ ہے کہ حب دولت دنیا

ہاتھ آتی ہے اور عروس خواہش کے ہم آغوش ہونے کی امید پیدا ہوتی ہے تو وعدہ
نجات پر دہی بہروسا رکہتے ہین جنکو دنیا سے بیواسطگی اور اجنبیت کلی ہوتی ہے +
مے ہو کنج باغ ہو ساقی ہو ماہ وش + اور وہان کوئی مخل نہو باعث حجاب کا + گر دین
ہاتھہ ڈال کے وہ شوخ بیحیا + دے ذائقہ زبان کو دہن کے لعاب کا + اور ہنسکے یہ کہے
کہ ہمارا لہو پئے + گر پئے نہ جلئے جلد یہ پیالہ شراب کا + اوسوقت ہم سلام کرین قبلہ
آپ کو + گر آپ خوف کیجیے روز حساب کا + اور امتحان بغیر تو یہ عبد نیکنام + قائل نہین
جناب کسی شیخ و شاب کا + اے منصفو اس عوے مصنف پر غور کرو کہ صحابہ کا ایمان
لانا اور مسلمان ہونا صرف نجات آخرت کے امید پر تہا اور جب اوس امید پر ایمان
لانا اونکا ثابت ہوا تو پہر اوس سے پہرنا اونکا غیر ممکن تہا اور فیصلہ کرو کہ ہر مسلمان
صرف نجات کی امید پر اسلام پر ایمان لاتا ہے یا صرف ایک مذہب اختیار کر لیتا ہی
اگر یہ فرماؤ کہ ایک مذہب اختیار کر لیتا ہے تو مین کیا ساری خدائی اوسکو مسلمان
نہ کہیگی اسواسطے کہ مذہب اسلام کا یہ شعار نہین ہے پس ہر مسلمان کے ایمان لانے سے
ثابت ہوتا ہے کہ وہ متلاشی نجات ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا تو ہر مسلمان کو تسلیم
ہوگا اور قرآن مجید مین وہ پائے گا کہ جو جان بوجہ کے ایک مومن کو قتل کرے
اوسکی سزا جہنم ہے اور اس حکم محکم سے ضرور ہر مسلمان بحالت قتل مومن نجات سے
مایوس ہے مگر باوجود اینہمہ کتنے مسلمان مسلمانونکے قاتل آپ صاحبونے اپنے
زندگی مین ملاحظہ فرمائے اور وہ مسلمان جو نجات کے لئے ایمان اسلام پر لائے تہے
کیون راہ نجات سے پہرے اور ارشاد کیجیے کہ راہ نجات سے ایماندارونکا پہرنا ممکن ہے
یا نہین جام کو جانے دیجئے اور ننگ زیب کے مثال تو یکی ہے اور وہ بہی معتبر نہ ٹہری تو
شیطان الرجیم کا قصہ یاد کیجیے وہ تو مقرب درگاہ الہی تہا اور قدرت الہی اپنی
آنکہونسے دیکہتا اور اوسکی قہاری اور جباری سے خلاف انسان کی زیادہ مطلع تہا

مگر ذرہ سے خیال کسی شان سے وہ کیون پہر گیا اور آتش جہنم گوارا کرلے کیا صحابہ رسول
اون سے بھی زیادہ مقرب الہی تھے صحابہ نے تو صرف رسول خدا کو دیکہا تہا اور شیطان تو
بلا واسطہ خدا سے واقف تہا اگر مثال آسمانی سے بھی دعویدارون کو اطمینان نہو تو حضرت
موسے علی نبینا علیہ السلام کے کتاب معروف جو خروج کے نام سے مشہور رہے اوسکا
باب ۳۲ نکالین اور پڑہ لین کہ جو لوگ ایمان سے مالامال ہو کر حضرت موسیٰ کے ساتھ
نکل آئے تھے صرف حضرت موسیٰ کی چالیس روز کی غیر حاضری سے کیا سی کیا ہو گئے کیا
اونہون نے گوسالہ نہین بنایا خدا سے نہین پہرے اور اس قصہ کے کلام اللہ سے تصدیق
کرین اور پہر غور فرماوین کہ ہر گاہ حضرت موسے موجود تھے اور کوئی نہین جانتا تہا
کہ حضرت موسیٰ دنیا سے چلے گئے اور اونپر ایمان لانے والے وہی تھے جنہون نے بامید
نجات گہر بار چھوڑ دیا تہا اور پردیس اختیار کیا تہا اور ذرہ سے روک مین بدل گئے
تو اصحاب رسول برحق جنکو معلوم تہا کہ رسولخدا دنیا مین نہ آئینگے اور ہرگز دنیا میں ب
وہ چار آنکھ نہ کرینگے تو اونکا پہر جانا کیونکر ناممکن ہو سکتا ہے اگر یہ بہی تشفی ندے
اور خاطر جمع نکرے تو پہر انجیل معروف کہولے اور لوقا کی انجیل کے باب ۲۲ آیت ۲۱
اور ۴۷ پڑہے کہ اونہین بارہ حواریون مین جو بامید نجات حضرت مسیح پر سچے دل سے
معتقد تھے یہودا بہی تہا یا نہین اور اوسے یہود انے دو بدو حضرت مسیح کے حضرت
مسیح کو گرفتار کرا یا اور پہر آیت ۵۴ اور ۶۰ مین پطرس کا حال پڑہے اور اونہین
مطالب کو متّی اور مرقس اور یوحنا کے انجیل مین مطابق کیجیے اور ارشاد کیجیے
کہ جو بامید نجات ایمان لائے تھے وہ پہر گئے تھے یا نہین اور جب وہ پہر گئے تو کیون
اون لوگونکا پہر جانا جو جناب رسول خدا پر ایمان لائے تھے ناممکن تہا - اچھا صاحب
اور شالو نکو اگر کوئی نہ مانے اور ہٹ دہرمی کی ڈفلی بجائے تو حضرت رسولخدا کے
متبنیٰ حضرت علی سے جنگ جمل اور محاربہ صفین مین لڑنے والون مین

کتنے صحابہ نے رسول خدا کی تھے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو بیرحمی سے شہید کرنے
اور عترت رسول کی ہتک اور طرفداری یزید مین کتنے اصحاب رسول صلعم شریک تھے
کیا انکار ہوگا کہ کوئی صحابی نہ تھا کیا ضد کروگے کہ حضرت علی ع سے جنگ کرنا اور حضرت
امام حسین کا شہید کرنا اون صحابہ رسول کا جائز تمہارا اگر نہین تو فرمائیے کہ یہ صحابہ شرکاء
جنگ جمل وصفین وکربلا ہجرت مین رسول خدا کے ساتھی نہ تھے اور بلا امید نجات
ایمان لائے تھے اگر یون ہی سب کے سب بامید نجات ایمان لائے تھے او شریک
ہجرت ہوئے تھی تو پہر وہ کیون پہر گئے بہت اگر کوئی بگڑے بنائیگا تو یہ ہے کہ
غلطی کے دو کہا او شاہ یار رسول خدا ص سے نہین پہرے اللہ سے نہین پہرے اچہا یونہین
سہی خطا کی بیوقوفی سے پہرے تو پہر اور صحابہ کا بیوقوفی نالائقی حماقت سے پہرتا
کیونکر کہا جاسکتا ہے اور جب یہ ممکن ہے تو ہو المطلوب ہو المراد شیعہ نہین کہتے کہ
سارے صحابہ پہر گئے تے جو پہر گئے اور جو نہ پہرے اونکو مصنف جانتے ہین اور سارے اہلسنت
واقف ہین اونکو بہی جانتے ہین کہ جو سچے ایمان ور پکے اعتقاد پر جناب رسول خدا کے ساتھ سے دنیا سے چلے گئے

صفحہ ۴ دوسری دلیل کی جہپار

ناظرین انصاف دوست او صاحبان عدالت سے التماس ہے
کہ مصنف اس دلیل کو ملاحظہ فرماکر اون لوگون کے حالات پر نظر فرمائین کہ جنہون نے
ایک معشوق دلربا کے وصل کے لئے اپنی جان کہپا دی اور اپنی دولت لٹا دی گہربار
چہوڑا مان باپ سے منہ موڑا اپنے کو مٹایا اور خرمن تندرستی کو لٹایا اور ہزار خرابی
اور دقت سے اوس ہرا پانار کو پایا اور اوسکے پاؤن پر سر رکہکے فرمایا ؎ کیا گم آپکو
اور تمکو پایا ؎ میرے اس جستجو کو یاد رکہنا ؎ در فراق تو چہ رنجہا کہ نہ کشیدم ؎ وچہ غمہا
کہ مرا آن نہ چشیدم ؎ ایمان را رخصت کردم عزت را بر باد دادم مادر و پدر را الخ
خود را در فراق تو شمع وار گداختم ـ اور پہر رات دن اوسکی رضاجوئی مین بسر کی اتنی نہ

کتنے عاشق صادق نکلے اور ابتدا سے انتہا تک اسیطرح رضا جو اوس معشوق کے رہے
کیا ایسے ہی عاشقونمین بہتونکو نہین دیکہا کہ جس معشوق کی رضا جوئی سے کام لدر جسکی
خوشی کا ہمہ تن اہتمام تہا اوسکے ہونے ہوئے جب ولولہ اشتیاق کم ہوا یا وہ تقویم پارینہ
یا گہر کی مرغی ٹہری اور دوسرے سراپا ناز سے آنکہہ لڑی تو پہر اوس معشوق سے
جسکے لئے امیری سے فقیری گوارا تھی کیسی آنکھ پہر گیی اور جسکی ترچھی نگہ پر جان دی
جاتی تھی اوسی پر نیلی پیلی آنکہین ہوتی ہوئی نہین دیکہین یا درصیغہ طلاق نہین سنا اگر
ایسے لوگ نگاہ مین ہین تو خدارا انصاف فرمائے کہ اگر کوئی معشوقۂ عقبی پر عاشق
صادق ہے ہو جائے اور دل اور جان اور ایمان سے اوسپر فریفتہ اور مفتون اور
ہر دم جان نثاری کو تیار اور خون پسینہ پر ٹپکانے کو آمادہ ہو اور پکار پکار کہتا ہو ع
خوشا روزیکہ خودرا از وفا اندر رہت بازم * وگرنہ بدتر از مرگ است این بود در
بقائے من * مگر جب دوشیزۂ دنیا کی اوٹہتی جوانی پیارے جوبن رسیلی آنکہونسے
آنکہہ لڑ جائے تو نا ممکن ہے کہ عاشق عقبے دوشیزۂ دنیا پر فریفتہ ہو جائین مین تو کہتا ہون
کہ جو ایک معشوقہ پردہ مین ہو اور جس سے ملنے کی امید رہے امید ہو اور دوسرے روبرو اور
فوراً وصل کے لئے موجود ہو تو اوسکے ہوتے ہوئے عشاق صادق مین سے بہت کم
ہونگے جو نہ پہسل پڑین ورنہ بہتیرے تو رستون سے بند ہے اور زنجیرونسے جکڑے
ہوئے بندونکو توڑ سکے اور عقبے کو خیر باد کہہ کے دنیا پر جہک پڑینگے پہر چاہو سو دوست
کہین دشمن بلا ست کہ پیش نخل تہر تہر کانپتے ہوں یا بید وار تشنہ کو تہون مین چہپاتے ہون نرگس
بھی آنکہین بند کرلین غنچہ دستش * شرم سے عاجز ہو بلبل نالہ کش نہر شل مار لہرانے
لگے * سب مارے غم کے بل کہانے لگے * چغد بہی عزلت گزینی چہوڑ دی * بوم بہی صحرا نشینی
چہوڑ دی * مگر عاشق دنیا کب ماننے لگا اور کسکے روکے رکیگا وہ تو یہ ہی کہیگا *
لگے نا چہوٹے رہے لگے نا چہوٹے ہر گاہ ایسے مواقع پر جہان دیکہنے والے موجود تہے

اونہان

جو تیاں مانجھا کئے اوسر پر ہوتے ہین ہان تو بچے کپڑے کے پہنے والی تو الی ہی ہو جاتی
ہین پہر جہان کوئی نہ روکنے والا ہو نہ ملامت کرنیوالا ہو اور خود بہی اسقدر استعداد ہو
کہ جو کرنا چاہین وسیر بہت سے معرف بنا کے اوسکو کیا پاک ہو گئے لئے منصف انصاف
کرو کہ جنہون نے خود حضرت مسیح سے تعلیم پائے ہو جنہون نے خود حضرت موسیٰ کو کوہ طور
پر جاتے دیکہا ہو الواح ہدایت لاتے پایا ہو وہ اون حضرات سے پہر جائین جنہون نے
جناب رسول خدا سے ہدایت پائی ہو اور اپنی دولت راہ خدا مین لٹائے ہو وہ حضرت
بعد اوس حضرت کے ... سے وہ بہکائین اور امادہ پیکار کرائین اور اوس عورت کے ساتھ
ہو کر اونسے لڑین کہ جنکو رسول خدا نے اپنا وصی کیا ہو اور کہا ہو کہ تم مجہسے ور مین تم سے
ہون اور جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور تمہارا خون اور گوشت میرا خون و
گوشت ہے یا حضرت امام حسینؑ کو شہید کرین کیا آپ انصافاً کہینگے کہ ہرگاہ حضرت
مسیح کے حواری یہودا اور پطرس اور حضرت موسیٰ کے سامری گمراہ ہو گئے تو حضرات عیسیٰ
اور موسیٰ پیغمبر برحق نہ تہے اور جو صحابی رسول خدا حضرت علیؑ سے لڑے تو اون
لڑنے والون کی جنگ نتیجہ اسکی ہے کہ جناب رسول خدا پیغمبر برحق نہ تہے اگر ایسا
فتوے دیا جا سکتا ہے تو ... ان کی گمراہی سے جو خدا کا مقرب خاص تہا خدائی کا شک ہو ایک
اسے سمجہو روز عاشورہ کربلا مین ہزارون بے ایمان جمع تہے اور ہر ایک دعوا اسلام کرتا تہا وہ تین
کتنے آدمی ہونگے کہ جنہون نے جناب رسول خدا کو نہین دیکہا تہا اور کتنے آدمی تہے کہ جو واقف نہ تہے
کہ حضرت امام حسینؑ کیا رتبہ رکہتے تہا وہ کتنے تہے کہ جو لاعلم تہے کہ آپ جگر گوشہ رسول اور نور نظر بتول ہین
مگر کئی ... مین سے آمادہ عانت سید الشہدا علیہ السلام کے ہوا ایک حر پہر اگر جناب رسول خدا سے
... تعلیم پائی تہی بعد رسول خدا اکثر اونمین سے بہت سے گمراہ ہو گئے اور تہوڑے سے سچی راہ پر رہے تو کیا تعجب
ہو سکتا ہے جناب رسول خدا تو بیوفا دنیا سے جدا اور روضہ فردوس کی تشریف لیجا چکے تہے خلاف اوسکے
جناب سید الشہدا تو میدان کربلا مین تشنہ لب خستہ جگر کہڑے ہوئے پکار پکار

کہتے تہے کہ مین فرزند رسول الثقلین ہون مگر کوئی سنتا تہا کسی کے دل پر اثر ہوتا تہا کسیکو مروت تہی کسیکی ذہن مین اثر تعلیم رسول خدا کا تہا اگر نہین تہا اپنے دلیل کو رسکے

صفحہ تیسری دلیل عقلی کی لے دے

حق تعالی آپ کو ایسے خیال کا بدلا دیوے کہ آپ رسول خدا پر ثلاثہ کو فضیلت دین اور اہلسنت جام محبت ارباب خلافت ایسی دہوان ہار شراب پیئین کہ مست ہو کر رسول اللہ کی عظمت کو بہول جائین اور صحابہ ہی کو باعث ترویج کلمہ توحید اور ماحی ظلم و طغیان سمجہین معلوم ہوا کہ آپ کا یہ عقیدہ ہی کہ اگر ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان باحیا حضرت پر ایمان نہ لاتے تو پہر ترویج دین کے نہوتے اور یہ بہی ضرور ہے کہ جو وہ ایمان لائے تو سچے دل اور پکے اعتقاد سے لائے اور یہ ہی لازم ہے کہ وہ مرتے دم تک جادۂ صداقت پر قایم رہے اگر ایسا نہ سمجہا جائے تو معاذ اللہ رسول خدا جہوٹے اور اونکا دین باطل تہا خدا نکرے کہ شیعونکا ایسا اعتقاد ہو یہ فرقہ اپنا ظاہر و باطن یکسان رکہتا ہی جو برا ہی اوسے برا اور جو اچہا ہے اوسے اچہا کہنے مین باک نہین کرتا نہ رات کو دن اور دنکو رات بناتا اے صاحب ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ جہان جناب رسول خدا صلعم کو اور بیحد معجزات حقتعالی نے دے تہے وہان یہ بہی آپکے رتبہ عالی کا وابستہ مرتبہ تہا کہ اب اللعالمین برس کے سن مین پیغمبر ہون اور آپکی جلالت اور حقیت دین کی آپ کے بعد غیرونکے ہاتہ سے اوس سے بہی زیادہ ظاہر ہو کہ جو خود آپکی حیات مین ظہور پذیر ہو اور وہ غیر بہی ایسے ہون کہ جنکے دل زبان کے موافق نہون یہ دم جہانسا اور چہو منتر کہ جو اعتقاد شیعونکا بہ نسبت صحابہ کے ہے اوس سے الزام آپ کے نبوت پر آتا ہے بہلا ہون یا دہلمل یقین والون پر چل سکتا ہے یا آپ ایسے شاگرد پر جو اوستاد کی ترغیب سے دہوکا کہا گئے مگر مجہے شک نہین ہے کہ اب آپ روشن ضمیر ہو کر اور عالم بتیجہ بنکر ہرگز ہرگز ایسا نہ کہینگے امور دنیا مین ملاحظہ فرمائیے کہ کوئی بندر اور رکہیری اور کوئی سانپ اور بعض

شوقین بہا اور دوسرے چڑیئین پالتے ہین اور بندر بکری چڑیئین بوجہ لاد آب یا پانی کے ظاہر
ہے کہ ارادہ فرمانبرداری کا نہین ہوتا مگر بندر بکری اور سانپ اور چڑیئین کسی
اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہین تو یہ خوبی اونکے پالنے والون اور کام لینے والونکی
ہے یا جانورونکے خلوص اطاعت کی دلیل ہے اور اگر کوئی اون پالنے والون مین
ایسا ہو کہ اوسکی تعلیم کا اثر اوسکے اتمام زندگی پر زیادہ موثر ہو تو ظاہر ہے کہ اور
بھی اوسے کی لیاقت کا ثبوت ہوگا نہ بندر اور چڑیون اور گزندونکا یہ عجب اور لئی
تقریر ہے کہ غلامونکے اطوار سے آقا کی خوبی اور صداقت ظاہر ہو ہم یہ کہتے
ہین کہ جناب سولیمان این یہ اعجاز تہا کہ درندون اور گزندون کے گلے مین حلقہ
اطاعت ڈالدیا تہا اور جا ہو وہ کیسے ہی بر فن تہے مگر مسخر ہوگئے تہے اور آپکا
دین حق تہا اور اوسے حقیت کی وجہ سے باوصف اسکے کہ اوسکے رایج کرنیوالے گو
صرف حب جاہ کے متوالی تہے مگر چمکتا ہی گیا اور انشا اللہ چمکتا ہی رہیگا اور درندون
اور گزندونکی مثال سے کسی کو زہر چڑہے تو لیجیے ہم انسان کے نزدیک کی
مثال آپکو بتلادین ہمارے گورنمنٹ حال کے سچے فرماے اہلسنت مین سے
فلان سے ایس آے اور فلان خان بہادر سچے دل سے دوست ہین اور کیا گورنمنٹ سے
محبت اور مودت رکہتے ہین گر کہے کہ ہان تو مین مولوی امداد علیخانصاحب کی کتاب
امداد الاحتساب نکالکر پیش کرون جسمین دلائل لکہے ہین کہ دلایل کتاب کی ناجایز ہونے
اور پہر اونہین کو سے ایس آے کے طغمہ سمیت آپکو دکہلادون کہ یہ طغمہ اونہون نے
کیون پایا اسواسطے کہ گورنمنٹ کے کامون مین جانفشانی ظاہر کی اب انصاف کیجیے
کہ باوجود انکار دلایہ جانفشانی کیون ہوئی جسکے عوض مین مولانا امداد علیخان
نجم الہند کا طغمہ لٹکاے اور جتبہ اوڑہے پہرتے ہین یہ خوبی اونکی ہی نہین اس
گورنمنٹ کی ہے کہ دشمن سے دوستی کے کام کراتی ہے کیا ہندوستانی سپاہیون نے

ہندوستان ہی کو گورنمنٹ سے وفاداری کرکے فتح نہین کیا۔ کیا مسلمان افغانستان
مین جاکر مسلمانون سے نہین لڑے اور جو لڑے تو اوس سے بھی آپ یہ ثابت کرسکتے ہین
کہ وفادار تھے اگر یہ کہے تو پھر وہی حدیث اور دلائل مندرجہ کتاب امداد الاحتساب کے
لگام آپکی منہ زوری کو روکے گی مگر یہ نہین ہے حقیقت مین یہ گورنمنٹ کی خوبی ہے
کہ بیوفا کو وفادار بناتی ہے اگر اس سے بھی دلجمعی نہ ہوتی ہو تو مین برعکس نظیرین
بھی موجود کرون اور اولٹے سیدہے راہین آپکو دکھادون حضرت مولوی صاحب اللہ اللہ
کیجیے ایسے سبز باغ دکھلانے سے کانٹے پھول نہین ہوسکتے اور کوئی بلبل نہین ہوسکتے
یہ ہمارے رسول برحق کے دین کی حقیقت تھی کہ منافق کے ہاتھ سے اوسنے رونق
پائی اور انشاءاللہ جسقدر بدخواہ ہونگے اونہین کے ہاتھون ترقی روزافزون ہوگی
شیعہ اون ارباب وفا در اصحاب صفا مین سے جو رسول خدا پر ایمان لائے تھے
صرف چار چھہ کو اچھا کہتے ہین اس تمام کا کیا ٹھکانا ہے جھوٹے کی خدمت مین مین کیا عرض کرون
مگر وہ ہے جو خدا فرماتا ہے اے جناب شیعہ تو یہ کہتے ہین کہ وہ سب سچے اور پکے یقین
کرنیوالے صحابی تھے جنہون نے جناب رسول خدا کے روبرو اپنے جان کو نذر خدا کین اور
اونکی تعداد جسقدر ہو سکی آپ سے مخفی نہین پھر شیعہ و نیز سلام نہین کرتے اونکی
عزت اور توقیر مین کیا کلام کرتے ہین گفتگو تو اون ایماندارون پر ہے کہ جنہون نے
بعد انتقال رسول خدا کے وہ عمل کیا جو بوناپارٹ نپولین سے اوسکے سلطنت کی وزرا نے
اور رعایا نے کیا اور فوراً سلطنت کو جمہوری قرار دیکر مال اسباب لوٹ لیا شہنشاہ بیگم
کو جلاوطن شاہزادہ کو شہر بدر کیا کیا وہ ارکان دولت اور وزرا سلطنت اور
رعایا باعقیدت پہلے جان نثار شہنشاہ فرانس نہ تھے اور ابھی آپ سے عقلاً اونکو
برا کہتے ہین جن لوگون مین آپ ایسی عقل ہے وہ اونکو جنہون نے شاہنشاہی شادے
سلطنت کو جمہوری کر لیا مال و اموال شاہنشاہی لوٹ لیا شہنشاہ بیگم کو اور شہنشاہزادی کو

نکال دیا اچھا کہتے ہین ہزار ون زبان سے تعریف کرتے ہین سلطنت جمہوری کے فائدہ بیان کرتے ہین بندہ نواز یہ ہے قاعدہ تو اونہو نتے جنکے ابیات نبے ہین جا بلہ دینی ہین برتا اور مجمع مسلمانون کو احمق بناکر باور کرا یا تم سب ملکر جسے چاہو خلیفہ بناؤ اور مزے اوڑاؤ اگر کہین خاندان رسالت سے کوئی جانشین رسول برحق ہوا تو پہر تمہارے فائدونکی ہانڈی نہ پکیگی دال نہ گلے گی اور جس نے اس بنا فاسد کے اینٹ رکھے وہ اور جنہون نے اور ردّے جمائے وہ سب جا ہوا ونہون نے اپنی جان جو کہہ کہے او چاہے مال کو راہ خدا مین لٹایا ہو جیسے ہونگے ویسے شیعہ کہتے ہین مگر اونمین سے جو نیو کہودنے والون اور ردے چڑہانے والون مین شریک ہوئے وہ جتنے ہین اور جنکو شیعہ اچھا قرار دیتے ہین اونکی قلت سے آپ کد بنکر ہیں اور حضرات شیعہ بھی تو جہان تک واجبی واجبی ہے الزام لگاتے ہین مولانا جب آپ رات کو دن ظلمت کو نور زہر کو تریاق کانٹونکو پہول صرصر اور سموم کو نسیم و صبا کہین تو کیونکر آپکے غلطے پر افسوس ہو اور کسطرح ایسے عقیدہ پر کہ بیوفا اور عہد شکنون کی خوبی ثابت کرنے کے لیئے حضرت رسول خدا صلعم کے عظمت گھٹا وا ور تعجب آئے ۔

چوتھی دلیل پر لتاڑ ۔

کیا خوب یارون تیر اتیمورا اور ذوے خیرآباد اگر جناب رسول خدا صلعم کے زیارت کرنیوالونکی بزرگی کا اعتقاد ضروری ہے تو پہلے سورہ منافقون کو کلام اللہ سے نکالڈالنا پڑیگا اور یہ جرأت آپکو شاید ہو سکے پہر ہمکو بہتیرے یہود اور نصاریٰ کی خوبیون کا اعتقاد کرنا پڑے گا اور اونتے تخیر جو ہے بلی سب پر عقیدت کرنی لازم آجائیگی واہ واہ واتے واہ کیا عمدہ دلیل آپ لائے ہین آپ جتنے پیدا ہوئے جنکے گود مین پلے جنکے دودہ پئے تھے رہی اونکی صحبت نے تو آپ پر اثر ہی نکیا اور اونکی راہ سے حضور پر نور ایسے پہرے کہ اونہین گمراہ کرنیکے واسطے تصنیف کی وقت اوٹھائے تو ہم اور اونکی نسبت کیون مان لین اون کے

وہ نہین بھی ہمیشہ کے لیے صحبت کا اثر ہو سکتا ہی کتنے اور بندر ہماری صحبت سے اگر انسانکے
فعل کرنے لگین تو کیا ہمکو عقیدہ کر لینا چاہیئے کہ ہماری صحبت کے ترک کے بعد بھی وہ
بدستور افعال مذکور کرتے رہینگے توبہ توبہ — فردوسی نے جو کہا ہی وہ آپنے
سنا ہوگا — درختیکہ تلخ است ویرا سرشت ٭ گرش در نشانی بباغ بہشت ٭
ور از جوے خلدش بہنگام آب ٭ بہ بیخ انگبین ریزے و شہد ناب ٭ سر انجام گوہر
بکار آورد ٭ ہمان میوۂ تلخ بار آورد ٭ ملا ہاتفی نے جو کہا ہے وہ بھی سن لیجیے ٭
اگر بیضہ زاغ ظلمت سرشت ٭ نہی زیر طاوس باغ بہشت ٭ بہنگام آن بیضہ
پروردنش ٭ ز انجیر جنت دہی ارزنش ٭ دہی آبش از چشمہ سلسبیل ٭ دران
بیضہ دم در دمد جبرئیل ٭ شود عاقبت بیضہ زاغ زاغ ٭ برد رنج بیہودہ طاوس
باغ ٭ اور یہ بھی لیجیے — اگر بے نما مردم بد سرشت ٭ شود ہمدم حوریان در بہشت
٭ در آن محفل پر صفا روز و شب ٭ ز جبرئیل خواند فنون ادب ٭ بدان اعتقادم
بہنگام کار ٭ نگردد ز خبر بدی آشکار ٭ شاید اسقدر آپ کی تشفی کے واسطے
کافی ہوا اور آپکی عبارت ملمع کاری کی آفرین کرنے والونکے واسطے وافی ہوگا
منافقونکی شناعت جنہونے رسول خدا صلعم کی صحبت مین رہکر خود جناب رسول خدا
صلعم کی حیات مین اسقدر … وسے پوست کندہ بیان کرکے آپکی
… سے ورق کو سیاہ … لوگون کے کام کا کر دیتا مگر صرف آپکے مولانا فریدالدین
عطار نے اس شعر پر سہ ہر کرار دئے یہ بیہودہ نہ بود ٭ دیدن سے نبی سو بنود ٭ اگر کفار ہی

صفحہ پانچوین لعل پر پھٹکار

… اور جسبار پر شاید شیطان بھی آفرین کرے تو کرے الله الله مکہ اور مدینہ مین شیعہ
… پاک … مین محلہ بنی ہاشم مین جاکر وہان کے شیعون سے جنکی مدح آپ کرتے ہین اونکی
… مین لیجیے اور مکہ معظمہ کے گلی کوچہ مین بھی شیعونکو اگر انکہین ہون تو ڈھونڈ لیجیے مگر مین فخر کرتا ہوں

کہ آپ بڑے سچے ہوتے تو کیا نتیجہ نکلتا حضرت مسیح کہاں پیدا ہوئے اور کہاں صلیب کی
ہے حضرت جرجیس کہاں مبعوث ہوئے اور کہاں اونہیں طرح بطرح کے ظلم ہوئے
حضرت ذکریا کہاں تھے اور کہاں آرے سے چیرے گئے اب اگر شام مین عیسائی نہوں
تو حضرت مسیح کی حقیت نبوت باطل ہو جاویگی شاید آپکے نزدیک ہو جائے اگر آپ کا
قول صحیح ہے تو نعوذ باللہ در شام مین کوئی سچا مسلمان نہوگا اسواسطے کہ شاید اونمین
سے کوئی رہ گیا ہو جو صریحاً اور معناً قتل جگرگوشہ رسول مقبول اسلام مین شریک
نہوا ہو یہ بھی یہی سہی بقول آپکے وہ چار پانچ صحابہ جنکے شیعہ معترف ہین وہ مدینہ
مین نہ تھے تو کیا کوہ جودی پر تھے یا سنگلدیپ مین ذرا تو سچ بولئے کراہ راست
پر رہئے ان جھوٹے باتوں سے کیوں اپنی جماعت والونکا دل آپ خوش کرتے ہین
کیا وہ اپنے دل مین نہین سمجھتے کہ یہ نری بناوٹ ہے بھلا پہلے اسپر غور فرمائے
کہ جناب نجم الہند مولوی سید احمد خان بہادر کو لوگ کیا کہتے تھے سب اچھا
نمازی پرہیزگار یا ایمان مسلمان کہتے تھے یا نہین بعد اوسکے جب مولوی ممدوح
نے گردن مروڑی مرغی کو حلال وجود شیطان سے انکار طوفان نوح کو خاص غیرہ
وغیرہ اقوال ظاہر کئے تو مسلمان اونکو کیا کہنے لگے اور کیا فتوے کفر کے دستخط
نہین ہوئی اور یہ جب آپ اونکے خلیفہ بنے اور بھی اونکے ٹولے مین شامل ہوئے
تو کیا اونکی بھی جماعت نہین ہوگی اور خدانخواستہ اگر جماعت نیچری کو ترقی ہوئی اور
سارے دلی اور علیگڈہ پر قہر الہی ٹوٹ پڑا اور وہان کے مسلمانون نے جام صحبت
اسلام نجم الہند کا پی لیا اور متوالی ہوگئے اور دو چار پکے اور سچے باہوش مسلمان وہان
رہگئے تو آپ یا آپ کے جانشین یہ دعوے کرسکے کہ نیچری اگر جھوٹے ہوتے تو لوگون
علی گڈہ اور دہلی اونسے بہرجاتا اور دو چار مسلمان کو قائل کرینگے اور فرماینگے
کہ ہر گاہ دہلی مولدگاہ نجم الہند ہے اور علیگڈہ جائے قیام اور مدرستہ العلوم اور

وہین سے بنیاد مذہب نیچری کی ہوئی اور اون دونو مقامون کے رہنے والے نجم الہند
پر کیا اعتقاد رکھتے ہین پس جو کچھ اونکا اعتقاد ہو اوسیکو اصل سمجھنا چاہیئے تو آپ سچے
ہو جائینگے استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ — اب ملاحظہ کیجیئے اور حرف بحرف اپنے سچے خلیفون
کے حال کی تطبیق نجم الہند کے مثال پر کر لیجیئے اور تواریخون کو کہو لئے اور پڑہیئے — اور نیز
یہ بھی لکھا ہے یا کچھ اور کہ بعد انتقال جناب رسول خدا صلعم و قبل تجہیز و تکفین جناب ممدوح
سقیفہ بنی ساعدہ مین لوگ جمع ہوئے اور ابو بکر صدیق کو جانشین رسول خدا قرار دیا
اور جو یہ خبر اطراف و اکناف عرب مین مشہور ہوئے تو بہتون نے دین اسلام سے کنارہ
کیا اور بعض نے دعوے پیغمبری کیا قبیلہ بنی اسد نے حرازہ عتبہ بن حصین سے اور بنو سلیم
نے سجاح اور بنو تمیم نے مالک بن نویرہ اور حامہ تمامہ نے مسلیمہ کذاب سے اقتدا کر لی
اور اشعث بن قیس نے زیاد بن لبید انصاری سے صریح کہا کہ اگر تمامی امت کو خلافت
ابو بکر پر اتفاق ہو تو ہمکو بھی کچھ عذر نہین اور تب زید نے جواب دیا کہ اعتبار اتفاق مہاجر
و انصار ہے سو وہ ہو چکا اور قبیلہ بنی کندہ نے اوسی زیاد سے کہا کہ تم اوسکی خلافت
ہم سے قبول کراتے ہو کہ جسکی اطاعت کے لیئے رسول مقبول صلعم نے نہ تو ہدایت کیے
نہ وصیت فرمائی اور ظاہر ہے کہ بحکم خدا اگر کوئی لایق اور اچھا ہوتا تو خاندان رسالت
سے ہوتا کہ مرے ذوی الارحام ہین اور ہرگاہ اہل بیت نبوی ابو بکر سے موافق
نہین ہین تو ہمسے اطاعت ساقط ہے اور زید نے وہی دام تزویر او پر رکہا کہ مہاجر
اور انصار ہمسے عاقل تر ہین او نہون نے جس امر پر اتفاق کیا ہمکو اوس سے انکار نکرنا چاہیے
غرضکہ یہی حال سارے عرب کا ہوا اور ابو بکر نے طرح طرح کی کوششون سے
اون سب کو حلقہ بگوش کیا چنانچہ اشعث سے ابو بکر نے اپنی بہن کا نکاح کر دیا اور
اسطرح ابو بکر کے جانب سے لوگون کے منہہ بند ہوئے اور پہر جب سب ایک ہو گئے
تو منجہلے اور چھوٹے خلیفہ بھی منتظم ہوئے اب فرمائیے کہ سارا عرب ابو بکر کے

نہ تھا اور پھر رفتہ رفتہ وہ اونکی طرف دار نہیں ہوئی پس جبکہ یہ بات ثابت ہوگئی
کہ بروقت انتقال جناب رسولخدا صلعم کے سارے عرب کو عقیدہ تھا کہ بڑے خلیفہ
بر سر ناحق ہین تو اوس اعتقاد کی صحت مین آپ کیون کلام فرماتے ہین مکہ اور مدینہ
جہان سے اسلام کی ترقی ہوئی وہان کے رہنے والونکا اور سارے عرب کا یہ عقیدہ
تھا کہ ابوبکر ناحق ہین مگر جب وہ دبائے گئے اور اونمین سے لوگونکو حکومت
دی گئی بہن کا نکاح کردیا تو وہ معترف ہوکے طرفدار ہوگئے تو اونکی طرفداری سے
جو پہلے عقیدے پر رہے وہ گمراہ ٹھہر سکتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ تو یقیناً
آپکے منھ سے نہ نکلیگا کہ جناب سید الشہدا بر سر صدق نہ تھے اگر یہ میرا گمان سچ ہے
تو فرمائے کہ اونکے ساتھ کے آدمی متفق تھے اور یزید کے طرفدار کتنے تھے اگر
کثرت اسپر منحصر ہے تو جو جماعت جہنم مین وہی سچے ہوسی ایسی سچائی سے ہم باز آئے۔
آپ بھی تو غور فرمائے کہ آپ جب سنی ہوگئے تو سنی کسقدر خوش ہوے ہونگے
پھر جب آپ نے یہ کتاب لکھی تب تو آپ اون سبکے نور چشم ہی ہوگئے مگر جب سے
آپنے خلافت نجم اللہ کے اختیار فرمائی اور نیچری ہوگئے تو وہی سنی اب کیا فرماتے
ہین یہی زمانہ کا حال ہے جب جو اچھا ہوتا ہے اوسے اچھا کہتے ہین جب برا ہو جاتا
ہے اوسے برا کہتے ہین لیکن یہ نہین ہوسکتا کہ بروں کے مجمع کرلینے سے اچھے بوجہ قلت بری ہو جائین۔

صفحہ ۹

زیر عبارت توریت وانجیل کی شہادتین صحابہ کی فضیلت مین لیکن وہ صحابہ کی بابت جنکے خلاف یاران
ملت ہین جنکے وہ موافق ہین ورنہ آپکی محنت ضایع ہی ہو زیر۔ پہلی شہادت توریت کے۔ انصاف
تو صرف شیعون کا شعار ہے فوراً ایک کو سچا اور دوسرے کو جھوٹا قرار دینا ہمارا ... م
ہے میرے دونون بیٹے یہ سنیون کا طریقہ ہے۔

صفحہ ۱ پہلی روایت کی ر...

اس روایت کے پیش کرتے وقت ذرہ تو سوچا ہوتا حکما کا قول ہی اول اندیش وانگہے گفتار کیون سامان ندامت کیا کہانسے حکم توریت کا اس فضیلت کے ثابت کرنیکو ڈہونڈہ نکالا ابھی کیا ہوا عشق ابوبکر اسفل السافلین تک تحت الثری سے پہنچا نگا پھر توریت تک تلاش کرنا تو آسان ہی کیون مولانا کیا پیغمبر برحق اور رسول مطلق کو توریت کی کتاب استثنا کا تیرہوان باب اور اوسکی چہٹوین آیت یاد نہ تھی مگر حضرت ابوبکر کو جو آپکی صدیق اور جنکی آپ مصدق ہین خوب ہی یاد تھے کہ بہ تعمیل حکم توریت باداکی مار ڈالنے پر تل بیٹھے اور رسولخدا معاذ اللہ معاذ اللہ بقول حضور ایسے بہلکڑ تھے کہ اونہون نے حکم توریت کا نہ مانی دیا کیون نہ اسلام ڈوب جائی جبکہ آپ ایسے دنیا مین واعظ ہون خدا کا غضب ہے کہ رسولخدا کی اہانت ہو تو ہو مگر یارونکا کام نکلے - مولانا یہ روایت تو قساوت آپکی پیر کی ثابت کرتی ہی آپنے سنا ہوگا کہ نیا ترک پہلی گائی مارتا ہی بلا شرم وحیا باواجی پر اس خیال سے کہ رسولخدا خوش ہونگی ہاتھ صاف کرنا چاہا مگر جناب رسولخدا نے جو سراپا رحم وکرم اور مجموعہ اخلاق تھے روک دیا ہماری پیغمبر برحق کا یہ حکم نہین کہ ایسے قساوت ہو چنانچہ ہماری مذہب پاک کا یہ اخلاق اور آئین ہی شیخ کلینی نے دربارہ سلوک والدین کے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی سَمِعْتُ رَجُلاً یَقُولُ لِاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ لِیْ اَبَوَیْنِ مُخَالِفَیْنِ فَقَالَ بِرَّهُمَا کَمَا تَبَرُّ الْمُسْلِمِیْنَ مِمَّنْ یَتَوَلَّانَا یعنے مینے سنا کہ ایک شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے حضور مین عرض کیا کہ میری ماں اور باپ دونون مخالف ہین حضرت نے ارشاد کیا کہ اونسے اوسیطرح کہ جس طرح اون مسلمانو کے ساتھ نیکی کی جاتی ہی جو ہمکو دوست رکھتے ہین اور شیعہ ہین رعایت کرو اور بھی صلہ رحم مین جہم بن حمید نے نقل کی ہی کہ مینے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ میری اون عزیزون کا کہ جو غیر مذہب ہین مجھ پر کچھ حق ہی اور اونسے کیونکر رعایت کرون حضرت نے ارشاد کیا کہ البتہ اونکا حق ہی مراتب خویشی کو کوئی امر قطع نہین کرتا نہ وہ مخالفت مذہب سے دور ہوتی کیونکہ اگر وہ [illegible] دین مین شامل ہون اور اہل ایمان سے ہو جائین تو اونکی تمپر دو حق ہونگے ایک حق خویشی کا

و دوسری حق اسلام کا او رکافی مین یہ روایت بھی موجود ہی کہ حضرت ابی عبداللہ سے ایک شخص نے التماس کیا کہ اوسکی والدین نصرانی ہین اور مان اندہی ہی مین اونہین کے ساتھ رہنا اور ہم نوالہ اور پیالہ ہوتا ہون حضرت نے پوچہا کہ کیا وہ سور کہاتی ہین سایل نے عرض کی کہ نہین نہ وہ کہاتی ہین اور نہ چہوتی ہین تب حضرت نے فرمایا کہ مضائقہ نہین ہی اپنے مانکی غمخواری کر اور نیکیا نکر اور جو مر جانے تو خود تجہیز اور تکفین کیجو چنانچہ اوسنے جب اپنے مانکی اطاعت اور رعایت مین بحدی مبالغہ کیا تو مان نے پوچہا کہ با وجود مخالفت مذہب اوس ملاطفت کی کیا علت ہے اور جب سُنا کہ وہ رعایت شعار اسلام ہی تو وہ بوڑہیا مسلمان ہو گئی اور صداقت دین محمدی پر نثار ہوی اور موافق طریقہ حقہ اوسکی تجہیز اور تکفین ہوے

اب غور ہو کہ جس مذہب اور ملت مین یہ رعایت ہو وہان ایسے جبر او سختی کب جایز ہو سکتے ہے آپکے خلیفہ جی چاہو کتنی ہی موشگاف ہون مگر سے ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند ہ وہ جناب رسولخدا صلعم سے بہتر توریت کو نہین جانتی تھے اور اسقدر تکلیف کی آپ کو بھی کیا ضرورت تہے اپنے قران مجیدی مین تلاش فرمایا ہوتا اور آپکے مفید مطلب آیات کثیر ملتا تین چنانچہ سورہ مجادلہ مین صریح یہ آیت موجود ہے لا تجد قوما یومنو باللہ الی آخر آیت جس کا مطلب اور منشا یہ ہے کہ ہرگز مومن کافرون و مخالفون کو دوست نہین رکہنی چاہو وہ اونکی باپ ہون یا بیٹی اور جب دوستی باقی نرہی تو پہر اونکی قتل و منع مین کیا دریغ ہو سکتا ہے چنانچہ پیروانی ملت جعفری و دشمنان آل نبی و بیزاری کنندگان از عبد اللہ ابن سبا لشہ جیکہ وہ دشمن اہلبیت ہو اسی آیت پہ معمول ہین اور باپ بہا سے تو بجانے خود وہ اونکے بہی دوست نہین ہو سکتے جنکو آپ بڑے اور منجہلی اور چہوٹی خلیفہ مانی ہوی ہین مگر اس سے یہ لازم نہین آتا کہ ہر جگہ اور ہر موقع پر ایکسا برتاو ہو جیسا کہ ہم خود آپکے خدمت سے باوجود ... مخالفت مذہب کے

باز نہیں ہیں اور آپکے خوبیونکو مشتہر کرنے مین دریغ نکرینگے اور دعائے خیر سے
باز نہ آوینگے مگر مولانا خلیفہ جی نے جوش لیا کہ باپ اور بھائی سے دوستی نکرنا چاہیے
تو بس جوش مین آگئے اور اپنے کو بڑا سمجھ بیٹھے نہ ہر کہ طرف کلہ کج نہاد و تند نشست
کلاہ داری و آئین سروری داند حضرات یہ مشہور ہے ع ہمین تا برآید بتدبیر کار
مدارائے دشمن بہ از کارزار اور آپ نے بے سمجھے بوجھے اشداء علی الکفار مین
تشدد و بکرے کو داخل فرمانے کا عزم بالجزم کر لیا اور اوس بیچارے کی شدت اوسکی
باپ پر ثابت کرنے لگی اوس بیچارے کی روح آپ سے کہان تک خوش ہوگی کہ ایک
شیعہ کا قول نقل کرکے اوسکی قساوت کا اشتہار دیدیا سچ ہے نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے

صفحہ ۱۰

دوسری روایت کی ذلالت۔

پہلے بیچارے کی قساوت پر سیر نہوئی تھی کہ دوسری بیہودہ کی خبری مرحبا ابھی تک معلوم ہوتا ہے کہ
بو تشیع باقی ہے کیون نہو آخر صلب و بطن طاہر سے آپ ہین اور کہان تک وہ اثر جائیگا گو ہندی کا قول
ہے ع ہوت ہی کے ان ہی اور ہوت دان کے سوم ہوت کپوت سپوت کی جیسے پاتک مین ہوم
مین پسند نہیں کہ تاکہ دل مین کچھ ہو اور زبان پر کچھ حضرات سنت جماعت کو پسند نہو گا کہ آپ
قباحت پر قساوت شیخین ثابت کرتے چلے جائین خیر اونکو پسند ہو یا ناپسند ہو آپ اخبار سوالی کی تحقیر
کرتے چلے جاتے ہین بات ہی جی نہین ہے نہایت آخر کو آپنے وہی نتیجہ نکالا کہ حضرت عمر نے تو یہ
رہی صلاح دی تھی کہ اپنے عزیزونکو مسلمان مار ڈالین مگر جناب رسولخدا نے
ایسا نہونے دیا تو بقول اشد صحابہ تو کفار پر اشد تھے مگر معاذاللہ رسول اللہ کو
شدت نہ تھی توبہ توبہ خیر اس قساوت سے مخطے خلیفہ کے شیخی ثابت نہین ہوتے
او جو خدمت بڑی اشیخ باوا مارکے اوپر کب آگئے ہین اوسے بیان بھی دوہرا لیجیے

۔ قبلہ ۔۔۔ قساوت پڑھی جائے اسپر نظر ہو

جناب مولوی مہدی علیصاحب قسم کہا گئے کہ شیعہ اس آیت کے منکر ہین اور والذین معہ
اصحاب کے سوا اور مراد لیتے ہین بہلا بچارے سنیون کو کیون آپ دہوکا دے رہے
ہین اور آپ کیون اونکو بیوجہ کڑہاتے ہین مگر برائے خدا ان لوگونکو کیون اس
آیت مین داخل کیے دیتے ہین جو رسول خدا صلعم کے حکم کو نمانین لڑائی سے بہاگین لڑنی لگی
پر جانیمین حیلہ و حوالہ بہانہ کرین قتل عمر ہی مین شورہ کرین جناب امیر علیہ السلام سے
بہتر لڑائی لڑین معاویہ کے ساتھ ہو جائین حضرت عائیشہ کو فریب مین ڈالین حضرات
امام حسن علیہ السلام کی بیعت توڑ دالین یزید کی بیعت کرین حضرت امام حسین علیہ
السلام کو شہید کرین بو قرآن اوٹہا کے کہدیکہ جو جو صحابی جناب رسولخدا صلعم کے
ساتھ تہے اور وہ گناہان مذکورہ بالا کے مرتکب ہوے وہ سب والذین معہ کے
مراد مین داخل ہین — شاید آپ ہی کی یہ جرءت ہو تو ہو کہ قسم بہی کہالو ورنہ کوئی
نادان سے نادان بہی ایسے لوگونکو جناب رسولخدا کے صحابہ مین داخل نکریگا اور یہ تو
آپ کا دہوکا ہی دینا ہے کہ شیعہ جیہہ آدمیونکو والذین معہ مین شمار کرتے ہین یہ فرمائے
کہ جو لوگ دعوے غلط صحابیت کا کرکے گناہان بغاوت جناب امیر علیہ السلام اور
اونکی اولاد کبار کے مرتکب ہوئے اونکو شیعہ والذین معہ سے خارج کرتے ہین اور
جو صدق دل سے مرتبہ صحابیت پر قایم رہے اور دین اسلام پر صدقے ہوگئے
اونکو والذین معہ مین داخل کرتے ہین ہم تو ہر نماز کے بعد کہتے ہین ہمارا اسلام
صفحہ ۱۲ قران مجید کے شہادتین صحابہ کی فضیلت مین
بجا اور درست امنا صدقنا ہزار دل سے ہم اور تمام شیعیان علی ابن ابیطالب
علیہ السلام اون سب صحابہ پر جو آیات مرقومہ مین داخل ہین جان و دل سے نثار اور
اونکی مدائح اور صفات مین او سب اونکے فضائل اور بزرگی مین بلکہ جو شیعیان اہلبیت
... شک اور شبہہ نہین ہے مگر قران مجید کی شہادت اونکی بزرگی مین ...

جنکے لگے آپ سے نہین چہوٹتے ان تمہیدون سے کیا ہوگا یہ تو آیات بینات ہین اور ہمارے مانی ہوی نہین بلکہ فرشتون کے مانی ہوی ہین مگر مشکل تو یہ ہے کہ آپ کہینچ کہانچ کے اونہین کے بزرگی اس آیت سے ثابت کرنا چاہتی ہین کہ جو حضرت امیر علیہ السلام سے پہر گئے اور جنہون نے حضرت عائیشہ کو بہکایا اور حضرت امام حسنؑ کے بیعت توڑکے معاویہ اور یزید سے بیعت کی اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے شہادت مین شرکت کی آپ تو ٹہری ہٹ دہرم مگر مین یقین نہین کرتا کہ کوئی سنی بھی اقرار کرے کہ حق تعالیٰ مذکورہ بالا لوگون کو یہ کہے کہ تم بہترین امت ہو چن لئے گئے ہو آدمیون کے لئے حکم کرتے ہو نیک باتون کا اور روکتے ہو بری باتونسے اور ایمان رکہتے ہو خدا پر اور کیونکر کہیگا اگر وہ حضرت علیؑ کو حق پر جانتا ہی اور حضرت علیؑ کو اس آیت مین شامل جانتا ہے تو مین نہین کہہ سکتا کہ اوسکے منہ سے کیون کر نکلیگا کہ جسنے اونحضرت سے بغاوت کی وہ اس آیت مین داخل ہے آپ تو کبہی ساری صحابہ کا منکر شیعون کو کہتے ہین پھر عام چہوڑکے خاص سے گفتگو پر آجاتی ہین ذرہ صبر کیجئے جب نام لیکر آپ میدان مین آئیگا تب وہ بھی سن لیجئیگا آپ فرمائی کہ آپ اگر انصاف کرین اور اونکو جو حضرت علیؑ سے صریح باغی ہوگئے اس آیت مین کوئی داخل کرے تو آپ کیا کہینگے شاید حضرت علیؑ کا نام آپکو نہین بہاتا تو جانے دیجئے ہم فرض کرتے ہین (کہین اس فرض کرلینے کے اور کوئی معنے نہ لیجئیگا اسواسطہ کہ آپ لوگونسے خدا کی پناہ ہم کہے دیتے ہین کہ ہمکو ولا ثلثہ کے نہین ہی) کہ جنہون نے خلیفہ اول سے بغاوت کی اور وہ صحابہ رسولخداؐ مین شمار ہوی تہے تو اونکو آپ اس آیت مین داخل رکہئیگا یا خارج کیجئیگا شاید یہ آپ کہین کہ کوئی صحابہ رسولخداؐ سے باغی نہین ہوا پھر اچہا یون سہی مگر ہم کہتی ہین کہ جیسا ہمنے فرض کرلیا آپ بہی فرض کرین تب پہر کیا حکم دیا جائیگا اور یہ بحث خیر [illegible] تو خیر [illegible] کے مین مشکل نہین لئے چھوڑے دیتا ہون آپ تو

کیا بچارے ہین کہ جناب میرزا صاحب قبلہ کے حضور مین باتین بنانی اور کتابین پیش کرنے
حان اپنے ناظرین کتاب کا دل خوش کردیجئے سے ذرہ چہ شوخی کند با قرص آفتاب ؎ قطرہ
ہم او رونیست بارقہ نیل را ؎ آپکے بڑی بڑے علما چون چون کرکے چپ ہو رہے ہین
مولانا بات یہ ہو کہ جیسا کوئی کہتا ہی ویسا سنتا ہی اسکے سوا جو کچھ بعد ملاحظہ عبارت
مذکورہ بالا جناب عمو صاحب قبلہ وکعبہ مولوی سید علیحسن صاحب نے ارقام فرمایا
وہ بھی لایق ملاحظہ ہے اور وہ یہ ہے۔

اگر مناسب ہو تو بمقام خیر امۃ لکہا جاوی متعلق صفحہ ۱۳

مگر مشہور یسے بات لکھہ بھی دیتا ہون کہ اس آیت مین عبارت اسطور پر ہی کنتم خیر امتہ اخرجت
للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر حاصل اوسکا یہ ہی کہ جو خیر امت
ہین وہ جملہ اوامر خدا کے حکم کرنیوالے اور مناہی خدا سے منع کرنیوالے ہین فرمائی کہ جملہ اوامر کے
تعمیل انسے کیونکر ہوے اور جملہ مناہی سے یہ کب باز رہی آیہ تیمم تک یاد نہ تہا صاف حکم دیدیا کہ
جسے پانی نہ ملی نماز نہ پڑہے کما فی المشکوۃ ایک عورت نے باب جہر مین ملزم کردیا کما فی الکشاف
وغیرہ من التفاسیر اصحابی کالنجوم کو کہ بمفعاد دروغگو را حافظہ نباشد کہ آپکے بنائی ہوی بات تہی
بہلا دیا مقبولین اصحاب مثل ابوذر غفاری کی شہر بدر کردیا مردو انراندہ درگاہ رسولخدا ص کو بلالیا
اور اپنا مشیر با تدبیر کیا چنانچہ عبد العلی متعصب نے کہ جسے اہلسنت نے بحر العلوم کا خطاب دیا ہی اپنے کتاب شرح
مسلم الثبوت مین اسکی تصریح کردی ہی قرآن مجید کے یہ تعظیم ہوی کہ اوسکو جلا دیا کما فی التفسیر الکبیر للرازی
بیت اہلبیت عصمت وطہارت مین ہیزم کہ قرین قرآن مجید حدیث ثقلین مین ہین آتش افروزیکی اور محسن کشتے عمل
مین لائے کما فی الملل والنحل للشہرستانی بہہ آیہ تطہیر کو باب جناب سیدہ مین کون یاد رکہتا اور فرمان
رسولخدا ص کے تعظیم جو بمفعاد آیہ [illegible] الا وحی [illegible] ابتہی کون عملین لاتا بیبا کانہ اوس [illegible]
معدن وحی وتنزیل وحبیب [illegible] کما فی البخاری [illegible] غیرہ [illegible]
اون کے تابعین نے تو اپنے [illegible] اون کا صدق ظاہر کردیا

اور صاف صاف لکھ دیا کہ اجماع اہلبیت معتبر نہیں اور جناب سیدہ علیہا کو کہ مورد آیۂ تطہیر
اور محفوظ ذنوب سے عند الفریقین ہین بمقابلہ ابو بکر خاکروب درگاہ رسالت خاطی ٹھہرایا
چنانچہ عبد العلی متعصب نے جسے اہل سنت نے بحر العلوم کا خطاب دیا ہے اپنی کتاب شرح
مسلم الثبوت مین اسکی تصریح کردی ہے پس یہ امور قرائن ہین اسکے کہ خیر آئمہ بھا
جلانے والون نے یہ لفظ مٹا دیا کہ اسکے رہنے سے بڑا حرج شدید خلافت خلفا مین
ہوتا اور اسی وجہ سے اجماع اہلبیت کو حجت نہین قرار دیا لکن بمفاد الحق یعلو ولا یعلی
اب بھی بدلے لفظ آئمہ کے جو لفظ امت ہے اوس سے بھی خلافت متغلبہ کی اور خوش
اعمالی انکی ظاہر ہوئی فتاواے قاضی خان کو دیکھیئے کہ خیانت اپنے مرشدونکی ظاہر
کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ پیشاب سے اور جلد میتہ پر قرآن مجید کا لکھنا جائز ہے اور لا یمسہ
الا المطہرون کا شائبہ تک باقی نہین رکھا واہ ری خیر امت واہ ری خیر امت اسصورت
مین اہل انصاف داد دین کہ خلفاء اہلسنت بہترین امت کیونکر ہوئے بہترین امت
وہ ہے آئمہ علیہم السلام ہین کہ اوامر و نواہی حق تعالی کو جانتے تھے اور لوگ اون
حضرات سے ہدایت پاتے تھے آپ کے خلفا کے بھی مکرر ہدایت فرمائی اور لولا علی لہلک
عمر بزبان خلافت نشان پر اکثر جاری ہوا ہے شیخ عبد الحق دہلوی نے لکھا ہے کہ خلیفہ
ثانی ستونونکے کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے باوجودیکہ پیغمبر خدا صلعم نے اونکو اس
فعل سے منع فرمایا تھا عبارت شیخ عبد الحق دہلوی بجنسہ یہ ہے بول کردن ایستادہ
یا از جہت ... عادت جاہلیت بودہ یا بجہت عذریکہ اورا عارض شدہ بود و در عذر
چیزے دیگر گفتہ اند کہ وے گفتہ است دہ بول کردن نگاہدارندہ تر است دبر را
... وقت او را علتی عارض بود کہ بدان ملاحظہ داشت کہ چیزے از طرف
... بیرون آید ... بودیکہ نہی کرد ازین حضرت رسول صلعم عمر را چنانچہ در حدیث
... یا عمر لا تبل قائما انتہی کیون صاحب خیر امۃ ایسے ہی لوگ ہوتے ہین

جیسے اسطرحکے افعال رکیکہ و اعمال فضیحہ صادر ہو وین کہ جو ممنوع شرعی ہون تا مر و
بالمعروف و نہیون عن المنکر ان پر کیونکر صادق آویگا اور برادت اعذار منفرہ سے
کہ لوازم خاصان خدا سے ہے کیونکر ہوگے اور انہین ثالثے کے حال پر حال اول و
ثالث قیاس کرلیجیے کہ ثانی خلادسط درمیان اول و ثالث کے ہین اور بنائے
نیتجہ انہین کے حذف و اسقاط پر ہے — قیاس کن زگلستان من بہار مرا
صفحہ ۵ اکتاب آیات بینات - زیر دوسری آیت انشا اور صدقنا سچ ہے اور بالکل
سچ ہے جنکی شان مین یہ آیت محکم ہے اونسے وعدہ پکا اور مستحکم ہے اور وہ قطعی جنتی
ہین مگر مولانا ہان ہان ابو بکر اور عمر اور عثمان کیا اور بھی بہت سے اس آیت مین داخل
نہین ہین ہم کہتے ہین اور پکار پکار کہتے ہین کہ یہ لوگ اس آیت مین داخل نہین ہین علماء
رضوان اللہ علیہم نے جو فرمایا اور جو آپ نے سنا وہ عالمانہ تقریر اور اپنے محل اور
موقع پر مستطیر ہے مگر مین جو انکار کرتا ہون تو اپنے انکار کی بجلی آپکے خرمن تقریر پر
گراتا ہون لیجئے اور گوش دل کھولئے عمامہ سر سے پھینکیے یہ ساری تقریر اور تحریر ہمارے
آگے ہے یا خدا کے آگے - خدا نے تو یہ وعدہ قطعی کیا اور ہم کہتے ہین کہ عمر و زید خالد
بھی بیعت رضوان مین موجود تھے اور سب اپنے کو اوس وعدہ مین داخل سمجھتے تھے
مگر کیا قیامت کے روز جب حسنا ہوگا اور آپکی ابو بکر اور عمر اور عثمان کو وارنٹ سزا
سنا یا جائیگا تو اس آیت کو وہ حجت مین پیش کرینگے کہا یکا ا تو ہمسے وعدہ قطعی جنتی
ہونیکا کر چکا ہے اگر کرین تو دلیری روز جسارت - ذرا صبر کیجئے اور قرآن مجید سے
مین پڑھیے بارہوین سیارہ کے ربع کے بعد و نادے نوح ربہ کی نوح نے پروردگار
سے پس کہا نوح نے اے میرے پروردگار بدرستیکہ بیٹا میرا اہل میرے سے ہے
اور بدرستیکہ وعدہ تیرا راست ہے اور تو بہتر حکم کرنیوالوں کا ہے - کہا خدا نے
اے نوح بدرستیکہ وہ نہین ہے اہل تیرے سے بدرستیکہ اوسکا عمل ہے غیر صالح سوا کہ تو

مجھسے وہ چیز کہ نہین ہے واسطے تیرے ساتھ اوسکے علم بدرستیکہ مین نصیحت کرتا ہون
کہ ہو تو جاہلونسے کہا نوح نے کہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے یہ کہ سوال کرونین تجھسے
اوس چیز کا کہ ہو واسطے میرے علم اوسکا اور نہ بخشے تو مجھکو اور نہ رحم کرے مجھ پر
ہونگا مین زیان کارونسے۔ اپ سمجھ لیجیے کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور ساری
جماعت آپکی عرصہ قیامت مین چلا چلا کے اس آیت کا حوالہ دے اور آپ ہائے ہائے
کرین اور اپنی ٹوپی مبارک زمین پر دے مارین تو کیا ہوگا یہ حکم ہوگا کہ تم اس آیت مین
داخل نہین ہو دور دور ہو اب بھی نہ سمجھیے تو آپکو اختیار ہے اور زیادہ اس سے
منظور ہو تو جو بعد کتاب باری آپکی ہان صحیح بخاری ہے اوسمین حدیث اصیحابی دیکھ
لیجیے کہ آن حضرت بروز قیامت درگاہ باری مین اونکے بارہ مین فریاد کرینگے اور حکم
خدا ہوگا کہ یہ اہل بدعت سے ہین

صفحہ ۱۶ انتیسری آیت

لاریب و بلا شک مہاجرین اور انصار سے حق تعالی نے اپنی رضامندی ظاہر
فرمائے مگر ساتھ ہی اسکے کہ گو اونسے وعدہ ہوا کہ وہ جنتی ہونگے حق تعالی نے اونکو
خلعت عصمت کا نہین دیا اور اون سبکو رجس ورذیلیا سے پاک نہین کر دیا اور جب
اون سے صدور گناہ اور جرم کی توقع تا مرگ باقی ہے تو کیونکر ہوسکتا ہی کہ ایسے
وعدہ قطعی کی وجہ سے اونمین جو دایم الخمر اور غاصب اور ظالم اور قاتل ہوگی ہون
وہ بھی بہشتی قرار پاسکین حقیقت مین اس آیہ طیبہ سے وہ ہی مہاجر اور انصار افادہ اونکا مستفیض ہین
جو حرف وہم تک اپنے صداقت پر قایم رہے اور تاوقتیکہ تخمین چاہو بڑے میان ہون
چاہے تخجلے صاحب یا چھوٹے کی نسبت ثابت نہ کیا جائے کہ وہ اپنی صداقت پر راسخ
رہے اس آیت کی تلاوت بیکار ہے۔ رہا یہ کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی
روایت جو پیش کی گئی ہے سو زبان قلم کاغذ جب ہاتھ مین ہے تو جو چاہی لکھا جائے

اور دل

اوسدل خوش کر لیا جاے ہم پکار پکار کہہ سکتے ہین کہ جیسا لکھا گیا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہرگز نہین فرمایا نہ کوئی شیعون کے فضول کتاب ہے نہ کوئی اوسکا مصنف شیعہ ہے اب ناظرین کتاب جو اہل سنت سے ہون وہ باواز بلند فرمائین لعنت اللہ علی الکاذبین اور ہم کہین بیش باد اس سے زیادہ اور توثیق اپنی ہم کیا کرین اور تکذیب کا دیکھ لئے اور کیا دو ہو سکتی تھی اے اس کتاب کے پڑہنے والو اور سننے والو انصاف کا خون نکرو اور سچ کہو کہ تم دعا واسطے مغفرت اپنے بہائیون اور دوستون کی کرتے ہو یا نہین اگر کرتے ہو تو کیا تمہاری مراد اور منشا یہ ہوتا ہے کہ تمہارے بہائیون اور دوستون مین مثل مولوی صفدر علی اور مولوی عماد الدین کے کہ جو عیسائی ہو گئے وہ بہی بخشے جائین حاشا ثم حاشا یہ مراد تمہاری نہوگی مگر یہ بہی تم کہہ سکتے ہو کہ قبل اونکے اچہہ ہائے ہونیکی تمہاری دعا مین وہ شامل نہ تہے اگر نہین کہہ سکتے تو برائے خدا آپ ہی اس آیت کے منشا مین جسکو شامل اور جسکو خارج کر سکتے ہو داخل خارج کرلو—

صفحہ ۱ چوتھی آیت

شیعہ تو ہزار جان سے توثیق اس آیت کثیر المنفعت کے کرتے ہین اور جو وعدہ جناب باری نے فرمایا سو زبان سے اوسکا اقرار اور اوسپر یقین کرتے ہین مگر یہ تو دیکہنے والے دیکہین کہ سب بیعت رضوان کرنیوالے اوس آیت مین شامل ہین ظاہر ہی کہ نہین بلکہ صاف ہے کہ اون بیعت کرنیوالون مین سے جو مومن ہین اونسے خدا راضی ہوا اور پھر وہ رضامندی بہی ایسی نہین ہے کہ حق تعالی کو مجبور کر دے ہان جو حقتعالی کے مجبور ہونے کا قائل ہو سکے وہ ہی یہ کہیگا کہ جنکے حق مین وہ آیت صادر ہوی اور بعد صدور آیت عدم مومنیت بہی اونکے ثابت تہی وہ سب تحت مین اس آیت کے داخل ہین اور چاہو سو گناہ اونہون نے کئے ہون یعنے جان بوجہ کے مومن کو قتل کیا ہو اور اوسکے لیئے خدا نے فرمایا ہو کہ قاتل مومن کے سزا ابدالآباد دوزخ ہے مگر خدا جو نکہ

لکھ چکا کہ میں اوسی سے راضی ہو چکا تو اب ناراض نہین ہو سکتا اور جہنم کو نہین بھیجا جا سکتا
یہ ہم کیونکر کہین اور خدا کو مجبور سمجھین ہم تو عدل اور احسان کے واسطہ مخلوق ہوے
اور علم غیب سے عاری ہین پس جسکو ہم عدالت کے رو سے گنہگار پائینگے اوسکو
بے گناہ نہین کہہ سکتے اور گنہگار کے نسبت ضرور اعتقاد کرینگے کہ وہ اپنے
کیے کی سزا پائیگا اور اپنی بیزاری ظاہر کرینگے اور لاریب ہم یقین کرینگے کہ وہ نیکو
کیفر کردار کو پونچیگا پھر ہم کیونکر جب دیکھتے ہون کہ عبد الرحمن بن عدیس البلوی
المصری نے تحت شجر بیعت کی تھی اور چوتھے خلیفہ کو قتل کیا اور ابو الغادیہ بھی بیعت
رضوان مین داخل تھا مگر اوسنے عمار بن یاسر کو شہید کیا اور مغیرہ بن شعبہ جو
آخر کو برادر معاویہ اور یزید کا چچا تسلیم ہوا شریک شہادت جناب امام حسین
علیہ السلام رہا تو چاہو جو اعتقاد ہمارا چوتھے خلیفہ جی کے بابت ہو مگر نہ کہہ سکینگے
کہ حق تعالی عیوض قتل اوسنے نہ لیگا اور ان قاتلون کو کھڑا بہشت مین بھیجدیگا
بشاید ناظرین کتاب مین سے کوئی بھی ایسی ہٹ دھرمی نکریگا اور جبکہ ایسا
نہوگا تو چاہو اونکے انصاف مین بڑے اور منجھلے اور چھوٹے خلیفہ بے گناہ ہون
مگر ہمکو عدل و انصاف کرنے مین برا نہ کہینگے اور معذور سمجھینگے

صفحہ ۲ متعلق فقرہ

رہ امام صاحب کا کچھ نشان ملتا ہے اسکے بابت ہمکو کچھ کہنے اور لکھنے کی ضرورت نہین
اسکی ماننے کا جواب قیامت کے روز یا قبر مین خود مصنف کو انشاء اللہ دینا پڑیگا

صفحہ ۲۵ پانچوین آیت

ایہا الناظرین ذرہ غور فرمائے کہ اس آیت مقدس مین شان رحمت الرحم الراحمین ہے
اور کسی طرح کی فضیلت کسی صحابی کے پائی جاتی ہے مین تو نہین سمجھتا کہ کوئی بھی
جماعت اہل سنت سے اس آیت عتاب مین منجھلے یا بڑے خلیفہ جی کو داخل کرے

بلکہ خلاف اوسکے مجہے یقین ہے کہ اگر کوئی شیعہ اس آیت مین بڑے یا مجہلے خلیفہ جی کو داخل
کرتا تو حضرات اہل سنت گلا پہاڑ پہاڑ چلاتے اور انکار کرتے مگر مصنف کتاب نے
جو براہ انصاف اپنے ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کو وجہ نزول اس آیت کا قرار دیدیا
تو چشم ما روشن دل ماشاد حقیقت مین آیت یہ ہے تریدون عرض الدنیا واللہ
یریدالاخرت واللہ عزیز حکیم ـــ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم
یعنے اے اصحاب رسول تم لوگ مال دنیا کے طالب ہوا اور خدا ثواب اخرت
چاہتا ہے اور وہ عزیز اور حکیم ہے اور اگر پیشتر سے نوشتہ خدا نہ گذرا ہوتا تو
تمکو پہنچتا اوس چیز مین کہ تمنے عذاب عظیم لیا اب دیکھنے والے دیکہین کہ یہ آیت
تو صاف وصریح اون لوگون کے حق مین ہے جو اسیران بدر سے بنظر جلب منفعت
دنیوی اور اغراض ذاتی خواہش مند تھے کہ زر لیا جاوے تاکہ وہ دنیا مین گلچھرے
اوڑائین ـــ مگر مصنف صاحب خواہ مخواہ بڑے خلیفہ جی کو اس آیت مین داخل کرتے
ہین اور اونہین کو اون اصحاب کا جنہون نے حطام دنیوی کی راہ سے فدیہ
لینا تجویز کیا تھا سرغنہ ٹہراتے ہین تو ارباب دانش اور اصحاب بینش محاکمہ کرین
کہ اس آیت سے ابو بکر کے صداقت نکلتے ہے یا نہین اور نسبت مجہلے خلیفہ جی کے
جو مولوی مہدی علی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اونہون نے اسیران بدر کی گردن
مارنے کی رائے دی تھی الا جناب رسول خدا صلعم نے قبول نفرمایا اسکا بہی حضرات
ناظرین انصاف کرین کہ جب فاروق کے صلاح مردود ہو تو اونکی بزرگی کہانتک ثابت
ہوئی ـــ افسوس ہزار افسوس کہ اپنے صدیق کی بزرگی ثابت کرنے مین یہانتک
بظاہر مولوی مہدی علیصاحب کو اہتمام ہوا ہے کہ اونہون نے اس آیت کو قران سے
اسواسطہ ڈہونڈہ کر جہنڈی پر چڑہایا ہے کہ غیر مسلمانونکو موقع طعن کا جناب رسول خدا کے
ہے اسواسطہ کہ بیضاوی نے اس آیت مین جناب رسول خدا کو داخل کیا ہے

کہ جناب رسول خدا نے برخلاف مرضی حق تعالی جو فدیہ اسیران بدر سے لیا تو حق تعالی
ناخوش ہوا اور جناب رسول خدا روئے اسواسطہ کہ حضرت سے خطا اجتہادی بھی
واقع ہوئی تھی نعوذ باللہ منہا الکہ صحیح ہی ہے کہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست پہلے مگر
جناب مولوی مہدی علی صاحب نے اسی غرض سے اس آیت کا اگر ذکر فرمایا ہے تو
اندیشہ ہے کہ عیسائی اور سوسائی اور منکرین رسالت کو موقع گرفت کا ہو
کہ اگر فدیہ لینا حق تعالی کو پسند نہ تھا تو جناب رسول خدا صلعم نے کیون فدیہ لینے دیا
اور کسواسطے ابوبکر کے مشورہ پر عمل نہ ہونے دیا سو واضح رہے کہ فدیہ
لینے کے بابت حق تعالی کا حکم تھا کہ جب کفار ضعیف ہون اور عاجز آئین تب
اونسے فدیہ لیا جائے اور ہرگز فدیہ لینا ممنوع نہ تھا نہ صریحی یہ ہی حکم تھا کہ جو
اسیر آوین اونکے گردن مارے جائے غرض کہ مرضی خداوند جبار اور قہار
کے یہ تھی درحالیکہ کفار کمزور ہوجائین تو اونسے فدیہ لیا جاوے یا قتل کیے جائین
غرض کہ جو سزا دی جائے اوسمین شایبہ غرض دنیا ہو جیسا کہ دنیا کے انتظام
مین بھی مثال موجود ہے کہ بالفعل قانون مین اکثر جرائم کی سزا قید اور جرمانہ
ہے الا سزا جرمانہ کے اس راہ سے نہین ہے کہ خزانہ بادشاہی اوس سے بھر جاے
بلکہ اس نظر سے سزا جرمانہ کی رکہی گئی ہے کہ قید کی سزا تو مجرم کی ذات سے
متعلق ہوتی ہے اور سزا جرمانہ کا اثر مجرم کے سارے متوسلون اور واجب
النفقہ تک پوہنچتا ہے اور اوسکے گہر کا گہر مفلس ہوجاتا ہے پس اگر کوئی حاکم
قانون مین جرمانہ کی سزا دیکہ کر خزانہ بہرنے کی نیت سے جرمانہ کرنا شروع
کرے تو وہ ضرور تخت شاہی سے تو وہ تیر ملامت ہوگا لیکن جو حاکم مواقع
مناسب پر سزا حکم جرمانہ کا صادر کریگا وہ ممدوح ہوگا پس آیت کا مضمون
صریح اون لوگون کے حق مین ہے جو فدیہ لینا دنیا کے واسطہ چاہتے تھے

اونکے پیشوا ابوبکر ہون مگر جناب رسولخدا نے ابوبکر کی صلاح سے فدیہ لینے کا
حکم دیا ہو اسکے ہم قائل نہین جناب رسولخدا نے جو فدیہ لینے کا حکم دیا وہ موافق وحی
حق تعالی کے تہا اور سزا ئہ تہا پس جو امر موافق مرضی حق تعالی تہا اوسمین خفگی
کیونکر ممکن ہے مگر بعض ناعاقبت اندیشون نے زبان سے یہ نکالا تہا اور دل
اونکے اونہین کی زبانون سے موافق تہے کہ حضرت رسولخدا کے چچا عباس
اور بہائی عقیل کے جان بچ جائے اور اسمین رسول خدا ایسے صلاح کارون سے
خوش ہونگے لہذا اونکے گوشمالی کیواسطے آیت عتاب نازل ہوی اسواسطے
کہ جناب رسول خدا صلعم کا عندیہ ہرگز ہو نہین سکتا تہا کہ عباس اور عقیل
انجام تک کافر رہیں اور فدیہ لیکر اپنے جان بچائیں اور رسولخدا خوش ہون
جناب رسولخدا کو بوجہ علم کان ومایکون معلوم تہا کہ حضرت عباس اور عقیل
کیسے مسلمان ہونگے اور اونسے کیا کام نکلینگے اور اونسے یا اسیران بدر سے
فدیہ لینا سزا ہے اور اوسکی سزا کیا دینی مین ثواب آخرت ہے نہ فائدہ دنیا
پس جسنے یہ سمجہا کہ جناب رسول خدا نے خطا کی اوسنے خود خطا کی اور کوئی
چاہو عیسائی ہو یا موسائی یا کیسا ہی منکر رسالت ہو ہرگز یہ نہ سمجہیگا کہ رسولخدا
نے خطا کی مگر بہلا مانس بیضاوی ـــــ

متعلق صفحہ ۳۰
ساتوین آیت

صاحبان انصاف ملاحظہ فرمائے کہ جسکی تمہیدات ۳۰ صفحہ مین لگی گئین وہ آیت
پیش ہوئی ہے اور یہی بڑی دولت خزانہ عامرہ اہل سنت مین ہے اور جو
کچہ کمائی بڑے خلیفہ جی کے ہے وہ یہی ہے اس مقام پر ہم اور کچہ نہین کہتے
بلکہ علماء اہل سنت جماعت کے (ملاحظہ ہو قرآن المجید مترجم مطبوعہ مطبع محمد ممتاز علی مطبع مجتبائی

جس مین ترجمہ اردو شاہ رفیع الدین صاحب و فارسی موسومہ بہ فتح الرحمن ہے
اور حاشیہ پر تفسیر شاہ عبدالقادر صاحب نے جو اس آیت کا ترجمہ کیا ہے اوسیکو
ہم آپ کے روبرو پیش کرتے ہین ور داد خواہ ہین کہ مصنف کتاب کے ترجمہ سے
ملائے اور عیاری اور چالاکی کی داؤ دیکھیے اور غور فرمایئے کہ جب معنے کلام اللہ
مین مصنف کا یہ تصرف ہے تو آیندہ کو کہان تک امید راستی کے ہوسکتی ہے

یا ایھا الذین امنوا الی اخرہ

ای مسلمانان چیست شما را کہ چون بشما گفتہ مے شود بیرون آیید در راہ خدا گران شدہ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا ہے واسطے تمہارے جسوقت کہ کہا جاتا ہے کہ نکلو بیچ راہ اللہ کے بوجھل ہوجاتے ہو
پس سکید بسوئے زمین آیا رضا مند شدید بزندگانی دنیا عوض آخرت پس
بیچ زمین کے کیا راضی ہوے تم ساتھ زندگانی دنیا کے آخرت سے پس
نیست متاع زندگانی دنیا در برابر آخرت مگر اندکے اگر بیرون نہ آیید
نہین فائدہ زندگانی دنیا کا بیچ آخرت کے مگر تھوڑا اگر نہ نکلو گے
عذاب کند عذابے درد دہندہ و بدل شما گیرد قومے را بجز شما و ہیچ زیان
عذاب کریگا تمکو عذاب درد دینے والا اور بدل لاویگا قوم سوائے تمہارے اور نہ ضرر
نرسانید خدا را و خدا بر ہمہ چیز توانا است اگر نصرت نہ دہید پیغامبر را
کروگے اوسکو کچھ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے اگر مدد نہ کروگے تم اوسکو
چہ باک ہر آئینہ نصرت دادہ است او را خدا تعالی آنگاہ کہ بیرون کردندش
پس تحقیق مدد دی ہے اوسکو اللہ نے جسوقت نکال دیا تھا اوسکو
کافران دوم دو کس آنگاہ کہ این دو کس در غار بودند آنگاہ کہ مے گفت
ان لوگون نے کہ کافر ہوئے دوسرا دو مین کا جسوقت کہ وہ دونو بیچ غار کے تھے جسوقت کہ کہتا تھا
یار خود را اندوہ مخور ہر آئینہ خدا با ما است پس فرستاد خدا تسکین خود را

واسطہ رفیق اپنے کے مت غم کھا تحقیق اللہ ساتھ ہمارے ہے پس اوتارے اللہ نے تسکین اپنی
ہر پیغامبر و قوت واد شن بہ لشکرہا ئے کہ ندید آن او فرو تر ساخت سخن
اوپر اوسکے اور قوت دی اوسکو ساتھ لشکروں کے کہ نہ دیکھا تھا تم نے اونکو اور کی بات
کافران را و سخن خدا ہمو ست بلند و خدا غالب درست کار است
اون لوگوں کے کہ کافر ہوے نیچے اور بات اللہ کے وہ ہی ہے بلند اور اللہ غالب ہے باحکمت فقط
اب صاحبان دیکھہ لین بدولت اسکے کہ ہم نے ایک لفظ بھی کہون کہ ابوبکر صدیق کی خدا نے کیا تعریف
کی اور فضیلت دی تسکین حق تعالیٰ کی جنہیں معنی ہوسکتی ہین اور مولوی صاحب مصنف کتاب کے لسانی کو ملا

متعلق بہ صفحہ ۳۲ اصل کتاب

دربارہ بیان صدیق اکبر کے فضائل کے

کیون صاحبان ناظرین اور سامعین مصنف کتاب کا یہ ہے دعوی تھا کہ وہ من
مانی بزرگیان بڑے خلیفہ جی کے ثابت کرینگے یا یہ ادعا تھا کہ وہ آیات بینات سے
فضائل کو دوپہر کا آفتاب کر دکھلا ئینگے اب آپ انصاف فرماوین کہ جو دس
فضیلت مصنف نے لکھین وہ سب اونکی بنائے ہین یا آیت سے نکلتے ہین غور
فرمائے کہ اسکا کیا ثبوت آیت سے ہوتا ہے کہ خلیفہ جی بموجب حکم حق تعالےٰ
جناب رسول خدا کے ساتھ تشریف لیے گئے تھے رہی قیاسات سو تا وقتیکہ
اونکے لیے کوئی بنا مستحکم نہو ہرگز وہ مقبول طبایع عام نہین ہوسکتے اگر یہ سمجھا
جائے کہ جناب رسول خدا کے جملہ افعال کے بنا حق تعالیٰ کے حکم پر تھے تو معاذ
اللہ بے عمیر اکو ناچ جو بموجب روایات اہل سنت کے رسول خدا نے دکھلایا
وہ بھی بموجب حکم خدا تھا سیدھی سی بات ہے کہ جناب رسول خدا جب مکہ سے
روانہ ہوتے تھے تو ابوبکر مل گئے اور جناب رسول خدا کے ساتھ ہو گئے تو
اسمین کیا بزرگی پیدا ہوتی ہے اگر مین ایک مقام کو جاتا ہون اور دوسرا
میرا نوکر یا مطیع یا دوست ساتھ ہو جائے اور بعد اوسکے کوئی مصیبت مجھپر

ہمارے تحقیق ساتھ ہی پھر اللہ نے اوتاری اپنی طرف سے تسکین اوسپر اور مدد کی اوسکی ایسے لشکروں سے کہ تم نے نہین دیکھا اور نیچی ڈالی بات کافرون کی اور اللہ کی بات وہی ہے اوپر ہی اور اللہ زبردست ہے حکمت والا
۱۲۱۲ ۱۲۱۲

پڑ جاوے اور وہ دوست میرا میرے ساتھ رہے اور میری مصیبت پر متالم اور
متاسف ہو تو اوسکو کیا ایسی بزرگی ہو جاویگی وہ بھی مثل میرے یا میرے
قریب قریب ہو جاوے ہان مین اوسکا شکرگذار اور ممنون ہونگا یہ تو اچھی طرح
ظاہر ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے بموجب حکم خدا ہجرت کی تھی اور جناب
رسولخدا شر کفار سے محفوظ تھے اور اسکا اندیشہ نہ تھا کہ آپ کو گزند پہنچیگا
رہا یہ کہ خلیفہ جی کو اسپر اطمینان نہ تھا اور وہ جانتے تھے کہ شاید جناب رسولخدا کو
گزند پہنچے تو ساتھ ہی اسکے یہ تو جانتے تھے کہ اونکو کوئی گزند نہ پہنچیگا اور
اونکو کوئی نہ مار ڈالیگا اسواسطے کہ کفار کو تو صرف ذات جناب رسولخدا سے
عداوت تھی اگر کوئی یہ کہے کہ نہیں ضرور اگر ابوبکر کفار کے ہاتھ آتے تو مار ڈالے جاتے
مین کہتا ہون کہ ہرگز نہین چنانچہ جناب علی مرتضے صلواۃ اللہ علیہ فرش
خواب جناب رسولخدا پر سوئے تھے پس حضرت کو اوسوقت تک تو اندیشہ
تھا کہ کفار فرش خواب پر رسولخدا کو سمجھکر وار کرتے اور حضرت کو دہوکے
مین گزند پہنچنا ممکن تھا مگر جبکہ صبح کفار کو معلوم ہو گیا کہ جناب رسولخدا بستر
پر نہین ہین بلکہ حضرت علی ہین تو کفار حضرت علی سے مزاحم نہین ہوئے حالانکہ
حضرت علی تو بھائی جناب رسولخدا کے تھے اور گزند پہنچنے مین ابوبکر سے
زیادہ احق ہو سکتے تھے جبکہ کفار نے اونسے قطع نظر کی تو پھر خلیفہ جی
تو مامون ہی تھے اگر یہ کوئی کہے کہ حضرت علی کے دبدبہ وسطوت سے
کفار کو جرأت نہوئی تو چشم ما روشن وہ ابوبکر کو بیٹر اور بکری قرار دین
اور اونپر کفار کا ہاتھ اوٹھنا جائز سمجھ لین دوسرے فضیلت بھی ایسی ہے
ہے کہان آیت مین مرقوم ہے کہ پیغمبر خدا پر خلیفہ جی عاشق تھے یا کہ جناب
رسولخدا اونپر عاشق تھے بالغرض یہ بھی ہو کہ جناب رسول خدا نے ابوبکر کو

ساتھ بھی لیا تو یہ کیونکر کوئی اہل عقل قبول کر سکتا ہے کہ حضرت رسول خدا کو اونکی
محبت اور عشق کامل پر یقین ہوتا تو ساتھ نہ لیتے میرے جو دوست ہین مین
کیا اونسے چشم یاری نہین کرتا یا معتبر نہین سمجھتا دوست تو دوست ایک نائی کے
استرے کے نیچے بے سمجھے بوجھے صرف بھروسہ پر گلا رکھ دیتے ہین پس وہ تو
آخر خلیفہ جی تھے اون پر اگر رسول خدا نے بھروسہ کیا تو کیا بعید تھا مین تو نہین
کہہ سکتا کہ نائی کے نسبت کوئی کہیگا کہ مین اوسکے عشق پر یقین کرتا تھا اگر
ناظرین ذی انصاف اور تاریخون سے قطع نظر کرین اور غدر ۱۸۵۷ع ہندوستان
کی تاریخ اوٹھاکے پڑھین تو بہت سے لوگونکا نشان پائینگے کہ اونپر بھروسہ کیا گیا اور اوسکا نتیجہ کیا
ہوا اگر تلاش کے وقت ہو تو جھانسی کا واقعہ پڑھین جسمین مسٹر اسکین صاحب نے ایک چپراسی کو جو بلحاظ
مشاہرہ پاتا تھا اسے شاہو کا نوکر بنایا اور سلطانپور اودھ کے واقعہ کو دیکھین کہ اسیطرح کرنل
فولڈ نے صاحب کا ایک نوکر تھا اور اوسکو ذرہ سے آفتاب کے نہونچے بنایا تھا اور دونون اون پر
بھروسہ کیا مگر انجام کو اون سفاکون نے کیا کیا دنیا مین بھروسہ پر سارے کام ہوتے ہین لیکن
بھروسہ کرنے سے عشق کا ثبوت نہین ہوتا نہ یہ کہا جا سکتا کہ وہ بھروسہ ایسا ہی تھا
کہ اوسکا نتیجہ اچھا ہی ہوگا نہ ہو سکتا کہ جب ایک دفعہ بھروسہ ہوا پھر خلاف بھروسے کے اوس سے
کوئی فعل سرزد نہوگا تیسرے اور چوتھے فضیلت کا بھی آیت مین نشان نہین ہے
بلکہ حق رفاقت کا ادا کرنا بڑے خلیفہ جی کا یہ ثابت ہے کہ وہ روتے اور مضطرب
حال تھے اور اوسی پر شیخ سعدی کو اس شعر کا مضمون سوجھا ہے * ترا اگر بود از ملک
یار غار * ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار * نہ اسکا آیت مین نشان ہے کہ ابو بکر کو
اور اونکے ساتھیون سے جناب رسول خدا نے منتخب کیا تھا نہ پانچوین فضیلت کا
ثبوت آیت مین ہے کہ حق تعالی کو خدمت ابو بکر کے پسند آئی تھی اگر کوئی بات
بن سکتی ہے تو یہ کہ حق تعالی نے فرمایا کہ اوس وقت مین کہ ضرورت رفاقت

اور مدد دہی کی تھی کوئی معاون رسولخدا کا نہین ہوا مگر ایک سو وہ بھی مضطرب
اور بیقرار ہوا تھا مگر حق تعالی نے اوسکے اضطرار کو رفع کیا اور تسکین بخشی
پس وہ تسکین اسواسطے تھی کہ وہ مارے ڈر کے بیچارہ مر نجائے اور اوسکے جزع
اور فزع کفار نہ سن لین حالانکہ ترجمہ آیت سے جو خود سنیون نے کیا ہی یہ مطلب
پیدا نہین ہے مگر بقول مولوی مہدیعلیصاحب کے اگر ہم مان لین کہ نہین نہین ضرور
ابوبکر کی وہ خدمت حق تعالی کو پسند آئی تو بھی نتیجہ اوسکا کیا ہے ہم اپنی ماتحت اور
متبعین کے خدمات سے راضی ہوتے ہین اور اونکی تحسین کرتے ہین مگر جب وہ ہی
نکمہ کام کرتے ہین تو اونسے ناراض ہوتے ہین اگر ہم تب اچھے کام کرنے پر ہمارا تحسین
کرنا ہمکو عمر بھر کے لئے پابند نہین کرتا کہ اونکے برے کردار پر نفرین نہ کر سکین
کیون صاحبو ثانی اثنین سے یہ مراد ہے کہ رسول خدا ایک اور ابوبکر دو مناصب
دینے کے واسطہ ہین آپ ہی اسکا بھی انصاف کرین کہ اگر اوسیطرح جسطرح
حق تعالی رسول خدا کا حافظ تھا ابوبکر کا بھی ہوا تو اوس سے کیا ابوبکر کا اتقا اور
محسن ہونا ثابت ہو جائیگا ذرہ سوچئے کہ اگر مین خدانخواستہ ایک مصیبت مین
گھر جاؤن اور کسی مقام سے بھاگون اور ایک میرا نوکر میرے ساتھ ہو جائے
اور مین ایک بادشاہ کے یہان پناہ گزین ہون اور میرے ساتھ وہ نوکر بھی
تو بادشاہ جیسے میرے رعایت کریگا میرے وجہ سے میرے اوس نوکر کے
نہ کریگا اور علاوہ رعایت کے وہ بادشاہ اوس نوکر کے حسن خدمت کی آفرین
کرے تو اوس سے یہ لازم آجائیگا کہ وہ دوست یا نوکر جو میرے ساتھ بھاگا
اور میرے ساتھ پناہ گزین ہوا تھا وہ مثل میرے ایک دوسرا ہو گیا
کیا اصحاب کہف کے ساتھ جو کتا بھاگا تو وہ مثل اصحاب کہف کے
ہو گیا وہ بھی تو عدد مین اوسکا ساتھی ہے ۔ ساتوین فضیلت کے نسبت غور ہو

یہ کون شیعہ کہتا ہے کہ ابوبکر صحابیت سے خارج تھے وہ بالضرور اصحاب
رسول خدا تھے اور رسول خدا کے سسر تھے مگر انکار یہ ہے کہ وہ اچھے اصحاب
نہ تھے اور آٹھوین نوین فضیلت کے بابت جو اوپر بیان ہوا ہے لحاظ فرمایا جائے
الفاظ لا تحزن ان اللہ معنا کے معنے صرف اسیقدر ہین نہ گھبراؤ اللہ ہمارے
ساتھ ہے مصنف کو اختیار ہے کہ اس کی بنیاد پر چاہے بالو کی دیوار اٹھائے
یا پتھر کے مگر مصنف نے بالو کی دیوار اختیار کی جسکو یہ کہکر کہ رسولخدا کی
ساتھ ابوبکر گئے تھے اور غار مین داخل ہونیکے بعد جب دشمن آ پہونچے تو بیان
ابوبکر لگے گھبرانے اور چلانے اور بلبلانے تو رسولخدا نے فرمایا کہ مردے
آدمی کیون گھبرائے جاتے ہو خدا ہمارے ساتھ ہے جسطرح ہم شر اشرار سے
محفوظ رہینگے تم بھی بچ جاؤ گے ایک ٹلو کر ہین کوئی بھی گرا دے گا ایک
سیدھی بات کو مصنف گھما گھما کے جو جی مین آیا ہے لکھتا گیا یہ نہین سوچا کہ اگر
خدا پر بھروسہ بڑے خلیفہ جی کو ہوتا تو رسول خدا کو اسکے کہنے کی نوبت ہی
کیون آتے اور وہ مارے ڈر کے ادہ مری ہے کیون ہو جاتے - اے
حضرات ناظرین اور سامعین انصاف کیجیے کہ مصنف نے جو نوین فضیلت
بڑے خلیفہ جی کو دی ہے اوس کی حقیقت اور اصل کیا ہے ایا صرف اسیقدر
ہے کہ ابوبکر رونے اور غل مچانے نہ پائین اوسوقت کے لیئے وہ تسلی اونکے
قلب پر نازل کی گئی یا ابدالاباد کو اور یہ تسلی اونکے لیئے ایسے دلائے گئے
کہ وہ قتل کرین مال غضب کرین جو چاہین کرین مگر یہ آیت اونکی سپر ہو گئے
دسوین فضیلت پر بھی غور ہین اوسکے بابت کیا کہون وہ تو سارے
مصنف کے گھڑت ہے خدارا انصاف ہو کہ اس آیت سے خلیفہ جی کی نیرنگی
کیا ثابت ہو سکتی ہی آیا صرف اسیقدر نہ کہ وہ نازک وقت مین رسول خدا کے سا

اور مدد دہی کی تھی کوئی معاون رسول خدا کا نہین ہوا اگر ایک سو دہ بھی مضطرب
اور بیقرار ہوا تھا مگر حق تعالی نے اوسکے اضطرار کو رفع کیا اور تسکین بخشی
پس وہ تسکین اسواسطہ تھی کہ وہ مارے ڈر کے بیچارہ مر نجائے اور اوسکے جزع
اور فزع کفار نہ سن لین حالانکہ ترجمہ آیت سے جو خود سنیون نے کیا ہی یہ مطلب
پیدا نہین ہے مگر بقول مولوی محمد علی صاحب کے اگر ہم مان لین کہ نہین نہین ضرور
ابو بکر کی وہ خدمت حق تعالی کو پسند آئی تو بھی نتیجہ اوسکا کیا ہے ہم اپنی ماتحت اور
متبعین کے خدمات سے راضی ہوتے ہین اور اونکی تحسین کرتے ہین مگر جب وہ ہی
نکمہ کام کرتے ہین تو اوننسے ناراض ہوتے ہین ایکمرتبہ اچھے کام کرنے پر ہمارا تحسین
کرنا ہمکو عمر بہر کے لئے پابند نہین کرتا کہ اونکے برے کردار پر نفرین نہ کرسکین
کیون صاحبو ثانی اثنین سے یہ مراد ہے کہ رسول خدا ایک ورابو بکر دو مناصب
دینے کے واسطہ ہین آپ ہی اسکا بھی انصاف کرین کہ اگر اوسیطرح جسطرح
حق تعالی رسول خدا کا حافظ تھا ابو بکر کا بھی ہوا تو اوس سے کیا ابو بکر کا اتقا اور
محسن ہونا ثابت ہوجائیگا ذرہ سوچیئے کہ اگر مین خدانخواستہ ایک مصیبت مین
گھر جاؤن اور کسی مقام سے بہاگون اور ایک میرا نوکر میرے ساتھ ہوجاوے
اور مین ایک بادشاہ کے یہان پناہ گزین ہول ور میرے ساتھ وہ نوکر بھی ہو
تو بادشاہ جیسے میرے رعایت کریگا میرے وجہ سے میرے اوس نوکر سے
نہ کریگا اور علاوہ رعایت کے وہ بادشاہ اوس نوکر کے حسن خدمت کے آفرین
کرے تو اوس سے یہ لازم آجاے گا کہ وہ دوست یا نوکر جو میرے ساتھ بہاگا
اور میرے ساتھ پناہ گزین ہوا تہا وہ مثل میرے ایک دوسرا ہوگیا
کیا اصحاب کہف کے ساتھ جو کتا بہاگا تو وہ مثل اصحاب کہف کے
ہوگیا وہ بھی تو عدد مین اوسکا ساتی ہے۔ ساتوین فضیلت کے نسبت غور کرو

یہ کون شیعہ کہتا ہے کہ ابو بکر صحابیت سے خارج تھے وہ بالضرور اصحاب رسول خدا تھے اور رسول خدا کے سسر تھے مگر انکار یہ ہے کہ وہ اچھے اصحاب نہ تھے اور آٹھوین نوین فضیلت کے بابت جو اوپر بیان ہوا ہے لحاظ فرمایا جائے الفاظ لاتحزن ان اللہ معنا کے معنے صرف اسیقدر ہین نہ گھبراؤ اللہ ہمارے ساتھ ہے مصنف کو اختیار ہے کہ اس کی بنیاد پر چاہے بالو کی دیوار اوٹھائے یا پتھر کے مگر مصنف نے بالو کی دیوار اختیار کی جسکو یہ کہکر کہ رسولخدا کی ساتھ ابو بکر گئے تھے اور غار مین داخل ہونیکے بعد جب دشمن آ پہونچے تو بیان ابو بکر لگے گھبرانے اور چلانے اور بلبلانے تو رسولخدا نے فرمایا کہ مردے آدمی کیون گھبرائے جاتے ہو خدا ہمارے ساتھ ہے جسطرح ہم شر اشرار سے محفوظ رہینگے تم بھی بچ جاؤ گے ایک ہلکو کرین کوئی بھی گرا دے گا ایک سیدھی بات کو مصنف گھما گھما کے جو جی مین آیا ہے لکھتا گیا یہ نہین سوچا کہ اگر خدا پر بھروسہ بڑے خلیفہ جی کو ہوتا تو رسول خدا کو اسکے کہنے کی نوبت ہی کیون آتے اور وہ مارے ڈر کے ادہ مرے ہے کیون ہو جاتے۔ اے حضرات ناظرین اور سامعین انصاف کیجیے کہ مصنف نے جو نوین فضیلت بڑے خلیفہ جی کو دی ہے اوس کی حقیقت اور اصل کیا ہے آیا صرف اسیقدر ہے کہ ابو بکر رونے اور غل مچانے نہ پائیں اوسوقت کے لیئے وہ تسلی اونکے قلب پر نازل کی گئی یا ابدالاباد کو اور یہ تسلی اونکے لیئے ایسے دلائے گئے کہ وہ قتل کرین مال غصب کرین جو چاہین کرین مگر یہ آیت اونکی سپر ہو گئے۔ دسوین فضیلت پر بھی غور ہاین اوسکے بابت کیا کہون وہ تو سارے مصنف کے گھڑت ہے خدارا انصاف ہو کہ اس آیت سے خلیفہ جی کی کیا ثابت ہو سکتی ہے آیا صرف اسیقدر نہ کہ وہ نازک وقت مین رسول خدا کے ساتھ

مددینی کی قصد سے بہاگے اور ساتھ ہوئے اور غار کے اندر رسول مختار کے

ساتھ یہ سمجہ کے کہ آپ کو اشرار کا غیر نہ پوچھیگا اوتر گئے اور جب کہلا آئے

تو لگے رونے تو رسول خدا صلعم نے انکو ڈہارس دی اور اوسسے رونا موقوف

ہوا یا کچہ اور پہر دوسرے صحابہ سے حق تعالی نے خطاب کیا کہ اوس نازک

وقت مین کہ ایک سے مددگار رسول خدا ہوا تہا تو آگے چلکر اگر ایک بہی سعین نہو

تو کیا رسول خدا کو پروا ہے —

پس اگر یہ بزرگی قبول کیجائے اور شیعہ ذرہ بہی چون چرا نکرین تو کیا فائدہ

خلیفہ صاحب کو پہونچ سکتا ہے اور کیا وہ اس آیت کے وجہ سے مطمئن

ہو سکتے ہین کہ تاریخ نزدل اس آیت سے خلیفہ صاحب معصوم اور محفوظ گناہونسے

ہو گئے اگر نہین تو تکلیف فرمائے مصنف کے داد دیجائے —

متعلق صفحہ ۴۵

مصنف کے محنت خامہ فرسائے کو صفحہ ۴۳ سے ۴۵ تک دیکہے اور ریحہ گروہ

لوگ کہ جنکو عشق ابو بکر سے ہے اور تعشق کی وجہ سے نیک و بد مین تمیز کرنے کے

استعداد جاتی رہے ہے ضرور وجد کے حالت مین ہونگے اور نہایت الحان سے فرماوینگے

پڑہتا ہے حرف حرف تو کاتب کا بے نوشت
ہے ریزہ ریزہ منکشف احوال سنگ و خشت

تو دانہ دانہ کرتا ہے دم مین شمار کشت
ہے برگ برگ تجپہ عیان گلشن بہشت

یکتا ہی تو مفسر قران حدیث دان
جلد سطول ایک سخن مختصر ہے بیان

منطق تیرے زبان ہی علم بیان بیان
علم نجوم کے ہے خبر مثل آسمان

تحریر تیری سحر ہے تقریر معجزات
حلال نکتہ ہائے دقایق ہی تیری ذات

دکہلائے گر کے رات کو دن اور ذکورات
کشاف قفل ہائے حقایق ہی تیری ذات

اور خلیفہ جی کی روح مصنف کے بلا گردان ہونے لگے تو بہی بعید نہین سے ہے

بلکہ صاحبان انصاف سے امید ہے کہ مصنف کے اوس ترجمہ کو جو اونہون نے صفحہ ۴۲ پر کیا ہے ذہن نشین کہین اور جو معنے اوس آیت کو بہنائے ہین اوسپر لحاظ فرمائین اور اوسیکے اوپر سچائے مصنف کا قیاس کرین —

بعد ملاحظہ عبارت مرقومہ بالا جناب عمو صاحب قبلہ و کعبہ جناب مولوی سید علی حسن صاحب مدظلہ نے ارقام فرمایا وہ یہ ہے جبکہ جناب رسولخدا صلعم نے جملہ اصحاب امت کو تابع ثقلین کردیا جیسا کہ ضمیر فیکم سے ظاہر ہے اور انتقال ثلثہ کو متروک فرمایا تو پھر اونکی فضیلت کیونکر ثابت ہوسکتی ہے اور جنکو اسکی لیاقت نہوئی اون پر سکینہ کیونکر نازل ہوسکتا ہے کہ جو حضرت کا کہنا نہ مانین اور نسبت ہذیان کی دین بلکہ اتالیقی خدا کے کرین حق تعالی تو فرمادے ماینطق عن الھوی ان ہو الا وحی یوحی یعنے کلام سراپا نظام جناب خیرالانام وحی منجانب ملک علام ہے اور حصر اسی مین فرمادے اور آپ کے ذات شریف وحی کا انکار اور ہذیان کا اصرار کرین خلیفہ رسول ہونے کو تو مرین اور قرآن و آل رسولخدا کو جلادین جیسا کہ اوپر کتب اہلسنت سے ظاہر ہوچکا خلافت کا ہیکو یہ تو خلافت ہے اور پھر بمعذرت ظاہری کو پیش سیدہ طاہرہ عہ حاضر ہون اور جناب سیدہ عہ بسبب نفاق قلبی اونکے اونکو بد دعا فرمادین اور تاحیات اونسے کلام نکرین کما فی صحیح البخاری اور رسولخدا کی وصیت کو دربارہ جناب سیدہ عہ بھلادین اور جسے بضعہ منے انحضرت فرمادین کما فی کتب الفریقین اوسکے جگر کو کباب کرین اور پھر دعوے محبت کرین چہ؟ گویا یار غار تہی اور جنگ مین فرار —

صفحہ چھپن ۵۶

اے حضرات انصاف مقام غور اور عدالت ہے کہ مصنف اور ہمزبان اور معترفین مصنف کو جناب رسولخدا سے کسقدر عداوت ہے کہ ہوئی ہمتین

صرف اون لوگون کی بزرگیان ثابت کرنیکے واسطے جو بعد رسول خدا کے علانیہ
مرتد ہوگئے تھے گھڑتے ہین پہلے غور فرمائے کہ پہلے تو یہ دعوی مصنف کا ہے
کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے میرے اصحاب مثل ستارونکے ہین اونمین سے
جس کسیکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے اور پھر یہ بھی کہتے ہین کہ جناب رسولخدا نے
فرمایا کہ میرے اصحاب کو مرے لئے چھوڑدو یعنے میرے حقوق صحبت کے اونکے
حق مین رعایت کرو اور اونکے عیب جوئی نکرو اور پھر سائر شیعہ پر تہمت دے
جاتی ہے کہ اونکے کتابونمین بہ شہادت آئمہ کے یہ دونون حدیثین موجود ہین
اور جناب امام موسے رضا علیہ السلام بھی الزام قایم کیا ہے کہ اونھی جناب نے
توثیق ان حدیثون کی کی ہے — مگر کیا جسکی عقل مین ذرہ سی صلاحیت ہے
وہ اندک غور مین سمجھ لیگا کہ یہ کسقدر بھاری الزام واسطہ ابطال نبوت کے
یا ابطال خدائی کے ہے اسواسطے کہ یہ ظاہر ہے کہ جناب رسولخدا م کے ارشاد
واجب العمل موافق وحی کے تھے پس اگر اوس ارشاد پر جو رسولخدا کا ثابت ہو کوئی
الزام لگ سکے تو یہ قبول کرنا پڑیگا کہ رسولخدا نے معاذ اللہ بلا وحی جھوٹھ فرمایا یا یہ
ماننا پڑیگا کہ اگر موافق وحی کے فرمایا تو حقتعالی کو خود علم نہ تھا اور دونون جانبون
مین مذہب اسلام بیخ و بنیاد سے کندہ ہوتا ہے بھلا ہوسکتا ہے کہ جناب یہ فرماوین
کہ مرے اصحاب مین سے کسیکی پیروی کرو تو ہدایت پاؤگے اور مصنف نہایت
جرأت اور بغیرہ چشمی سے پھر یہ بات کہے کہ ہم خود قایل ہین کہ جو لوگ پیغمبر کے بعد
مرتد ہوگئے وہ اس حدیث سے خارج ہین پس اگر رسولخدا نے یہ فرمایا کہ میرے
اصحاب مین سے کسیکی پیروی کرو تو ہدایت پاؤگے اور آپکے بعد ایک کا بھی مرتد ہونا
ثابت ہو تو کسی لفظ کا نتیجہ کیا ہوگا معاذ اللہ بیتو سعنے ان حدیثون کے
ہو ہی نہین سکتے کہ رسولخدا یہ فرماوین کہ میرے زندگی مین اگر کسیکی پیروی کرو

تو ہدیت پاؤگے اسواسطے کہ آپکے روبرو پیروی کرنے کسی صحابی کے کیا ضرورت تہی
یا اگر بعد آپکے تو بعض اصحاب کے ارتداد کا مصنف خود قائل ہے پھر رسولخدا بذریعہ وحی
کیونکر فرماتے کہ سب کی پیروی حالانکہ گمان تہا کہ کوئی یا کسی سے ضلالت اور ارتداد
ہوگا اور وہ مرتد جبکہ کسی کے لفظ بلا استثنا ہے تو کیونکر ہم سے جدا اور ہدایت
کرنے والون سے علیحدہ اور اوسکے ساتھ پیروی کرنا مستثنے ٹھہرسکا استغفر اللہ
ربی واتوب الیہ مین کہتا ہون کہ دونون حدیث بنائے ہوئے ہین اور ہرگز جناب
رسولخدا نے نہین فرمایا ہین ور واضع ہر دو حدیث نے جناب رسولخدا پر الزام قایم
کیا ہے اور جوان حدیثونکی صحت کا قائل ہو وہ بہی رسولخدا کو ملزم ٹھہراتا ہے
اور آئمہ کرام نے ہرگز صدرا فنت ان حدیثون کی نہیکی اور کوئی شیعہ ان حدیثونکی
صحت کا قائل نہین ہوسکتا علمائے کرام شیعہ نے جہان ان حدیثونکو نقل
کیا بطور معارضہ کے لکہا ہے اور اعتراض کیا ہے — ان حدیثون سے حدیث
ثقلین غارت ہوتی ہے نہ قران کی حاجت باقی رہتی نہ اہل بیت کے جو کچہ خود
زائد مصنف نے لکہا ہے کہ شیخ صدوق نے یہ فرمایا اور صاحب استقصاء الافحام
نے یہ قسام کیا مین اوسپر لحاظ کرنا فضول جانتا ہون جو کوئی ان
مواقع کو کتابون مین دیکہے گا سمجہ لیگا کہ مصنف نے صرف اپنی رائے کی رونق
دینے کو رنگ امیزی کی ہے اور اوسکی کچہ اصل نہین ہے — اب مین پکار پکار کر
کہتا ہون کہ یہ دونو حدیث سچی نہین ہین اور کوئی جاہل اور بیوقوف بہی ایسا
نہ کہیگا کہ میرے گہر مین جو کوئی ہے جو میرے چال وچلن اور رفتار اور اقوال سے
باہت کیے اوسکو سچ جانو اور اوسپر عمل کرو اسواسطے کہ کوئی نہین جانتا اور
یہ سمجہ سکتا کہ اونمین کون اچہا اور کون برا ہے چہ جائیکہ پیغمبر جو بذریعہ وحی کے
ارشاد کرے اور جسکو معلوم ہو کہ اوسکے اصحاب مین مرتد ہونے والے ہین

اور جب ایسا جامع کلمہ رسول خدا نے فرما دیا تو پھر کیا ضرورت تھی کہ اپنے
مرض الموت مین جناب رسول خدا بقول سنیون کے فرما دین کہ بڑے خلیفہ جی جا کر امام
جماعت بنین اسواسطیکہ جب یہ کہہ چکے کہ جس کسی کی پیروی مسلمان کرین تو ہدایت
پاوینگے تو پھر چاہیے مسلمان مغیرہ کی پیروی کرنے یا زیاد کی نجات پاتی حالانکہ
ان دونونکے حالات اور سنیے منجملہ خلیفہ جی کا انصاف صفحہ ۳۹ ترجمہ تاریخ
ابو الفدا مطبوعہ دہلی مین یہ لکھتے ہین مغیرہ کو حضرت عمر رض نے بصرہ کا حاکم مقرر کر دیا تھا
اور جس مکان مین مغیرہ رہتا تھا اوسمین ایک کھڑکی تھی اوسکے مقابل ایک دوسرے
مکان مین بھی کھڑکی تھی مغیرہ اپنے گھر کے کھڑکی مین بیٹھا ہوا تھا مگر وہ بند تھی
اور دوسری کھڑکی مین ابو بکرہ غلام نبی کا اور ایک بھائی اوس غلام کا مادر زاد
زیاد اور نافع ابن کلاہ اور شبل بن معبد یہ چار شخص بیٹھے ہوئے تھے بسبب
چلنے ہوا کے اوس کھڑکی کا ایک کواڑ کھل گیا ان چار دن نے مغیرہ کو دیکھا
کہ وہ ام جمیل بیٹی ارقم سے جو قبیلہ عامر بن صعصعہ کے تھے جماع کر رہا ہے
ان چار دن مرد دن نے یہ لکھکر حضرت عمر کو خبر دی اونھون نے مغیرہ کو
معزول کیا اور ابا موسیٰ الاشعری کو بصرہ کا والی کیا اور گواہون کو طلب کیا
جب وہ گواہ دربار حضرت عمر مین حاضر ہوے ابو بکرہ نافع شبل ان تینون نے
مغیرہ پر زنا کی گواہی دی مگر زیاد بن ابیہ نے اچھی صاف گواہی ندی حضرت
عمر رض نے قبل گواہی دینے زیاد کے یہ فرمایا تھا کہ ایک آدمی سے مجکو امید ہے کہ
بسبب اوسکے ایک صحابی رسول اللہ کے جان شاید بچ جاے اسلیے زیاد نے
یہ گواہی دی کہ مینے اوسکو دونو ٹانگون مین عورت کے بیٹھے ہوے دیکھا
اور اوس عورت کے دونو پیر اوپر کو ایسے اوٹھے ہوے تھے جیسے دو کان
گدھے کے کھڑے رہتے ہین اور اوسکی سانس بھی چلتی تھی اور چوتڑ اوسکے اوٹھتے تھے

ذکر کھڑا تھا اور سوا اسکے مین نہین جانتا عمرؓ نے فرمایا کہ تونے ایسا ہی دیکھا تھا جیسے سلائی سرمہ دانی مین جاتی ہے اوسنے کہا کہ نہین پھر پوچھا کہ عورت کو پہچانتا اوسنے کہا نہین لیکن ایسی ہی عورت تھی جیسے یہ حاضر ہے یہ اظہار حضرت عمرؓ نے سنکر اون تینون گواہون کے حق مین یہ حکم دیا جنھون نے زنا کی گواہی دی تھی کہ ان پر حد قذف کے [illegible] مارے جائین —

کیون [illegible] اون کو دُرّہ لگانے والون اور زیاد اور مغیرہ اور عمر جنکی تم پیروی کرو تو ہدایت پاؤگے آیا تم ان سب کے افعال اور عادت کے تحقیق کرنے سے موجب [illegible] دوسرے حدیث کے ممنوع ہو کیون سنی صاحبو یہی آپکا مذہب مبارک اور یہی آپکا اخلاق ہے اور ایسے ہی لوگ صحابی رسول خدا تھے اگر یہی مذہب ہے تو مبارک مبارک —

[illegible] یہ بھی ہمکو اس موقع پر [illegible] لانا لازم آگیا کہ جسطرح ہمنے ابوالفدا کا [illegible] آلکھدیا اور اوسمین جابجا [illegible] یا تو کلمات کہ جسطرح [illegible] اخبار [illegible] [illegible] والدہ [illegible] اوسیطرح ہمارا [illegible] [illegible] یہ کہا جاتا ہے کہ دیکھو یہی روایت شیعہ نے [illegible] اور عمر [illegible] لگایا ہے —

[illegible] ایک کو دوسرے کا بیان [illegible] کرنا پڑتا ہے اور اوسکی ضرورت [illegible] عبارت کسی کتاب کی یا روایت یا حدیث کے لئے تو اوسے [illegible] اوسکو قبول ہی کرلیا تھا [illegible] نہین کیا [illegible] کرلیا جاے کہ جیسے ہمنے ابوالفدا کی عبارت کو [illegible] اور مغیرہ کا نام لیا یونہی حدیث مستدلہ مصنف کیجب [illegible] درج ہوئین اور کوئی مطلب [illegible] تھا اور جب کسی نے اعتراض

اولیا او لیا کے جسطرح چاہتے ہین سلجھاتے ہین اور اپنا دل خوش کرتے ہین
ہم صاف صاف کہتے ہین کہ ہرگز ہرگز کوئی پیغمبر یہ نہ کہیگا کہ بڑے سے عیب
نہ دیکھو اور اونکے تحقیقات نکرو اور پیغمبر کی رعایت سے اونکو اچھا سمجھو اور
اونکی پیروی کرو اور اوس پیروی سے امید نجات کی رکھو چہ جائیکہ ہمارے
رسول خدا ایسا فرماتے اور ہمکو بدکاروں اور جھوٹے گواہی دینے والونکی
پیروی کرنے کا حکم دیتے اور ہمکو کیونکر تعجب ہو کہ ہم یہ تو اون لوگون مین
دیکھین جو ان حدیثونکو سچا ماننے والے ہین کہ وہ اون لوگونکے خطاؤن کے
تحقیق نکرین جنکا عہد رسول اللہ مین موجود ہونا سن لین اور انبیا کے
خطاؤنکی تحقیق کرین اور اونکو اپنی کتابون مین درج کرین یہ بھی ہم کہتے ہین
کہ اگر ان دونو حدیثون کا سچا ہونا اور رسول خدا کا فرمانا ثابت ہوجائے اور
ائمہ کا قبول کرنا ٹھرا یا جائے تو ہم سنی ہی ہوجائینگے مگر توبہ توبہ دین محمدی کو
ترک کردینگے لواسکے زیادہ اور کیا کہین سنی کتابین بھی آپ دیکھئے کہ اوس سے
بھی موضوع ہونا اس حدیث کا ظاہر ہے منہاج السنۃ مین ابن تیمیہ کہ بزبان
مصنف منتہی الکلام شیخ الاسلام ہی کہتا ہے واما قولہ اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم فہو حدیث ضعیف ضعفہ ائمۃ الحدیث قال البزار ہذا حدیث لایصح عن
رسول اللہ ولیس ہو فی کتب الحدیث المعتمدۃ اور مولوی عبد الحی کہ بزبان
اہلسنت بحر العلوم ہین اپنی شرح مسلمہ الثبوت مین کہتے ہین اما المعارضۃ
باصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم رواہ ابن عدی وابن عبد البر وخذوا
شطر دینکم من الحمیراء یعنی ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ کما فی المختصر فمندفع
بانہما ضعیفان لایصلحان للعمل فضلا عن معارضۃ الصحاح اما الحدیث الاول فلم

لیعرف قال ابن الجزم فے رسالتہ الکبرے مکذوب موضوع باطل و یہ قال احمد

والبزار واما الحدیث الثانی فقال الذہبی ہو من الاحادیث الواہیۃ التی لا تیسر

لہا اسناد یعنے شیخ الاسلام اہلسنت تو یہ کہتے ہین کہ حدیث اصحابی کالنجوم

اۃ حدیث ضعیف ہے اسکو جمیع ائمہ حدیث نے ضعیف جانا ہے بزاز نے

کہا ہے کہ یہ ایسی حدیث ہے کہ صحت اسکی رسولخدا سے نہین ہوئی اور کتب

معتمدہ حدیث مین بھی نہین ہے اور بحر العلوم اہلسنت شرح مسلم الثبوت مین

لکھتے ہین کہ حدیث اصحابی کالنجوم آہ و حدیث خذو شطر دینکم من الحمیرا یہ دونو

ضعیف ہین عمل کرنا اونپر جائز نہین ہے پس صحیح حدیثون سے معارض کیونکر ہوسکتی

ہین حدیث اول معروف نہین ہے ابن حزم نے رسالہ کبری مین لکھا ہے کہ جہوٹی ہے

ہے اور بنائی ہے باطل ہے اور احمد اور بزار نے ہے قائل اسکے نہین اور

دوسرے حدیث عایشہ والے اوسکے بارہ مین بھی لکھتا ہے کہ یہ اون احادیث

واہیہ سے ہے کہ جنکی سند نہین معلوم ہوتی لیجیے صاحب ہمنے ضعیف ہونا اور

جہوٹا ہونا وضعی ہونا باطل ہونا ابتدائے کلام مین منتہے الکلام کے شیخ الاسلام

کی زبانی واضح کیا اور بالاخر بحر العلوم جو مسلم الثبوت آپکے ہین اونکے بیان سے

بھی مسلم الثبوت کردیا ؎ سخن شناس نئے دلبرا خطا این است ۔

جواب متعلق صفحہ ۵

ارے صاحب مطلب یہ ہے جہان مومنین پر بدون رسولخدا کے سکینہ نازل

ہوا وہان خدا نے یہ لفظ مومن اوس منزل علیہ کو تعبیر فرمایا ہے خواہ بہت

مومن ہون خواہ ایک خواہ رسولخدا کے ساتھ نزول سکینہ مین شریک ہون یا علاوہ

اونپر نزول سکینہ ہوا ہو مگر مومن ہونا اونکا ضروری تھا پس اگر اس غار مین

بھی کوئی مومن ہمراہ رسولخدا ہوتا اور سکینہ اوسپر نازل ہوا ہوتا تو لفظ علیہما

یہان بھی تصریح ہوئی پھر اگر انزل اللہ سکینۃ علیہ کی ضمیر راجع بطرف ابی بکر کیجاوے تو اینده بجنود لم تروہا کے ضمیر بھی عاید طرف ابی بکر کے ہوگئے اور تائید بجنود اونہین کے عمل مین آئی ہوگی مگر با اینہمہ سوائے فرار کے کبھی نہ سنا کہ کوئی کھیت انکے ہاتھ رہا علاوہ اسکے اگر مہاجرین ممدوحین مین بپاس خاطر آپ کے انکو داخل بھی رکھین تو آخر جناب سیدہ ع بہترین مہاجرین تھین کہ مکہ سے بھی ہجرت فرمائی اور شرف صحابیت اور اہلبیت ہونیکا یہ سب حاصل تھا اور شرف دختر پیغمبر ہونیکا تو ایسا ظاہر ہے کہ انکار اوسکا بلکہ سب مذکورات بالا کا انکار آفتاب نیمروز ہے اور مہاجرت کا مرتبہ بھی ایسا ہوا کہ قطع نظر ہجرت مکہ ابوبکر سے بھی ہجرت فرمائی تا دم مرگ کذا فی صحیح البخاری پس جن مہاجرون نے پاس ایسی مخدومہ عالم کا نکیا کہ جنکے بارہ مین سورہ ہل اتی اور آیہ تطہیر و آیہ ذا القربی حقہ نازل ہوا اور گواہی جناب علی ابن ابیطالب ع و سبطین و ام ایمن کی قبول نکی وہ لوگ کیونکر مہاجرین ممدوحین مین ہونگے۔ ہان مین تو ہے اوسی ظالم سے کینہ ہا کہ جسنے باغ کو زہرا کے چھینا۔

متعلق صفحہ ٦٨

یہ تو بڑی شہادت فضیلت سائر صحابہ کے مولانا نے پیش کی اور اپنے زعم عالی مین ہر طریق سے شیعون کا منھ بند کردیا مگر سچ ہی کہ دروغگو را حافظہ نباشد ابھی ابھی صفحہ ٥٧ پر اسکا اقرار ہے کہ ہم خود قائل ہین کہ جو لوگ پیغمبر کے بعد مرتد ہوگئے وہ اس حدیث اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کے مصداق سے خارج ہین اور صرف چند صفحہ لکھکر بھول گئے بلا استثنا دعاء جناب سید الساجدین مین سارے صحابہ کو داخل کردیا اور صفحہ ٣٧ پر پھر اوسی زبان و قلم سے جس سے صفحہ ٥ رنگا تھا یہ لکھ ڈالا

جو فضائل امام نے بیان کیئے ہین وہ تمام مہاجرین و انصار پر خصوصاً
خلفاء ثلاثہ پر صادق ہین اب صفحہ ۲۵ اور ۳۷ کو کوئی منصف ملاحظہ کرکے
داد عدالت کی دیوے بھلا ممکن ہے کہ مولوی سید مہدی علیصاحب تو
بعض صحابہ کو تحقیقات کرکے مرتد قرار دین اور قائل ہوجائین اور جناب
سید الساجدین امام زین العابدین کسیکو مرتد قرار ندے سکین اور بلا استثنا
سارے صحابہ اور مہاجرین اور انصار کے حق مین دعا کرین حاشا اس سے
کہ وہ مرتد ہون یا منافق تھے کہ خدا اپنے رحمت اون پر بھیجے اور اونکی پیروی
کرنے والونکو جزائے خیر دے — اے صاحبان انصاف جس دلیل اور
برہان سے حدیث اصحابی کالنجوم سے مولوی مہدی علیصاحب نے صحابہ
مرتد کو مستثنے کیا ہے اوسی دلیل سے ہم بھی کہتے ہین کہ جن پر اطلاق
مہاجر یا انصار کا عموماً ہوسکتا ہے اونمین سے جنہون نے اغراض دنیوی
کی وجہ سے اپنا خانہ عمل تباہ کیا وہ اس دعا سے خارج ہین اور اس دعا
مین وہ اصحاب شامل ہین جنکے حق مین جناب سول خدا صلعم نے دعا فرمائی
اور ہم بڑے بڑے کتابون اہلسنت کا حوالہ دینا چھوڑ کے اسواسطے
ایسی کتاب کا حوالہ دیتے ہین کہ جسکو ہر کوئی اردو خوان دیکھ سکتا ہے —
دیکھو ترجمہ مرغوب جذب القلوب — یہ کتاب شاہ عبدالحق دہلوی کی ہے
اور مولوی عبدالحق نے ترجمہ کیا اور مولوی عبدالواحد رئیس کلکتہ کی فرمائش
سے منشی نول کشور نے چھاپی —

صفحہ ۱۶۳

اور بھی خبر مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بقیع غرقد مین تشریف
لائے اور تین بار فرمایا السلام علیکم یا اہل القبور اور بھی فرمایا کہ آرام سے رہو

اس جہان سے گذرنے والو چھوٹ گئے تم اون بلاؤں سے اور فتنوں سے
جو تمہارے بعد آنے والے ہین بعد اسکے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کیطرف
متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ لوگ یعنے اس جہان سے گذرے ہوئے تمسے بہتر ہین
صحابہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ یہ ہمارے بھائی ہین جیسا یہ ایمان لائے ہم
ہم بھی ایمان لائے ہین اور جیسا ان لوگون نے اللہ کی راہ مین اپنا مال صرف
کیا ہم بھی اللہ کی راہ مین اپنا مال صرف کرتے ہین اور جیسا یہ لوگ اس جہان سے کوچ کر گئے ہم بھی
کوچ کر جائینگے پھر ان لوگون کو ہمپر زیادتی کیا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ
اس جہان سے گذر گئے اور اپنے اعمال حسنہ کے اجر سے کچھ دنیا مین متمتع نہین
ہوئے اور نہین جانتا ہون کہ تم اسکے بعد کیا کام کروگے اور کیا فتنہ تمہارے
درمیان مین اوٹھے گا ــــ

صفحہ ۹۳ اکتاب مذکور

اور خبر مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ نے مصعب بن عمیر کی لاش پر
کھڑے ہوکر آیہ کریمہ من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ الایہ اور دعا
اللہم ان عبدک و نبیک لشہد ان ہولاء شہداء پڑھ کر فرمایا کہ آؤ اور شہداء
احد پر سلام پڑھو کہ جبتک آسمان و زمین قایم ہے جو شخص ان پر سلام پڑھیگا
اوسکو یہ جواب سلام دینگے پھر اور جگہ دوسرے شہیدا پر کھڑے ہوکر فرمایا
یہ مرے اصحاب ہین ان پر قیامت کے دن گواہی دونگا حضرت ابوبکر صدیق
نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم آپکے اصحاب نہین ہین فرمایا کیون نہین ہو
لیکن مین نہین جانتا کہ تم بعد میرے کیا کروگے اور یہ لوگ میرے سامنے
جیسی حضرت دنیا سے گئے ہین ــــ اب ارباب بصیرت و اصحاب خبرت نفس
جناب سید مہدی علیہ السلام حسب بہا و ہیر لحاظ فرماوین کہ ذرہ عسا موقع دیکھکر کسقدر

جرأت کی ہے اور اپنے سمجھ مین زمین کو آسمان کر دیا ہی جناب سید الساجدین
علیہم السلام نے اونہین اصحاب کے واسطے دعا فرمائے کہ جن کے فرار مقدسہ
پر جناب رسول خدا نے سلام پڑہا نہ اون لوگون کے لئے بددعا کہ جنہون نے
اون حضرت کو ستایا اور دکھہ دیا اور ہتاک حرمت کی اور خانہ امامت کو
برباد کیا بلکہ اونکے حق مین صحیفہ کاملہ مین یہ فرمایا ہے اللهم العن اعدائهم من الاولين
والاخرين ومن رضي بفعالهم واشياعهم واتباعهم — دیکھیے دعاء روز عید الضحی
اور جمعہ اور اگر کتاب جذب القلوب کے عبارت پر تسلی نہو تو اصل حدیث بھی
نذر ہین — خرج الشيخان عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم انا فرطكم على الحوض وليرفعن الي رجال منكم حتى اذا اهويت اليهم لاناولهم اختلجوا
دوني فاقول اي رب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك فاقول
سحقا سحقا لمن بدل بعدي وفي اخرى لمسلم عن ابي هريرة قال ترد امتي
على الحوض وانا اذود الناس عنه كما يذود الرجل ابل الرجل عن ابله قالوا يا رسول
الله تعرفنا قال نعم لكم سيما ليست لاحد غيركم تردون علي غرا محجلين من آثار الوضوء
وليصدن عني طائفة منكم فلا يصلون لي فاقول يا رب اصحابي اصحابي فيجيبني ملك
فيقول وهل تدري ما احدثوا بعدك وفي اخرى لها عن حذيفة قال قال
رسول الله ليردن علي حوضي اقوام فيختلجون فاقول اصحابي فيقال انك لا تدري
ما احدثوا بعدك اخرج مالك في موطا عن ابي النضر قال مر النبي صلى الله عليه
واله وسلم بشهداء احد فقال هولاء اشهد عليهم فقال ابو بكر السنا باخوانهم يا رسول
اسلمنا كما اسلموا وجاهدنا كما جاهدوا فقال صلى الله عليه واله وسلم بلى ولكن لا ادري
ما تحدثون بعدي فبكى ابو بكر ثم بكى ثم قال وانا لكائنون بعدك اخرج البخاري
والترمذي عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال جاء رجل من اهل مصر يريد الحج

فراٰی قوماً جلوساً فقال من ہولاء قالوا قریش قال فمن الشیخ فیہم قالوا عبد اللہ
بن عمر فقال یا ابن عمر انی سائلک عن شئی فحدثنی ہل تعلم ان عثمان فر یوم احد
قال نعم ہل تعلم انہ تغیب عن بیعۃ الرضوان فلم یشہدہا قال نعم فقال الرجل اللہ
اکبر ثم ولے فقال ابن عمر تعال ابین لک اما فرارہ یوم احد فاشہد ان اللہ
عفا عنہ قال اللہ تعالے ولقد عفی اللہ عنہم واما تغیبہ عن بدر فانہ کان
تحتہ رقیہ بنت رسول اللہ صلعم وکانت مریضۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم اقم معہا ولک اجر رجل ممن شہد بدرا وسہمہ واما تغیبہ عن بیعۃ الرضوان
فلو کان احد اعز ببطن مکہ من عثمان لبعثہ فبعث النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم عثمان الی
مکہ وکانت بیعۃ الرضوان بعد ما ذہب عثمان فقال صلی اللہ علیہ الہ وسلم بیدہ
الیمنے علی الیسرے قال ہذہ لعثمان وکانت یسرے رسول اللہ صلعم لعثمان
خیراً من ایمانہم لہم ثم قال ابن عمر للرجل اذہب بہا الان معک اخرج البخاری
عن المسیب بن رافع قال لقیت البراء بن عازب فقلت طوبیٰ لک صحبت
رسول اللہ صلعم وبایعتہ تحت الشجرۃ فقال یا ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ

تتمہ صفحہ ۵۷

اہند اشعار حملہ حیدری محمد بعد اس فقرہ کے یہ قول باطل ہے چند دلیلوں سے
کیون جناب والا کیا اب حملہ حیدری نہین سنبھل سکتا جو بھگدر پڑی اور حملہ سے
گریز ہے مولانا آپ اپنے قول مندرجہ صفحہ ۱۱۹ کے خلاف کرتے ہین اور جو کچھ صاحب حملہ نے
لکہا سب کو کیون نہین مانتے اور کیون ابطال پر توجہ ہے —

ایضاً بعد ۲ سطر اس فقرہ کے ایمان لائیو لا نہین کہتے

یہ تو آپ کہین شیعہ تو یہ نہین کہتے کہ بڑے خلیفہ نے چھوٹی عمر سے نبوت کے
تصدیق کی تھی مگر یہ البتہ کہتے ہین کہ اوسے تصدیق ہین اپنی بھلائی دنیوی بھی

سوچ لی تھی اور با ایمان اور بے ایمان کے پرکھنے کی کسوٹی او سوقت حاضر ہوئی
جب اونکو خلافت پونہچی مصرع گر بدولت بر سی سست نگردی بر وسے ✦

تتمہ صفحہ ۷۷

پانچوین دلیل ساتوین سطر کے اس فقرہ کے بعد فرض کیا جاوے تو تمام مہاجرین
وانصار اب تو مولانا ہار کے دوسرا گیت گانے لگے جسکو اصل بحث سے تعلق
نہین ہے اور ابوبکر کے ساتھ دوسرونکو بھی سان نے لگے لہذا ہمکو ضرور نہین ہے
کہ سوائے اسکے کچھ اور کہین کہ خلیفہ جی اوس حدیث مین داخل ہین جسکو ہم صفحہ ۶۸
کے حاشیہ مین پیش کر چکے —

صفحہ ۸۱

بعد ان اشعار کے ـــ امداد یارے کہ من مینخواستم ✦ راست شد کارے کہ
من مینخواستم ✦ واس فقرہ کے مین اور ہوی کو خوب ماربیٹ کے —
این آگئے تو یہ اشداء علے الکفار ہونے والے ہین مگر ابھی اشداء علی المسلمین
واشداء علے القربے ہورہے ہین پھر جب رتبہ تشدد کفار کے پایہ پر پونہچیگی
تو سنہ سے شدت ہوگی مگر جب تلوار چکے گی تو ہر جگہ پیٹھ دکھلائینگے —
ذرہ تاریخ اتم کوفی سے ملاحظہ ہو کہ جب آپنے عہد خلافت مین ابولولو کو حکم
سنایا اور عین ممبر پر ابولولو نے انکھین دکھائین تو سنبھلے خلیفہ صاحب کے شدت
کیسی کافور ہوئے اور کیسی حالت ہوئی تھی —

صفحہ ۸۵

بعد ا[illegible] کیفیت ایمان اور دن عمر بن خطاب — بھلا آپ
چیر[illegible] ہوئی اور تکرار ناحق سے فائدہ ہاں صاحب ہاں حملہ حیدری تین آپ
لکھا ہے اور منجملہ خلیفہ تین ہی مسلمان ہوئے بہن کو مارا بہنوئی کو ٹھوکا

مگر مرے کیسے اسکی توخبر لیجیئے اور جو باتین بنانا ہے وہان کے واسطہ رکھہ
چھوڑئے ذرہ اسپر بھی تو لحاظ ہو کہ میان شیطان کیونکر معلم الملکوت ہوے
تھے اور پھر کیسے ملعون ٹھیرے آن ابتدا این انتہا اہل جور—

تتمہ صفحہ ۹۴

کیا خوب کیا خوب عشاق صدیق اکبر اور فاروق اعظم کا غلغلہ اس سخن سازی
اور چرب زبانی مصنف پر مجھے تو عجب نہین مگر جو سمجھنے والے ہین وہ بخوبے
سمجھہ لینگے کہ دعا جناب سید الساجدین ع کو خواہ مخواہ بڑے اور منجھلے خلیفہ جی
کے حق مین قرار دیکر اونکی سر گذشت بیان کرکے دل خوش کرلیا ہے مگر مجھکو
سخت حیرت ہے کہ چھوٹے خلیفہ جی کیون اوس مناجات سے چھوڑ دی گئی کیا
اونکے ایمان مین کچھہ کسر تھی جو خامۂ مصنف سے عثمان بن عفان کا نام نہ نکلا نکلا
موقع تو اچھا تھا معاویہ طلحہ زبیر اور جو جو باقی رہگئے سب کو اسی جگہہ گنا یا ہوتا
مگر معلوم ہوتا ہے کہ کچھہ لم ضرور ہے ورنہ جب خصوصا مناجات کو بھی خلفاء
ثلاثہ عالمد کے تھے تو بچارے عثمان کا نام کیون چھوٹا— ہمکو کچھہ ضرورت نہین ہے
کہ ہم بڑے اور منجھلے خلیفہ کے ایمان لانے اور مسلمان ہونے مین بحث کرین
اور مصنف کیطرح کاغذ اور قلم اور سیاہی کا خون کرکے اپنی اوقات کو ضایع
کرین اور ابتداہی کو شاذ دین ہمکو تو بحکم اول باخر نسبتے دارد گفتگو اونکی خاتمہ
پر ہے سو ابتک مولوی مہدی علیخانصاحب نے دونو کے باایمان مرنے پر
بحث نہین کی اور غور نہین فرمایا کہ حوض کوثر پر جناب سول خدا اٹھنے دینگے
یا نہین — مولویصاحب اچھی طرح مطمئن رہین کہ وہ ونہین اصحاب انکے تابع
ہین کہ جنکے ارتداد کے وہ خود اور جنکے ہم قائل ہین اور یقین فرماوین کہ وہ
ہرگز اون صحابہ کے تابعین مین نہین جنکے لئے امام برحق نے دعا فرمائی تھی

مولویصاحب کی غرض پر میری عرض ہے کہ جو شخص عقل ور ایمان رکھتا ہو او سے
لازم ہے کہ پہلے دیکھے کہ حضرت فاطمہ صلوۃ اللہ علیہا نے جسکو کوسا ہو جیسے
نہ بولے ہون جسکو اپنے جنازہ پر آنے کو منع کیا ہو اونکے حق مین دعا دن
حضرت کے پوتے جناب امام زین العابدین علیہ السلام فرمائینگے اور پھر امام کے
دعا کی الفاظ پر غور کرے اور بعدہ شیعون کے عقیدہ پر غور کرے اور بہت
انصاف کرے کہ امام کے قول کے مطابق صحابہ پر حق کو شیعہ کہانتک
معز ز رکھتے اور اونکی پیروی کرتے ہین اور دیکھ لے کہ سنی حق پر ہین یا شیعہ
تیسری شہادت — اگر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کا ارشاد ثابت بھی
ہو تاہم خود اون الفاظ کو صدق دل سے کہتے ہین جنکو مصنف نے لکھا ہے
اور پھر بھی کچھ فائدہ اون اصحاب کو رسولخدا کے اون الفاظ سے نہین ہوتا
جو بے ایمان ہو کر مرے اور جنھون نے فتنہ اور فساد امت رسول برحق
مین اوٹھایا اور ایک راہ کے چلنے والون کو بہتر یک ندیون مین بھٹکایا۔

چوتھی شہادت

مصنف نے ناحق سر شغرن کی اور اپنی اوقات ضایع کی بے شک جو رسولخدا کے
اون اصحاب سے کہ جنھون نے فتنہ اور فساد پیدا نہین کیا دشمنی رکھی وہ مستوجب
عذاب ہے اور جو دوستی رکھی وہ مستحق ثواب ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے
اور عداوت ہمکو صرف اونسے ہے جو بوجہ بغض و عناد در فتنہ و فساد
گروہ صحابہ سے خارج اور اعداء محمد صلے اللہ علیہ واله وسلم مین داخل ہوئے
اور جنکی شان مین جناب رسولخدا نے وہ حدیث ارشاد کین جو صفحہ ۶۸ کے
متعلق ہم لکھ آئے ہین اگر کسیکو سیر اوس مقام کے پڑہنے سے نہوئی ہو تو پھر
پڑھ لے جو حوض کوثر سے نکالے جائینگے اونسے ہم ابھی سی نافر ہین اور مستوجب

رحمت وغفران انیر د سنان ہونگے اور وہ تو ایسے بھیا ہین کہ جبتک حوض کوثر سے
نہ نکالے جاینگے اپنے کو صحابہ مین داخل ہی سمجھین گے حوض کوثر پر پہلے ہی پڑینگے —

صفحہ ۹۰ پانچوین شہادت

جو تہمت کذب افترا ہے ہرگز ہرگز سچ نہین ہے کہ کوئی شیعہ قائل ہو کہ رسول خدا نے
ابو بکر اور عمر اور عثمان کو سمع اور بصر اور فواد فرمایا ہے — رہا یہ کہ کتب
مذہب حقہ مین یہ مضمون جو درج ہے سو یہ کوئی دلیل نہین ہے کہ سچ سمجھ کر اوسکو
اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اگر ہم ایسے مقام پر لکھین کہ ہندو کہتے ہین برہما بشن
مہیس اور عیسائی کہتے ہین خدا اور مسیح اور روح القدس یہ تینون خدا ہین
اور پھر خدا خدا واحد ہے اور پھر ہم کہین کہ یہ صرف اونکا کہنا ہے کہنا ہے خود
اونکی کتابون مین اسکا وجود نہین ہے بلکہ اصل اسکی یہ ہے کہ حضرت مسیح نے یہ فرمایا
تھا کہ مین خدا سے ہون اور خدا مجھسے اور روح القدس مجھ مین ہے
اور اسکا مطلب یہ تھا کہ خدا نے مجھے پیدا کیا اور جب اوسنے مجھے پیدا کیا
تو وہ مجھسے جدا کیونکر ہے اور روح القدس نے اسرار الٰہی پر مجھے خبردار کیا ہے
سو وہ مجھ مین ہے تو اس لکھنے سے کوئی یہ معنے لگا سکے گا کہ مین قائل ہون
تثلیث کا مسئلہ صحیح ہے کبھی نہین یہی حال اس شہادت کا ہے کتب حقہ مین
اگر اپنے مقام پر یہ بیان کیا گیا کہ فضیلت ابو بکر اور عمر اور عثمان مین کہا جاتا ہے
کہ امام موسی رضا علیہ السلام نے ایسا ارشاد فرمایا کہ جناب رسول خدا نے ابو بکر کو
سمع سے اور عمر کو بصر سے اور عثمان کو دل سے نسبت دی ہے اور پھر یہ حجت
کی گئی کہ اگر ایسا کہا ہے ہوتا تو اوسکی مراد یہ ہوتی تو یہ [illegible] تا کہ شیعونکے
مانے ہوئے یہ حدیث ہے اور امام موسی رضا ع نے اوسکی تصدیق فرمائی ہے
اصل یہ ہے کہ جسطرح انا مدینۃ العلم وعلی بابہا جناب رسول خدا نے فرمایا تھا

سمنون نے فضائل خلفاء ثابت کرنیکو بڑھا دیا کہ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا وعمر لجدارہا وعثمان سقفہا اسیطرح یہ بھی حدیث گڑھی گئی ہے — اب ایک خط مولوی صفدر علی کا اس مقام پر ہم پیش کرتے ہین ملاحظہ ہو — نقل خط کہ وہ اصل ہے — مخدومی مکرمی جناب منشئ سید غلام حیدر صاحب سلمہ اللہ العالی بعد سلام نیاز و التیام واضح راے سامی ہو کہ عنایت نامہ عرض ہوا کہ پونہچکر موجب مشکوری ہوا ارسال جواب مین کچھ توقف ہوا بجہت کثرت مشاغل معاف فرمائینگا آپ نے ابنیت خدا و ناسوع مسیح و ذات روح القدس کے نسبت استفسار فرمایا اور یہ بھی ارقام ہوا کہ یہ استفسار بنظر تحقیق ہے نہ بنظر بحث و تکرار پس اے مخدوم آپکو واضح ہو کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے ایک استفسار کیا اور بہت ممنون ہونگا کہ جو کوئی امر آپ تحقیق کیا چاہین مذہب مسیحی مین تمام کرین کیونکہ ہم لوگ آرزو رکھتے ہین اور خدا سے چاہتے ہین کہ لوگ متوجہ ہون اور دریافت فرماوین اظہار حق الامر ہر شخص پر بہیر واجب و رفرض ہے خصوصاً جو لوگ سلیم الطبع و حق جو ہین انکی خدمت مین التماس کرنا نہایت ضرور آپ کسی نوع کسی امر کے دریافت فرمانے مین تامل نکرین جسقدر مجھے معلوم ہوگا عرض کرونگا اب مین جواب استفسار عرض کرتا ہون بقدر حاجت اگر زیادہ صراحت اسباب مین مطلوب ہو عرض کرنیکو حاضر ہون واضح ہو کہ خدا واحد پر اعتقاد کلی رکھتے ہین اور وحدانیت ذات الٰہی اصول ایمانیہ مذہب مسیحی سے ہے یعنی جو شخص کہ خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لا شریک نہین جانتا ہو وہ مسیحی نہین تمام کتاب مقدس مین جا بجا مرقوم ہے کہ خداوند ہمارا خدا خدائی واحد ہے مگر بموجب کتاب موصوف کے توحید ذات الٰہی بہ تثلیث کے ساتھ بیان ہوئے اس مضمون سے کہ ذات واحد مین تین اقنوم ہین جو خدا ہین جو انجیل مین آب و ابن و روح القدس سے موسوم ہوئی اب سے مراد ذات مطلق

وہ غیب جو سب چیزونکا باعث اور تمام مخلوقات کا علت اور سارے
نعمتون اور رحمتون اور سعادتون کا قاسم ہے۔ ابن سے مراد علم ازلی
اور کلمۃ اللہ جسکے وسیلہ ذات غیب و مستتر ظاہر و عیان و موجود ہوئی
اور ساری نعمتین اور رحمتین اور سعادتین اسیکی وسیلہ بندون کو پہونچتے ہین
ایسا کہ نہ فقط عالمہائے بیشمار اوسکے ذریعہ پیدا ہوے اور اوسیکے
وسیلہ سے سبکے حفاظت و پرورش ہوتی ہے بلکہ اوسیکی وساطت سے
بندونکی معصیت و نافرمانی معاف ہوتی اور عذاب جہنم سے رستگاری پاتی
اور نجات ابدی و حیات سرمدی عطا ہوتی ہے روح القدس سے مراد
روح اللہ ہے جو منور کنندہ و تسلی و اطمینان دہندہ اور ہدایت و رہنمائی
کنندہ بندگان اور پاکی و نیکی بخشندہ و منور کنندہ قلوب مومنان ہے اوسیکے
ذریعہ معرفت الہی و خداشناسی و طریق ہدایت آدمی حاصل کرتا ہے —
ہر چند ان تینون مین امتیاز حقیقی ہے پر نہ اس مضمون اور مطلب سے
کہ گویا تین ذات یا تین خدا ہین ہرگز نہین بلکہ خدا ہے وحدہ لاشریک ہے
اسطورکہ توحید الہی معدوم نہین ہوتی ہے — باقی رہا یہ کہ اسکا ثبوت کیا ہے
کہ باوجودیکہ تین اقنوم ہین پھر بھی ذات کی توحید معدوم نہین ہوتی ہے
بلکہ بدستور باقی رہتی ہے — اسکا ادراک قوت اور طاقت بشری سے
ناممکن ہے و خارج از حیز عقل محدود و قاصر ہے اسواسطے کہ تثلیث فی التوحید
و توحید فی التثلیث متعلق ماہیت ذات الہی کے اسرار مین سے ہے اور
عقل انسانی محدود و قاصر ہے اوس سے ناممکن ہے کہ ذات مطلق و غیب و لاانتہا
غیر محدود کو درک کرسکے اور اسرار اور کنہ ماہیت الہی کو بیان کرسکے
اوسکی ذات نہ مثل ذات موجودات ہے اور نہ اوسکی ہستی مثل ہماری

هستی کے ہے تمام انسانونکی عقل اسی مقام پر حیران پریشان ہے ہر چند اثر سے
موثر کو اور سبب سے مسبب کو جانتے اور مانتے ہین مگر کوئی شخص نہین کہ جسکو
دعوے ادراک ماہیت ذات الہی کا کیا ہو پس کسطور عقل کہہ سکتی ہے
کہ تثلیث اوسکی ذات واحد مین ممکن ہے یا ناممکن ہے۔ الغرض ذات الہی کی
توحید فے التثلیث و تثلیث فے التوحید نہ عقل سے ثابت ہوتی ہے اور
نہ باطل ٹھہر سکتی ہے۔ البتہ جس حالت مین کہ کتاب مقدس کا من جانب اللہ
اور کلام الہی ہونا بدلائل یقینیہ و براہین قطعیہ ثابت و محقق ہے پس اوسمین
ایسا ہی مذکور ہوا جیسا اوپر لکھا گیا لہذا جس باب مین عقل انسان عاجز ہے
اور حکم اثبات و ابطال کا نہین دے سکتے ہے ہمکو اوسی پر ایمان لانا واجب
و فرض جو کلام الہی ہے فے الواقع ہے جسکا کلام اللہ ہونا سب طرح سے
یقینا معلوم و متیقن ہے ــــ پس معلوم ہوا کہ اوسے اقنوم ثانے
یعنے ابن نے اون وعدون کے بموجب اور اون بشارتون کے
موافق جو ابتداء عالم سے متواتر و متوالی معرفت آدم و ابراہیم و یعقوب
و اسحاق و داؤد و سلیمان و اشعیا و یرمیا و دانیال و زکریا وغیرہ انبیاء
کرام کے خدا تعالے نے بار بار بنی آدم سے کی تہین اور صدہا پیشین گوئیان
اور پیشخبریان اسکا بین اونہین انبیا کی زبانے فرمائی تہین چنانچہ آجتک
موافقین و مخالفین کے پاس موجود ہین وقت معین و مقام معین و حالت
و طور مقرر و متیقن مین جسم اطہر انسانی کو مشرف فرمایا جیسا وہ ازراہ روح
ازلی و ابدی وبے ابتداء و انتہا و جامع جمیع صفات کاملہ تہا اور ہے اور
رہیگا جسکا ثبوت کامل ہر نوع تحقیق سے ہے اسی طور از راہ جسم
انسان کامل بہی ہو کر بطن اطہر کوارے مریم سے پیدا ہوا اور تمام شرایع

واحکامات مقدسہ کو جنکے تعمیل انسانون پر فرض تھے اور نہ تکمیل کو پہنچا
پنطوس پیلاطوس کی حکومت مین دکھ اوٹھایا صلیب پر کھینچا گیا مرگیا
اور دفن ہوا اور عالم ارواح مین جا اوترا تیسرے دن مردون مین سے جی اوٹھا
اور آسمان پر عروج کیا خدا اب قادر مطلق کے دہنی بیٹھا ہے جہان سے بروز
قیامت زندون اور مردون کا انصاف کرنے جلال وعظمت کے ساتھ پھر
آوے گا۔ جیسا کہ یہ سب حالات خدا تعالے نے انبیاء کرام کی معرفت
بیان فرمائے تھے اور حواریون نے اسکی ایسی شہادت دی جسکے قبول کرنے بغیر
کسیکو چارہ نہین ہے۔ وہی خداوند نجات بخش یسوع مسیح ہے جسکا نام یسوع یعنے
نجات دہندہ بحکم الٰہی بوقت پیدایش رکھا گیا تھا۔ ان سب باتون کی
شہادت و دلیل جسقدر مطلوب ہو ممکن ہے پس واضح ہو کہ مسیحی جو خداوند یسوع
مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہین نہ مجازی اور جسمانی سے مراد ہے بلکہ حقیقی اور
روحانی معنے سے یعنے کہ وہ کاشف ومظہر ذات اور کلمہ ازلی ہے۔
بیٹے سے مراد ہرگز ہرگز یہ نہین جیسے انسان کا بیٹا ہوتا ہے اگر ایسا کوئی
سمجھے وہ ایماندار نہین بلکہ کافر ہے۔ بلکہ جیسا ارشاد کلام مقدس سے مفہوم
ہوتا ہے ازلی وابدی روحانی بیٹا ہے جو ذات وصفات وجلال مین مساوی
وبرابر آپ کے اور متحد ہے۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ وہ اتحاد و یکتائی
جو ذات خداوند مسیح کو ذات الٰہی کے ساتھ ہے اس دنیا مین کوئی شئے
نہین کہ جسکے ساتھ تشبیہ ہوتی یا کوئی خیال کر لیتا اوسکی مثال ونظیر اس
عالم مین نہین ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا کہ باوجود امتیاز حقیقی کے پھر بھی
ایک ہے ذات ہے۔ لیکن سب سے اعلی وعمدہ اتحاد ویکجہتی ویکتائی اس
دنیا مین باپ اور بیٹے مین ہوتی ہے اوس سے بڑھ کر کسی دو شخصون مین

ایسا اتحاد و یگانگی نہین اسی غرض سے بطور مشابہت ابن و آب کے نام سے ملقب ہوے تاکہ ہر چند اوس حقیقی اتحاد و یگانگی کو اس جہان مین کماہی نہین پہچانتے ہین مگر اس اتحاد و یگانگی آب و ابن کو خیال کر کے اوس حقیقتے کو قیاس کرین — مسیح کے دنیا مین آنیکا مقصد اور مطلب عمدہ اور بڑا یہ تھا کہ جب آدم اور بنی آدم گنہگار ہوے اور خدا کے نافرمان اور اپنے مالک سے باغی ہوگئے جبکا کسی طور گناہ سے پرہیز کرنا اور خیر محض کی تعمیل کرنا محال ہوگیا پس خداے قدوس سبحان کی عدالت کامل کے روبرو ایک شخص بھی لایق بخشایش نہ تھا بلکہ عذاب ابدی کا مستحق ہوا اوسکی امرزش ناممکن و محال ہوے کہ اوسکی عدالت کامل ہے ناقص نہین — مگر جیسے اوسکی عدالت کامل ہے ویسی ہی اوسکی رحمت بےپایان و کامل ہے نہ اوسکی ایسی عدالت ہے جو خالی از رحمت ہو اسیطور اوسکی ایسی رحمت ہے کہ خالی از نصفت و عدالت ہے لہذا بمقتضاے تکمیل رحمت و عدالت خداوند مسیح نے جسم اطہر کو مشرف فرمایا اور انسانیت کو قبول کر کے ہم گنہگارونکی عیوض اطاعت و بندگی کر کے ہمارے واسطے راستبازی و ثواب حاصل کئے اور اپنے تئین ہم گنہگارونکے بدلے قربان اور فدیہ مین دیکر اسطرح سے تمام ایمان لانے والون کے لئے شافع و نجات دہندہ ہوا اس وجہ سے ظہور مسیح سے خدا کے تقدس و عدالت و محبت و رحمت نہایت درجہ تک بندون پر ظاہر عیان ہوے اگر جناب پر بار نہو تو میرے آرزو ہے کہ آپ کتاب مقدس کا مطالعہ فرماوین خصوصًا انجیل کا اگر وہان نہو ا[illegible] یہان سے روانہ کرے — اسکے بعد اپنے خلافت خلفا مین استفسار کیا ہے ہر چند بقول جناب اب مجھے ان امور سے سروکار نہین رہا — مگر حسب الارشاد جسقدر اسوقت فرصت پاتا ہون

اور خود جانتا ہون بلا رد و رعایت احدی مختصر عرض کرتا ہون ــ اسمین کچھ
شک نہین کہ علی بن ابیطالب کے روبرو کسی دوسرے شخص کا رتبہ نہ تھا
کہ خلافت کا مستحق شمار کیا جاوے ــ اسباب ہین اگر ہم دریافت اون
روایات کی صحت اور اصلیت کے جانب ملتفت ہون جو اہل تشیع
اثبات خلافت بلا واسطہ علیؑ مین پیش کرتے ہین بلکہ اونسے قطع نظر کرکے
محض انہین احادیث اور روایات کو بانصاف دیکھین جو صحاح ستہ یا دیگر
کتب سیر مین ابتک باقی ہین اور جو اہل السنن کے نزدیک معتبر ہین ــ
وہی ہمارے اس دعوے کی صداقت کے واسطے کافی شہادت دیتے ہین
اول وہ احادیث جو فضائل مناقب علیؑ صاحب مین محمدؐ صاحب نے
بکثرت بیان کین بمقامات و حالات و ازمنہ مختلفہ جنکا مطلب و مدعا ایک
بچہ بھی جان سکتا ہے کہ بلاشبہہ محمد صاحب کا ارادہ تھا کہ سب صحابی خود کچھ
قدر اور مرتبہ علی صاحب کا جان جاوین اور میرے مرضی جان لین کہ بعد
میرے وہی خلیفہ ہون ــ بھلا کون شخص ہے کہ جسکے حق مین یہ کہا کہ انت
منے بمنزلۃ ہارون من موسے الا انہ لا نبی بعدے جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم
دونون مین بالاتفاق لکھا ہے وہ تو خلیفہ ہو اور ابو بکر ہو ــ مین جانتا ہون
کہ یہ حدیث اس باب مین اتنی کامل ہے کہ اگر محمد صاحب ایسا کہتے کہ میرے
بعد علی خلیفہ ہون) تو اوسکو بھی کچھ مناسبت ہوتے ــ باقی رہا ہے یہ عذرات
کہ ہارون تو موسی کے روبرو مرگئے تھے یہ محض بناوٹ کی بات ہے
اور پردہ ڈالنا ہے حق پر ایسا تو دنیا مین کوئی تشبیہ نہین کہ مشبہ اور مشبہ
بہ ہر باب مین متحد اور موافق ہون ــ اگر کسیکی چہرہ کو کہین کہ چاند سا ہے
تو اوسسے مراد یہ نہین ہوتی کہ ویسا ہی گول و تنا ہی بڑا اور ویسا ہی کلف دا

اور سب طرح بلکہ تشبیہ جس باب مین ہوتی ہے اوسی امر مین مناسبت دیکھی جاتی ہے پس اس حدیث مین صاف صاف تشبیہ نیابت کی ہے کہ جیسے موسی کے نائب اور قایم مقام ہارون تھے اوسیطرح علی صاحب محمد صاحب کے نائب ہونگے اور پھر لفظ بعدی سے کتنا یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ بعد محمد صاحب کے علی نائب ہونگے الا یہ کہ وہ نبی نہونگے وگرنہ سب طرح امر خلافت کے مستحق ہین۔ پھر اسکے سوا جو جو حدیثین دربارہ یکتائی ویکجہتی منقول ہین اونسے بھی صاف صاف ظاہر ہے کہ گویا محمد صاحب اور علی صاحب ایک روح دو قالب تھے اور کسیکو ایسا اتحاد اور محبت اور یگانگی نہ تھی۔ اور منظور ایسے امور کے بیان سے کیا تھا یہ کہ لوگ ارادہ اور منشاء محمد صاحب سے واقف ہوجاوین مگر کون سنتا تھا۔ دویم محمد صاحب کے وہ روایات جو حال مرض الموت مین مسطور ہین جبکہ ابو بکر کو نماز پڑہانے کو بلایا۔ اوس سب حال کے پڑہنے سے بھی صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ بیشک محمد صاحب کا ارادہ علی صاحب کا نائب بنانا منظور تھا اور یہ بات لوگون کو معلوم بھی تھی مگر اسکے ساتھ یہ بھی ضرور دریافت ہوتا ہے کہ برعایت عایشہ صاحبہ اظہار الی الاعلان نکیا بلکہ ابو بکر کو امام بنایا۔ اس سب حال سے یہ بھی دریافت ہوتا ہے کہ اسوقت تک امر و ابراسی مین تھا کہ علی صاحب خلیفہ ہون یا ابو بکر۔ سیوم معاملہ قرطاس سے بھی دریافت ہوتا ہے کہ گو محدثین نے اس قصہ کو مختصر لکھا ہے اور چاہئے اوس تحریر کو جو محمد صاحب کرنا چاہتے تھے اخراج یہود اور نصارے کا مدینہ سے مراد بتلاؤ مگر وہ کسیطور درست نہین ہوسکتی ہے کہ ایسی جزوی اور چھوٹی باتون کے واسطے تحریر ہو۔ شرایع الاسلام اور احکام ضروری وغیرہ کے لئے تو ممانعت تحریر ہو۔ اور ایسی جزوی باتون کے واسطے اس لفظ کے ساتھ کہ کہین تم میرے بعد گمراہ ہو جاؤ۔ حکم تحریر ہو۔ اور پھر شور و شغب اور لوگونکا

جھگڑا اور فساد اس تحریر کے واسطے ہووے۔ اور پھر یہ کہ صحابی کہین کہ بیماری کا کرب زیادہ ہے اور ہزیان بکتا ہے۔ اور یہ مرد تھوڑی دیر مین گذر جائے گا ہرگز وہم مین بھی نہین آسکتا ہے کہ مراد اوس تحریر سے ایسی چھوٹی باتین تھین بلکہ جب وہ تحریر ناموافق طبع عمر و خیر خواہان ابو بکر و عمر کے تھے جنہون نے روکا۔ اور کلام نالایق اوس شخص کی نسبت کہا کہ جسکو وہ رسول جانتے تھے اور اوس سے پہلے بھی امر خلافت ہے کے باب مین گفتگو و اصرار و طعنہ و کنایہ ہوا ضرور وہی معاملہ خلافت علی صاحب کا تھا اور ضرور محمد صاحب کا ارادہ خلافت علیؑ کا تھا اور عایشہ اور عمر وغیرہ بہت سے صحابی اس سے ناراض تھے۔ پنجم موت محمد صاحب کے بعد کے حالات کے ملاحظہ سے بھی بخوبی تمام واضح ہے کہ ابو بکر اور عمر اور بہت سے صحابیون نے جو کچھ کہا اور کیا ہرگز ہرگز کوئی ایماندار بلکہ بھلا مانس جو ظاہرداری ہے کا ہو ایسا نکرے گا۔ جو جو معاملات اور مشاجرات اور دنگی اور فساد ان لوگون نے بطمع دنیا کے اوس سے کیا خیال کیا جاوے کہ ہرگز ہرگز کبھی کوئی شخص جو محمد صاحب کو نبی جانتا ہو ایسا نہین کر سکتا ہے مگر علی صاحب نے اسوقت بہت کچھ صبر کیا اور تحمل اور برداشت کے تو اسوجہ سے بھی وہ لایق خلافت تھے نہ کہ یہ لوگ۔ چہارم اور صحابیون یعنی خلفا کے حالات اور علی صاحب کے حالات کے ملاحظہ سے بھی جو محمد صاحب کے وقت یا اونکے بعد ہوے عبادات مین یا معاملات مین انسے بھی واضح ہے کہ تقلید اور اتباع اسلام و فرمانبرداری محمد صاحب کے اِن سب امرون مین کسی صحابی کو رتبہ نہین کہ علی صاحب کے پاسنگ بھی شمار کیا جاوے اور اگر سچ سچ طور پر دیکھو تو ان سب مین ایک یہی انسان تھے سو اسوجہ سے بھی خلافت اونکی شایان تھی۔ پنجم اگر لایق وجوہات دیکھین علی ابی طالب کے سلوک پرورش و حفاظت اور ہر گونہ خاطر داری او

محبت و رافت و خیر خواہی مین محمد صاحب کے ساتھ بکثرت تمام ہوئے اور پھر علی صاحب کے جانفشانی اور محبت اسکی علاوہ بھائی اور پھر داماد رشید اسکے سوا فاطمہ صاحبہ کے حالات اور اونکے نسبت جو کچھ محمد صاحب نے فرمایا۔ جنکے یہ شوہر تھے۔ اسکے علاوہ حسنین کے باب مین جو کچھ فرمایا اور جیسا ان سب باتون کے غور کرنے سے مدعا اور مطلب نکلتا ہے اون سب سے بھی بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ بلا ریب علی صاحب مستحق خلافت تھے اور کوئی نہین۔ باقی رہا اہل سنن نے جو وجوہات خلافت بیان کے مین وہ بالکل سن بھی تی اور ایکسا طرفی معاملہ ہے تفصیل اوسکی اس جگہ دشوار ہے مگر اون وجوہات کو ان سب وجوہات کے ساتھ ملاکر دیکھنا اور غور کرنا ضرور ہے۔ ہان البتہ دو بات ضرور قابل عرض ہین۔ اول یہ کہ انتظام سلطنت اور بندوبست اور جہاد و قتل غیر مذہبون کا جیسا دونون اول خلیفون نے کیا نہ عثمان صاحب سے ہوا نہ علی صاحب سے بلکہ علی صاحب کے وقت مین بہت کچھ بربادی اور تباہی ہوگئی اور امر خلافت انسے نہ سمبھلا اگرچہ بعض مجاری حالات ایسے بھی ضرور تھے کہ امر خلافت اسوقت بہ نسبت خلفاء اول کی مشکل بھی تھا۔ دویم یہ کہ یہی ابوبکر اور عمر اور عثمان اور معاویہ و عشرہ مبشرہ وغیرہ بہت سے صحابی تھے جنکے دلون کے حال اونکے چال و چلن سے صاف ظاہر تھے خصوصاً بعد فوت ہونے محمد صاحب کے بخوبی تمام ظاہر ہوگئے کہ جو کوئی ذرہ بھی غور سے دیکھے معلوم کریگا کہ یہ لوگ مطلق ایماندار نہ تھے محض دنیا کا لالچ تھا ایسے ایسے کام کئے کہ اونکا ذکر فضول ہے مگر ایسے ہی لوگون کے مناقب اور تعریفات کثیر اگرچہ مثل علی صاحب کے نہین مگر بہت کچھ محمد صاحب نے الہام الٰہی کے دعوے سے اور خود بھی فرمائین اسکا نتیجہ آپ بھی نکال سکتے ہین۔ والسلام ۔ جون ۱۸۹۵ء

مولوی صفدر علی صاحب جو کرشچین ہو گئے اور جنکا یہ خط ہے بڑے تہجد گذار اور صاحب پرہیز اور متعصب سنی تھے اور قریب تین برس کے مجسے اونکے مقابلہ خلفاء ثلاثہ مین گفتگو ہوئے اور کبھی اونکے زبان سے بجز فضائل خلفاء کچھ نہ سنا مگر جب وہ کرشچین ہوئے اور تعصب برطرف ہوا تو میرے استفسار پر یہ جواب اونھون نے دیا اب صاحبان انصاف غور فرماوین کہ فضائل خلفاء ثلاثہ مین جو اہتمام کیا جاتا ہے اور اونکے بزرگیون کے ثابت کرنیمین اہتمام مزید ہوتا ہے اوسکا نتیجہ کیا نکلتا ہے ـــ اور ملاحظہ ہو کہ مولوی صفدر علیصاحب نے کیا آخر کو نتیجہ نکالا ہے ـــ افسوس ہزار افسوس نبوت باطل ہوا اسکا غم نہین مگر خلفاء ثلاثہ کے بزرگی نجانے پائے اور نہ جانے پائے ـ مولوی صفدر علی صاحب نے جو بوجہ تعصب مذہب عیسوی جناب رسولخدا پر اعتراض کیا ہے کہ حضرت نے اکثر صحابہ ثلاثہ کے مناقب اور تعریفات کثیر بدعوے الہام الہی کین حالانکہ وہ قابل مناقب اور تعریف نہ تھے سو یہ کوئی اعتراض نہین ہے جناب رسولخدا نے جیسا ظاہر اصحاب ثلاثہ یا دیگر صحابہ کا پایا اوپر اعتبار رہا اونکو سراہا الاجب اونہون نے اپنے انجام تک کے واسطے دریافت کرنا چاہا تو اوسکا بھی جواب دیدیا کہ اگر تم میرے بعد احداث دین مین کروگے یا فتنہ و فساد پیدا کروگے تو مجسے علیحدہ ہو جاؤگے بجنسہ اون احادیث کو ہم اسکے پہلے نذر ناظرین کر چکے کسی عادل کا یہ کام نہین کہ اپنے علم سے بلا ظہور صدور خطا کسیکی سعی ظاہر کو مردود کرے ورنہ ایسا الزام تو معاذ اللہ خدا پر لگ سکتا ہے کہ شیطان کو جسکے نسبت حق تعالےٰ کو علم تھا کہ سرکشی اور سرتابی اور نافرمانی کریگا اور بالآخر تمام بنی آدم کا بہکانے والا ہوگا کیون عزت دی اور اگر اسپر بھی مولوی صفدر علی صاحب کے تسلی نہو تو اعمال

رسولون کے کتاب عہد جدید سے کھول کر باب ۴ نکالین اور آیت ۳۶ پڑھین اور
پھر باب ۱۱- آیت ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - اور نیز باب ۱۳ اور ۱۴ کو پڑھین کہ
یوسیس جسکا رسولون نے برناباس یعنے نصیحت کا بیٹا نام رکھا تھا اور جن
رسولون نے یہ نام دیا تھا وہ سب روح القدس سے معمور تھے اور وہ
برناباس برابر نصیحت اور وعظ کرتا رہا اور سر آمد رسول تھا مگر اب عیسائی
اوس نصیحت کے فرزند کو کیا کہتے ہین اور کیسا ملزم ٹھہراتے ہین جو جواب
مولوی صاحب اپنے اون رسولون کے بچاؤ مین جنہون نے روح القدس سے
معمور ہو کر یوسیس کا نام برناباس رکھا تھا تجویز کرین وہ ہماری طرف سے
بھی جناب رسولخدا کے حفظ کے لئے سمجھین بعد ملاحظہ مرے اس تحریر کے جناب
عمو صاحب قبلہ وکعبہ جناب مولوی سید علی حسن صاحب نے جو ارقام فرمایا وہ یہ ہے
ہین واسطے ملاحظہ ناظرین کے گذارش کرتا ہون وہو ہذا کنز العمل اور طبری
مین تو یہ لکھا ہے کہ ثانی آپکے جب خدمت اول مین واسطہ تجویز کسی امیر کے
بجاے اسامہ کے حسب درخواست انصار کی گئی تو اول یعنے کان رسولخدا
سے ریش کثیف یعنے گھنے ہوے ثانی کے جو آنکھ رسولخدا کی معروض ہوے
ہین پکڑے اور کہا تجھے موت آوے تیری مان ماتم داری کرے یہ
خیال نکیا کہ جب یہ مر سینگے تو نقصان کسکے آنکھ کو پہونچیگا اور یہ روایت
کنز العمال حضرت عباس عم پیغمبر خدا نے غضب کیا اور براہ غضب آپ کے
ثانی کو بلفظ دغض الله بظر انک کہا یعنے خدا تجھے ختنہ گاہ تیرے مان کا کرے
واقع مین یہ فقرہ نہے مناسبت آنکھ کے ساتھ کچھ کہتا ہے مشہور ہے
کہ اول ما خبر نسبی دار و اب ثالث کا حال سنئے جو دل قرار دے جاتے
ہین کہ جنگ احد مین منجملہ فارین یہ بھی تھے ثانی تو آپ کے چونکہ آپ کے

نزدیک بمنزلہ بصر جناب پیغمبر تھے پہاڑ پر بھاگ کے چڑھ گئے اور ثالث جو آپ کے بھاگے تو تین دن تک اونکا پتا نہ تھا جب تیسرے دن آئے تو فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم تم بہت دور چلے گئے یعنے گمراہی تمہاری بڑھ گئی کما فی التفسیر الکبیر للرازی اور کتاب شرح وقایہ میں بمقام خمس لکھا ہے کہ حضرت نے اولاد ہاشم و مطلب کو خمس دیا اور اولاد عبد الشمس بزرگ یعنی امیہ کہ او سمین عثمان ہین اور اولاد نوفل کہ اوسمین جبیر بن مطعم تہا خمس ندیا عثمان نے عرض کی کہ اولاد ہاشم کے بارہ مین توہم کلام نہین کرسکتے کہ آپ کی جہت سے اونکو شرف ہے لیکن اولاد مطلب سے توہم کم نہین آپ نے ہمین خمس مین کیون شریک نفرمایا حضرت نے ارشاد کیا اولاد ہاشم اور اولاد مطلب دونون نے میرا ساتھ دیا حال جاہلیت اور اسلام مین اورمجکو نہین چھوڑا اور آپنے انگلیونکو ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کے انگلیونکے درمیان مین داخل فرمایا اور اشارہ کیا کہ اسطرح یہ ہمارے ساتھ رہے فقط اب فرمایئے کہ اگر واقعی صدق قلبی سے کارقلب کرتے اور قلب نیکر تے بھی تو رسولخدا سے کیونکر تین دن تک جدا رہتے نہ تو کان کو ندائے رسولخدا سنائی دے اور نہ آنکھ کو بینائی رسولخدا دکھائی دی اور نہ دل نے صاحب دل کا ساتھ دیا اسکی پرسش روز جزا ان تینوں سے ضرور ہو گے اور اسی لئے آپنے اسکے معنے فرمادے کہ کان سے اور آنکھ سے اور دل سے بروز حشر سوال کیا جائے گا۔

چھٹوین شہادت ۱۰۲

اتہام اور افترا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہرگز بما امانن الی اخرہ نہین فرمایا اور رسالہ اولہ تقیہ مین جو کچھ بیان ہوا وہ اس راہ سے

نہ اگر امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمودہ ہمارا ماما ن کا صحیح سمجھ کر اہلسنت نے
دلیل لی ہے تو پوری عبارت کو کام مین لائین یہ قرار کسی کا نہین ہے کہ
امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوبکر اور عمر کو امام اور عادل اور منصف
قبول کیا تھا ہر محل اور موقع کو پہلے دیکھنا چاہیئے کہ اصل اس مضمون کی
کیا ہے اور اہل تشیع نے کس موقع پر اور کس سے اس مضمون کو نقل کیا ہے
اور غتربود کرنا دوسرا امر ہی بھلا ہو سکتا ہے کہ صاف صاف اور صریح
امام جعفر صادق علیہ السلام ابوبکر اور عمر کو عادل فرماتے پھر اہل تشیع
جو پیرو ادحضرت کے ہین اور کہتے ہین سے جعفری باش گر خدا خواہی ہا
ورنہ در ہر طریق گمراہی ہا وہ خلاف کہتے یہ صرف مصنف کی سمجھ کے خوبی ہے
صاحبان انصاف اسکو غور کرین کہ اہل حق نے شاید بضرورت ثبوت
تقیہ اس مضمون کو کتب اہل سنت مین پاکر نقل کیا اور حسب او سپر تعرض
ہوا تو اور بھی ہوئی مگر در اصل کوئی اصل اسکی نہین ہے علم کلام کی کتابونکو
چھوڑ کے کسی کتاب حدیث مین یہ مضمون دکھلایا جاسکے تو البتہ جواب شافی
دیا جاسکتا ہے انشاء اللہ تعالی کبھی کسی حدیث کی کتاب مین یہ مضمون نہین
نکلے گا اور ہمکو جواب دینے کی تکلیف نہو گی —

صفحہ ۱۰۶ اتیسرے دلیل کی تحت

یاد رکھنے گا اور گریز نہ فرمائے گا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ کیا وجہ ہے
کہ کسی عبارت حدیث کا ایک ٹکڑہ لیا جائے اور دوسرا ٹکڑہ غلط ٹھہرایا جائے
جہان جہان آپ بھی پوری عبارت سے گریز کرینگے یہی آپ کی ماننی ہوئی
دلیل آپ کے قائل کرنے کو بس ہوگی —

صفحہ ۱۰۸ ا ساتوین شہادت

ہین زیادہ گفتگو اس شہادت کی بابت مکرر کے صاحبان انصاف سے چاہتاہون
کہ آخر فقرہ عبارت خطبہ کو وہ ملاحظہ کرین یعنے آدمیون کو شاخ در شاخ
راہون مین چھوڑ گیا کہ نہ گمراہ ہدایت پاتا ہے نہ راہ پانے والا یقین حاصل
کرسکتا ہے اور سمجھ لین کہ ایسا شخص قابل تحسین ہے یا نفرین اگر ایسا
شخص جو مسلمانون کا ہادی بنا اور اولجھی ہوئی راہون مین اونکو چھوڑ دی
تاکہ وہ نہ تو ہدایت ہے پاسکین کہ کون سے راہ بہشت مین پونہچنے کی ہی
اور جو بھولے سے کسی راستہ پر آجائے تو بھی اوسکو یقین نہو تاکہ اوس راستہ
پر بلا کھٹکے تیجے قابل انعام بہشت کے ہو تو فبہا ابو بکر کے نسبت سمجھ لین
کہ جناب امیر نے انکو نیک سمجھا اور اوس گمراہ کرنے والے کے لیئے دعا کی
کہ وہ بہشت مین جائے اور جناب امیر ع کو جو مسلمان اور غیر مسلمانون مین
ابتدا سے آجتک ممدوح ہین ملزم ٹھرائین اور اگر جناب امیر علیہ السلام کو
عادل اور ممدوح فضائل بیحد و لا احصا سمجھتے ہین تو جس انعام پانے کا
حضرت نے ابو بکر کو مستحق سمجھا ہے خود تجویز فرمادین اور شروع سے آخر تک
جو مطلب نکال سکین نکال لین مین تو سمجھتا ہون کہ یہ صریح طعن ہے جیسا
مین ایک ظالم کے نسبت کہون کہ مثلاً اورنگ زیب کے حق مین کہ خدا
رحمت کرے اوسپر کہ اوسنے اپنے باپ کو قید کیا تھا بہائیون کو مروا ڈالا
بیٹون کے ساتھ بدسلوکی کے اپنے مذہب کے شیوع ہین اہتمام
بہنو کیا ہندون کے شوالہ تڑوا دے اور آخر کو دین اسلام پر جان دی
اور لوگون اور اپنے خاندان کو ایسے راہون پر چھوڑ گیا کہ سلطنت
تیموریہ برباد ہو جاوے تو سمجھنے والے کیا کہینگے اور کیا مطلب نکالینگے فقط
صفحہ ۱۰۸ سطر دویم متعلق بہ فقرہ اور بدعت کو دور کیا

جناب عموی ام مولوی سید علی حسن صاحب قبلہ نے فرمایا ہے کہ مخلفات متروکات کو
کہتے ہین لہذا یہ معنے ہونگے کہ سنت پیغمبر کو قایم کیا اور چھوڑا بدعت کو

صفحہ ۱۱۵ - اٹھوین شہادت مین متعلق بہ فقرہ کتاب کشف الغمہ

یہ روایت کتاب کشف الغمہ مین کتب احادیث اہل تشیع سے منقول نہین ہے
بلکہ صاحب کشف الغمہ نے ابن جوزی سے کہ مشاہیر علماے اہلسنت سے ہے
اس روایت کو نقل فرمایا ہے بس اس روایت سے کہ جسکی اصل کتب احادیث
امامیہ مین نہین ہے کشف الغمہ مین درج ہونے سے مسلمہ شیعہ نہین ہوسکتے
اسلیئے کہ خود مصنف کشف الغمہ نے لکھدیا ہے کہ مین نے اس کتاب مین اکثر
روایتین اہلسنت کی کتابون سے لکھی ہین علاوہ اسکے راوی بھی روایت مذکور کا
عروہ ابن عبداللہ ہے اور کتب رجال سے ظاہر ہے کہ یہ شخص شیعون کے
راویون مین سے نہین ہے

متعلق صفحہ ۱۱۹ سطر ۵ ۲ فقرہ محض نادانی ہے

دیکھئے حاشیہ - صفحہ ۱۰۶ اکیون مولانا یہ ہی آپ کی دلیل بمقابلہ شیعون کے ہوئی ہے

صفحہ ۱۲۶ اٹھوین شہادت

عقبت جناب مولوی سید مہدی علیخانصاحب نے اپنی اوقات کو ضایع فرمایا ہے
اور اسقدر خامہ فرسائی کے ہے ہرگز ہرگز کتب احادیث مین یہ حدیث
جسکو مولانا نے بڑی دہوم دہام سے ارقام کی ہی نہین ہی رہا یہ کہ جہان پر بحث
اسکی ہوئی کہ چاندی تلوار پر لگانا جائز ہے یا نہین وہان ثبوت جواز مین
یہ حدیث کتب اہلسنت سے لے گئے اور کتب حقہ مین درج ہوئے مراد
صرف یہ تھی کہ تلوار پر چاندی لگانا جائز ہے اور خود سنیون کے یہان یہ
حدیث موجود ہے اور قبول حدیث مین صرف وہان تک اقرار تھا کہ یہ

تلوار پر چاندی لگانا جائز تھا نہ کہ ساری حدیث اور جبکہ سنیون نے یہ دیکھا
کہ یہ حدیث مان لی گئی تو اس خیال کو تو دور کر دیا کہ کس مطلب کے واسطے
مانی گئی تھی لگے ثبوت فضیلت ابو بکر مین پیش کرنے مین پوچھتا ہون کہ ایک
ہنو مان مدعی کھڑا ہو اور یہ دعوے کرے کہ جبل ہمالہ میری مملکت ہے
اور اوسپر مہادیو نے بالجبر قبضہ کر لیا ہے لہذا بیدخل کیا جاوے اور مہادیو
مدعا علیہ جوابدہی کے وقت یہ کہے کہ جبل ہمالیہ ملکیت مدعی نہین ہے اور مدعی کے
باپ کا ایک خط موسومہ عم مدعی پیش کرے اور اوسکی یہ عبارت ہوا پنے
اجداد جب گجرات سے آئے ۔۔ تو مہادیو کے پردادا نے بڑی مہربانی کی
اور ہمکو جبل ہمالیہ پر جگہ دی اور بڑی رعایت کر کے بہت تھوڑا محصول مقرر کیا
مگر مہادیو کے باپ نے وہ رعایت چھوڑ دی ہے اور جو کوئی محصول مانگتا ہے
اور درصورت عدم قبول کہتا ہے کہ پہاڑ چھوڑ دو لہذا تم جلد آؤ ۔ مہادیو کا
باپ معلوم نہین ہوتا کہ اپنے باپ کا اصلی بیٹا ہے اسواسطے اوسنے خلاف
اپنے باپ کے عمل کیا ہے ۔۔۔ اور اس خط کے پیش ہونے پر مدعی مقدمہ ہار جائے
اور قصہ رفع دفع ہو پھر درمیان مہادیو اور اوسکے ایک جدی بھائی کے
یہ دعوی ہو کہ کوہ ہمالیہ ہمارے ملکیت موروثی ہے اور ہمارے مذہب کے
موافق اولاد جائز قبضہ رکھنے کے مستحق ہے مگر اوسپر مہادیو قابض ہو گیا ہے
جو غیر صحیح النسب ہے لہذا وہ بیدخل کیا جائے اور مہادیو کے باپ کے غیر صحیح النسب
ہونے کے ثبوت مین وہی خط پیش کرے جسکو ہنومان کے دعوے کی تردید
مین مہادیو نے پیش کیا تھا اور یہ حجت کرے کہ اس خط کو مہادیو نے سچا
اور صحیح سمجھ کے پیش کیا ہے اور اوسمین صریح لکھا ہے کہ مہادیو کا باپ
حرامی تھا تو اہل انصاف مہادیو کے باپ کو حرامی قرار دینگے اگر نہین تو

پس اسیطرح اس حدیث کا معاملہ ہے جانتک جواز لگانے چاندی کے متعلق حدیث مذکور ہے وہان تک حجت الزامی دینے کے لیئے جیسا مہادیو نے خود خط ہنود کے باد اوکا پیش کیا تھا یہ حدیث پیش کی گئی ورنہ دراصل حدیث مقبول نہین ہوئی چنانچہ ہم خود مصنف کتاب ہذا کے عبارت صفحہ ۱۰۶ سطر ۱۹ کو پیش کرتے ہین کہ جناب مولوی مہدے علیصاحب نے صفحہ ۱۰۶ کے سطر ۱۹ مین کیا لکھا ہے اور صفحہ ۷۰ کے آٹھوین سطر مین کیا ارقام فرمایا کبھی حملہ حیدری کو مستند قابل استدلال قرار دیا کبھی اپنے مطلب کے مخالف پاکر گریز کیا کہ شیعہ کے لکھے ہے حالانکہ گو مصنف شیعہ تھا الاعہد عالمگیر مین اوسنے حملہ حیدری کو لکھا تھا اور ماخذ اوسکی کتاب کا تصانیف اہل سنت تھا اوسپر لحاظ نہین ہے اور شیعون سے یہ شد و مد ساری حدیث کی عبارت منوانا چاہتے ہین — صاف صاف یہ ہے کہ یہ ساری حدیث غلط ہے اور آپ کے مقابلہ تیغ تلوار پر چاندی لگانیکی بحث مین جو پیش ہوئی ہے اوسے ہمپر لازم نہین کہ تماری حدیث کو مان لین اور حدیث بھی کیسی کہ جسکی مصنوعیت اوسکے الفاظ سے ٹپک رہی ہے کہ سائل تو حضرت امام صادق ع سے پوچھے اور حضرت امام ہوکر ابوبکر کا حوالہ دین بھلا شیعہ اسکو کیونکر قبول کرینگے کہ یہ حدیث امام جعفر صادق ع کی ہے اسواسطے کہ سائل جبکہ شیعہ تھا اور اوسنے امام برحق و برحق ناطق سمجھکر پوچھا تو اوسکے جواب مین صرف اسقدر ارشاد بس تھا کہ ہان چاندی تلوار پر لگانا جائز ہے یہ کسی سنی نے گڑھی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ع نے ابوبکر کو صدیق کہا اور طرہ یہ ہے کہ جب سائل نے رد کا تو آپ غضبناک بھی ہوے اسے سبحان اللہ و بکیئے یہان سبحان اللہ بیساختہ منھ سے نکل گیا ہے جیسا فقط نہج البلاغت مین خدا انعام کرے فلان پر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے

ورخود قران مین مولوی صاحب یاد کرین کہ حقتعالی فرماتا ہے ذق انک انت
العزیز الکریم کیا وہ جہنمی عزیز کریم ہو جاوے گا

صفحہ ۱۲۹ سطر ۷

کہین نام بھی حضرت کلثوم کا نہین ہے اور اسواسطہ یہ اعتراف اگر صحیح بھی ہوتا تو بیکار ہے

ایضا سطر ۱۹

مذکور ام کلثوم بنت فاطمہؑ نہین ہے اور ابن ماجہ اور ابن ابی داؤد وغیرہ لکھتے ہین کہ کلثوم دو
تہین ایک کلثوم دختر ابی بکر دوسری ام کلثوم دختر علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ
بس نکاح ہوا دختر علی کا ہمراہ محمد پسر جعفر طیار اور نکاح ہوا دختر ابی بکر کا ہمراہ عمر کے

صفحہ ۱۳۰

ثبوت نکاح حضرت ام کلثوم

یہان تک کوئی وجہ ثبوت بابت حضرت کلثوم بنت فاطمہ علیہ السلام نہین ہے

ایضاً فقرہ چوتھا

مجالس المومنین کو ملاحظہ فرمائے —

صفحہ ۱۳۱ چھٹوان ثبوت

واسطہ نکاح حضرت ام کلثوم دختر حضرت فاطمہ یہ ثبوت نہین ہے —

صفحہ ۱۳۲ پہلی سند

یہ صرف ملمع ہے —

صفحہ ۱۳۳ تیسری سند

یہ بک بک فضول ہے جبکہ متعلق بہ کلثوم دیگر ہے —

صفحہ ۱۳۴ دوسری دلیل

ابھی تلک تو ثبوت پیش نہین ہوا —

صفحہ ۱۳۵ چوتھی دلیل

ابھی تک یہین ثابت نہین ہوا کہ دختر حضرت فاطمہ کا ذکر ہے البتہ چرب زبانی کی چاہیئے ہمسے بھی تعریف کرا لیجئے —

صفحہ ۱۳۶ بعد اشعار

اسکے یہ معنے اگر اپنے دل مین جناب مولوی سید مہدی علیخانصاحب بہادر نے ٹھہرائے ہون کہ اوصاف حضرت علی کے نہ تھے تو محبت عمر سے بعید نہین ہے مگر یاد رہے کہ درصورت عدم قبول وصف جناب امیرؑ تکذیب رسولخدا صلعم کی ہوگی

ایضاً پانچوین دلیل

اس کاکت کو بحث نکاح دختر حضرت فاطمہؑ سے کیا واسطہ —

صفحہ ۱۶۴ نوین شہادت

کیا خوب شہادت پیش کے گئے ہے اور کیا کیا نشانی اور بناوت ہوئی ہے مگر مین کیون زیادہ اپنے اوقات کو رائگان کرون اسلئے کہ مولوی وحید الدین احمد خانصاحب سنے المذہب نے اپنی کتاب تحقیق مذہب سنی مین انکار کیا ہے کہ حضرت کلثوم بنت علی کا نکاح سنجلی خلیفہ سے نہین ہوا تھا اور اسواسطہ اوسی کتاب کے عبارت نقل کرتا ہون — وہو ہذا - رائے ہماری اس بات پر قرار پکڑتی ہے کہ ہرگز شادی خلیفہ دویم کے ساتھ ام کلثوم دختر از بطن سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی نہین ہوئی تھی جناب رسولخدا نے ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری کو بروز دوشنبہ بروایت اہل سنت انتقال کیا اور مدت عمر حضرت فاطمہؑ بعد رسولخدا چھہ مہینے سے زائد نہین ہے اور ابو بکر نے عمر ۶۳ سال آخر شہر جمادی الاول سنہ ۱۳ مین موت پائی تو سنہ ۱۳ مین بعمر ۵۳ سال عمر خلیفہ ہوئی اور اونہون نے بھی ۶۳ برس کی عمر مین ۲۶ ذی حجہ سنہ ۲۳ کو دنیا سے کوچ کیا اور سنی کہتے ہین کہ

عمر نے ۶۰ سال کی عمر مین خواستگاری حضرت کلثوم بنت حضرت فاطمہؑ کی تھی اور حضرت
کلثوم اسقدر کم سن تھین کہ مجلس خلافت مین زانو عمر پر بیٹھین تو مقام غور ہے کہ حضرت
فاطمہؑ جو سنہ ۱۱ ہجری کے رمضان یا شوال مین خلد برین کو سدہارین تھین ضرور
ہوگا حضرت کلثوم بھلا قبول کیا جائے کہ اوسیدن پیدا ہوئن تھین تو سنہ ۱۷
مین جب عمر عمر کے ۶۰ سال کو پہونچی تھی حضرت کلثوم کی عمر کیا نو برس کی نہ تھی اور
۹ برس کی لڑکیان عرب مین بالغہ ہوتی ہین چنانچہ تحقیق ہو سکتا ہی کہ حضرت فاطمہؑ کا
نکاح کس عمر مین ہوا تھا حالانکہ سنہ ۲ مین حضرت کلثوم لا اقل گیارہ برس کے تھین
اسواسطے کہ حضرت بروقت وفات جناب رسولخداﷺ حاملہ تھین اور حضرت
محسنؑ حمل مین تھی اور اس سے افترا پردازی جناب مولوی مہدی علیخانصاحب
بہادر کے ثابت ہوتی ہے سوا اسکے منجملہ کتب معتمدہ اہل سنت کی کتاب
ہمت السعدا مین بھی مرقوم ہے کہ ام کلثوم دختر ابوبکر بود و مادرش
اسما بنت عمیس کہ اول زن جعفر طیار بود دبار بنکاح ابوبکر درآمدہ از ابوبکر
پسر زائید عبدالرحمن نام و یک دختر زائید بعد ازان بنکاح
علی ابن ابیطالب درآمدہ ام کلثوم ہمراہ مادر آمدہ عمر بن الخطاب نام
کلثوم دختر ابوبکر نکاح کرد۔ اس عبارت کو بھی جناب مولانا سید مہدی علیخانصاحب
بہادر کے تحریر بلا دریغ سے اہل انصاف مقابلہ کرین فقط

خاتمہ

اسید مجھے یقین نہین تھا کہ جو کچھ مین نے کتاب آیات بینات کی حاشیہ پر لکھدیا ہی وہ
حدود محدودہ کے باہر جائیگا یا جنکے اصرار سے لکھا گیا تھا اونکے سوا کوئی اور بھی
دیکھیگا مگر اپنے خیال کے خلاف اب دیکھتا ہون کہ مولوی سید حامد علیصاحب مالک مطبع
اثنا عشری لکھنؤ اوسکو واسطے نفع اپنے ہم مذہبونکے چھاپتے ہین لہذا اغیار سے

طعن وطنز کی بوچھار تو ایک طرف خود اپنی ہے مذہب کے علما دین دام اللہ
فیوضہم کے اعتراض کا ڈر ہے اور جو میری تحریر پر اونکی گرفت ہو ہر آئینہ
بجا ہو سکے اسلیئے کہ جسکو اخبار ائمہ پر کمال درجہ کے آگاہی نہو اوسکو میدان
بحث وجدال مین نہ آنا چاہیئے سو اوسکو مین نے پہلے ہی سمجھ لیا تھا اور
اون امور کو جو لایق رد و نفع علماء کرام اور فقہاء فخام ہین جہان کا تہان
چھوڑ کر اونمین دخل نہین دیا اور اپنی گفتگو کو وہین تک مقید رکھا جہانتک
جناب مکرمت ماب مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر نے اپنی رای
انصاف پیرایے کو دخل دیا تھا تاہم مجھے افسوس ہے کہ ہرگاہ ہر قول کا
جواب ہو سکتا ہے اور کلمہ حق سے بہی دنیا مین کسی منکر کا قائل ہونا ان
نہین تو جو کچھ مین نے لکہا وہ بیکار ہے مگر خیر جو ہوا سو ہوا اب مین چھوٹی
بات کہتا ہون کہ ہرگاہ حضرات اہل سنت وجماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ جناب
رسولخدا صلعم مثل حضرت داود و سلیمان علیہم السلام کے بادشاہ اور
رسول دونون تہے اور امامت منجانب اللہ نہین ہے بلکہ بضرورت اپنے
انتظام کے کافہ انام پر فرض ہے کہ جسکو لائق جانین اپنا خلیفہ اور رئیس
گردانین اور وہ فرض ہے ایسا کہ اب اوسکی بجا آوری باقی ہین رہی
بمقتضاے وقت اپنے حفظ وسلامت کے لیئے مسلمانونکی بڑی جماعت نے
بعد جناب رسولخدا صلعم پہلے ابوبکر صدیق کو خلیفہ بنایا اور اونکی حکومت
کے آگے سر نہوڑایا اور پہر صداقت ماب کی وصیت کے موافق عمر فاروق
کو اور پہر اپنی رائے سے عثمان با حیا کو رئیس گردانا اور اونکی اطاعت
مین اپنی گردنونکو خم کیا یونہی جناب امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب کو
جنہین ہم اپنے ایمان اور اعتقاد سے منجانب اللہ امام برحق جانتے اور سمجھتے ہین

ع ملاحظہ ہو تحفہ اثنا عشریہ مولوی شاہ عبد العزیز علاوہ برین کتابہا
ع ملاحظہ ہو مشہور ایرا... اثنا عشری و باب الامامت

ظاہری خلیفہ قرار دے لیا اور جب آخر کو اپنے ڈنڈ بہیجون سے معاویہ ابن ابی سفیان نے
بلا مرضی لوگونکے اپنے کو خلیفہ ظاہر کیا تو لوگونکو بوجہ غلبہ و رائے اپنی رآ سے کسیکے خلیفہ کرنیکی
مجال نہی ہو حلقہ بگوش ہو گئے اب چاہے معاویہ کو بادشاہ یا امیر اسلام کوئی کہے یا خلیفہ
جانے یا صدیق اکبر اور فاروق اعظم یا ذالنورین کو خلیفہ و نائب جناب رسولخدا صلعم
کہے مگر نتیجہ ایک ہے کہ وہ منصب بادشاہت جناب رسولخدا صلعم کی حال تہی اور خلق اللہ
یا مسلمانونکی جان و مال کے محافظ اور اونکو ارکان اسلام پر بجبر و سختی قائم
رکہنے والے تہے اور جہان تک رسولخدا صلعم کو حق تعالے سے واسطہ تہا اوس سے
خلفا رکبار بیے واسطہ تہے سو شیعہ اسکے منکر نہین ہین ضرور خلفا ثلاثہ اور معاویہ
کو فرمان روا قبول کرتے ہین اور اہل سنت نہ اونکو ولی اللہ کہتے نہ امام منجانب اللہ
نہ مخزن اسرار الہی نہ معدن علم رسالت پناہی مگر ہان اونکو عادل اعتقاد کرتے
ہین اور شیعہ عدل کے منکر ہین سو اونکو اختیار ہے کہ نہ مانین بہت سے
بادشاہ اونکے پہلے اور پیچھے دنیا مین ہو گذرے کوئی عادل تہا کوئی ظالم
اور اونکی مدح اور قدح مین کوئی جرم نہین سمجہا جاتا ایسا ہی اون تینون
اولی العزم بادشاہونکا بہی حال ہے جبکہ نہ خدانے اپنے احکام پہونچانے کے
واسطہ یا جو احکام اپنی نبی برحق کی معرفت پہونچا چکا تہا اونکے اجرا تبلانیکی
واسطہ مامور فرمایا تہا اور اونکے معزول فرمایا ہاں یہ کہ اونہون نے جناب حضرت
صلعم کے حیات مین رسولخدا صلعم کے مدد کی مصاحبت کی اور اونکے خدمات
اون امور کے سرانجام مین جو منجانب حق تعالے تہے مشکور ہوئین اور
حق تعالے نے خلاف اعتقاد اہل شیعہ چاہو یہ وعدہ ہے کیا کہ اونسے تا قیام قیامت
راضی ہی تو بہی موافق گمان اہل سنت خدانے اون بیچارونکو کہ جنکو اون
اولی العزم خلفا سے رنج یا دکھ پہونچا منع نہین کر دیا کہ اونکے جبر و ظلم کی فریاد

نکرین اور جو افعال اونسے صادر ہوں اونکو مثل حق تعالی کے قدرتی کامونکو
عدل سے معمور اور انصاف سے بہرپور سمجہین اور چون و چرا نکرین اور جب
اونکے شکایت سے کوئی ممنوع نہین ہے تو شیعہ اگر اپنے کو ستم رسیدہ یا مظلوم
سمجہکر خدا کے حضور مین عرض کرین کہ بار الہا تو اونسے ناراض ہو تو کوئی
مقام انتقام اعتراض کا نہین ہے پہر کرا ورد دے رسد ناچار گویدوا سے را
اگر بقول حضرات اہل سنت اون خلفا سے حق تعالے تاقیامت راضی ہو چکا ہے
تو وہ اب کاہیکو ناراض ہونے لگا پہر کسی جہگڑے اور لڑائی کی کون بات ہے
کمال افسوس ہے کہ بحث وجدال کرکے ایک گروہ مسلمان دوسرے گروہ کو بیدین
قرار دین ہرگاہ جناب سالت مآب کے حق مین غیر مسلمان جو چاہتے ہین
کہتے ہین اور تمام مسلمان اسکا اعتقاد اور ایمان رکھکر کہ رسول خدا سنچا نبی
خدا برحق تہے کہنے والونکی زبان نہین روک سکتے تو پہر اونکے نسبت
جو خدا کے حضور مین ایسی ہی ہین جیسے ہم اسکا اہتمام کہ اونکے شان مین
کوئی کچہ نہ کہے الزام نہ دے نہ کوسے یعنے جو گروہ پیلش خدا اچہے ہین اچہے ہین
جو اچہا سمجہے سمجہے علی ہذا جبکہ اہل سنت جناب رسول خدا کو برحق جانتے ہین اور
امامت کو منجانب خدا نہین سمجہتی تو ہمکو اون کو بہی زبردستی سے منوانا ضرور
نہین ہے اسکے سوا ہمارے خود ایمان مین ہے کہ اصول دین پر دلائل عقلی سے
ایمان لاین نہ اخبار اور روایات سے اور اسی صورت مین ہم کو تمام تر اسکا
اہتمام کرنا چاہیئے کہ دلائل عقلے سے جو سے اصول دین کو ثابت کرین اور
جہانتک لکہا جائے لکہکر اہل سنت ہی نہین غیر مسلمانون کو منا دین اور
حقیقت دین اسلام کے پیش مخالفین اسلام اور وجود حق تعالی کا دہریون
پر ثابت کرین نہ کہ خانہ جنگی کرکے ایک ہاتہہ کو دیندار اور دوسرے کو بیدین

ثابت کرنیکے فکر مین ایسے لڑائی لڑین کہ دین اسلام پر حرف آئے غرض کہ میرے چھوٹے سے منھہ سے بڑا التماس یہ ہے کہ آپکی نفاق کو تمام مسلمان چہ سنی اور چہ شیعہ جہان کا تہان چھوڑین آپس مین نہ لڑین اور جنکو جو صلہ کلام کا ہو مخالفین اسلام سے کرین شیعہ دیکہیں کہ جنکو وہ امام منجانب خدا مانتے ہین سنیون کے نزدیک بھی اونکے بزرگی مسلم ہے چاہو معصوم نہ کہین اور سنی شیعون کو معذور رکہین اسلئے کہ جنکو وہ خود معصوم یا منجانب اللہ امام نہین کہتے اون پر کوئی الزام اگر قایم کیا جائے تو کیا نقصان ہی بہت سے بادشاہون پر الزام لگتے ہین فقط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ کتاب مستطاب مسماۃ بدلایل ساطعہ و براہین قاطعہ و حجج قویہ بجواب کتاب **آیات بیّنات** مصنفہ جناب مولوی سید **محمد علیخان** بہادر الموسوم **تعریض جعفری** یکے از مصنفات فاضل کامل جناب مولوی سید غلام حیدر خانصاحب سب جج بہادر دام اقبالہ بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول ۱۳۰۳ھ در مطبع اثنا عشری باہتمام کمترین سید عابد علی طبع شد